e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW

روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 23 , Issue, 117 Sunday , January 28 2024 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۳)شمارہ نمبر(۱۱۷) لکھنؤ،اتوار ۲۸-جنوری ۲۰۲۴ء، مطابق ۱۶/رجب المرجب ۱۴۴۵ھ صفحات-۸

وزیراعظم آج سپریم کورٹ کی ڈائمنڈ جوبلی تقریب کا افتتاح کریں گے

نئی دہلی، 27 جنوری (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی 28 جنوری کو سپریم کورٹ کے آڈیٹوریم میں دوپہر 12 بجے سپریم کورٹ آف انڈیا کی ڈائمنڈ جوبلی تقریب کا افتتاح کریں گے۔ وزیر اعظم اس موقع پر شہریوں پر مبنی انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اقدامات کا آغاز کریں گے جن میں ڈیجیٹل سپریم کورٹ رپورٹس (Digi SCR)، ڈیجیٹل کورٹس 2.0 اور سپریم کورٹ کی نئی ویب سائٹ شامل ہیں۔ ڈیجیٹل سپریم کورٹ رپورٹس (SCR) سپریم کورٹ کے فیصلوں کو ملک کے شہریوں کو مفت اور الیکٹرانک فارمیٹ میں دستیاب کرائے گی۔ ڈیجیٹل ایس سی آر کی اہم خصوصیات یہ ہیں کہ 1950 سے سپریم کورٹ کی رپورٹوں کی تمام 519 جلدیں، جن میں 36,308 مقدمات شامل ہیں، ڈیجیٹل فارمیٹ، بک مارک، صارف دوست اور کھلی رسائی کے ساتھ دستیاب ہوں گے۔

ای ڈی نے ہیمنت سورین کو 10 ویں مرتبہ طلب کیا

رانچی: ای ڈی نے ایک بار پھر جھارکھنڈ کے وزیر اعلی ہیمنت سورین کو پوچھ گچھ کے لیے طلب کرلیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ہیمنت سورین سے کہا گیا ہے کہ وہ بتائیں کہ وہ 29 جنوری سے 31 جنوری کے درمیان کب اور کس جگہ پوچھ گچھ کے لیے دستیاب ہوں گے۔ ایجنسی نے سورین سے کہا ہے کہ اگر وہ سمن پر حاضر نہیں ہوتے ہیں تو اس کی ٹیم خود ان تک پہنچ جائے گی۔ قابل ذکر ہے کہ ای ڈی نے رانچی کے بڑگائیں علاقے میں تقریباً 8.46 ایکڑ زمین کی خرید و فروخت میں منی لانڈرنگ کے معاملے میں 20 جنوری کو سورین سے ان کی رہائش گاہ پر تقریباً سات گھنٹے تک پوچھ گچھ کی تھی۔ ایجنسی اس معاملے میں مزید کئی نکات پر پوچھ گچھ کرنا چاہتی ہے۔ ای ڈی کی جانب سے سورین کو دسویں مرتبہ سمن جاری کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے 22 جنوری کو انہیں نواں سمن بھیجا گیا تھا اور انہیں 27 سے 31 جنوری کے درمیان پوچھ گچھ کا وقت مقرر کرنے کو کہا گیا تھا۔

بہار میں سیاسی ہلچل تیز

پارٹیوں کی میٹنگوں کا سلسلہ جاری

آج نتیش دے سکتے ہیں استعفیٰ

'کھیلا' ہونا ابھی باقی ہے، تیجسوی کا دعویٰ

نتیش کمار نے جے ڈی یو کور کمیٹی کی ہنگامی میٹنگ کی ▫ تیجسوی یادو کی قیادت میں آر جے ڈی کی میٹنگ ▫ بی جے پی میٹنگ میں نتیش کو لے کر حکمت عملی تیار ▫ بہار میں عظیم اتحاد کی حکومت گرنے کے دہانے پر: کے سی تیاگی ▫ ہماری میٹنگ حکومت گرانے کے لیے نہیں ہے: کانگریس ▫ سب کی نظریں نتیش کمار کے اگلے قدم پر

پٹنہ، 27 جنوری۔ بہار کی سیاست میں پھر سے کچھ بڑا ہونے والا ہے اور سیاسی حلقوں میں ہیجان برپا ہے کہ نتیش کمار گرینڈ الائنس چھوڑ کر ایک بار پھر این ڈی اے میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ریاستی دار الحکومت میں بھی میٹنگوں کا دور جاری ہے۔ بہار کے وزیر اعلی نتیش کمار اتوار کی صبح تک عہدے سے استعفیٰ دے سکتے ہیں۔ وزیر اعلی کے قریبی ذرائع نے ہفتہ کو یہ اطلاع دی۔ نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر ذرائع نے پی ٹی آئی بھاشا کو بتایا کہ نتیش کمار کے ہفتہ کی شام تک استعفیٰ دینے کے امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے زور دے کر کہا، "ٹھیک ہے، یہ (استعفیٰ) اتوار کی صبح تک ضرور ہو جائے گا۔"

بہار کے وزیر اعلی اور جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) کے قومی صدر نتیش کمار کے مہاگٹھ بندھن چھوڑنے کے تذکرہ کے درمیان بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) دونوں ہی بے تابی سے مسٹر کمار کے اگلے قدم کا انتظار کر رہی ہیں۔ اگر مسٹر نتیش کمار بہار میں نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کی حکومت بنانے کے لیے آر جے ڈی کے ساتھ تعلقات توڑنے کے معاملے پر اپنا موقف واضح کرتے ہیں تو آر جے ڈی سربراہ لالو پرساد یادو اپنے کارڈز ظاہر کریں گے۔ بی جے پی بھی اس معاملے پر خاموش ہے کیونکہ وہ بھی اس سلسلے میں مسٹر کمار کے باضابطہ اعلان کا انتظار کر رہی ہے۔ بی جے پی کے سینئر لیڈر رادھا موہن سنگھ نے مسٹر کمار کا نام لیے بغیر ان سے اس دلدل سے باہر آنے کی اپیل کی۔ ایک اور ہندو آتش برانڈ لیڈر اور مرکزی وزیر گری راج سنگھ نے کہا کہ مسٹر نتیش کمار اور آر جے ڈی سربراہ لالو پرساد یادو نے ابھی تک اپنے ارادوں کو واضح نہیں کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کا کردار اسی وقت شروع ہوگا جب مسٹر کمار باضابطہ طور پر مہاگٹھ بندھن سے باہر نکلنے کا اعلان کریں گے۔ دریں اثنا، آر جے ڈی نے مسٹر نتیش کمار کے فیصلے پر مبنی اپنی مستقبل کی حکمت عملی طے کرنے کے لیے متعلقہ پارٹی کی ایک اہم میٹنگ کی۔ میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے سمجھا جاتا ہے کہ نائب وزیر اعلی تیجسوی پرساد یادو نے اپنی پارٹی کے ایم ایل اے سے اپیل کی ہے کہ وہ لوگوں کو مہاگٹھ بندھن حکومت میں ڈیڑھ سال کے دوران آر جے ڈی کی کامیابیوں کے بارے میں بتائیں۔ اپنے ایم ایل اے کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسٹر نتیش کمار جہاں چاہیں چلے جائیں۔ انہوں نے گورنر کے سامنے اپنی حمایت میں پارٹی ایم ایل ایز کی کسی پریڈ کا انعقاد کرنے سے انکار کر دیا اور ایم ایل ایز سے کہا کہ وہ انتخابات کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہیں۔ میٹنگ میں سابق وزیر اعلی لالو پرساد اور ان کی اہلیہ رابڑی دیوی اور ریاستی مقننہ کے اراکین سمیت سینئر لیڈران نے شرکت کی۔ ذرائع کے مطابق تیجسوی یادو نے میٹنگ میں موجود پارٹی لیڈروں سے کہا کہ بہار کے وزیر اعلی نتیش کمار قابل احترام ہیں۔ لیکن بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو ان کے کنٹرول میں نہیں ہیں۔ انہوں نے مبینہ طور پر یہ بھی کہا، بہار میں کھیلا ابھی باقی ہیں۔ تیجسوی یادو نے کہا، سی ایم نتیش کمار قابل احترام تھے اور ہیں۔ عظیم اتحاد میں آر جے ڈی کے اتحادیوں نے ہمیشہ وزیر اعلی کا احترام کیا ہے۔ ذرائع نے مزید بتایا کہ تیجسوی نے ریاست میں کئی غیر متوقع سیاسی واقعات کا بھی اشارہ دیا ہے۔ تیجسوی یادو نے کہا کہ وزیر اعلی میرے ساتھ اسٹیج پر بیٹھتے تھے اور پوچھتے تھے کہ 2005 سے پہلے بہار میں کیا تھا؟ میں نے کبھی جواب نہیں دیا۔ اب مزید لوگ ہمارے ساتھ ہیں۔ دو دہائیوں میں جو کچھ بھی ادھورا رہ گیا، ہم اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ بہت کم وقت میں کیا گیا چاہے وہ نوکریاں ہوں، ذات پات کی مردم شماری، ریزرویشن میں اضافہ وغیرہ۔

جنتا دل (یونائیٹڈ) کے سینئر لیڈر اور ترجمان کے سی تیاگی نے ہفتہ کو واضح کیا کہ بہار میں عظیم اتحاد کی حکومت گرنے کے دہانے پر ہے اور کانگریس قیادت کے ایک حصے پر وزیر اعلی نتیش کمار کی بار بار توہین کرنے کا الزام لگایا۔ تیاگی نے نامہ نگاروں سے کہا، اپوزیشن اتحاد انڈین نیشنل ڈیولپمنٹل انکلوسیو الائنس (انڈیا) بھی تباہی کے دہانے پر ہے۔ پنجاب، مغربی بنگال اور بہار میں 'انڈیا' میں شامل جماعتوں کا اتحاد تقریباً ختم ہو چکا ہے۔

کانگریس قانون ساز کونسل کے رکن پریم چند مشرا نے دعویٰ کیا کہ مسٹر نتیش کمار گرینڈ الائنس کے ساتھ ہیں اور ان کے این ڈی اے کی طرف بڑھنے کا بہت کم امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر نتیش کمار مہاگٹھ بندھن حکومت کے لیڈر ہیں۔ بہار ریاستی کانگریس کے صدر اکھلیش سنگھ نے ہفتہ کو پورنیہ میں سی ایل پی کی میٹنگ کے بارے میں کہا کہ ہماری میٹنگ بھارت جوڑو نیایا یاترا کی تیاریوں پر بات کرنے کے لیے بلائی گئی ہے۔ یہ اجلاس کسی حکومت کو گرانے یا رکھنے کے لیے نہیں ہے۔ یاترا کے بارے میں انہوں نے کہا کہ پورنیہ میں ایسی ریلی ہوگی جو پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔

اس دوران بکسر سے واپس آتے ہی مسٹر نتیش کمار نے جے ڈی یو کور کمیٹی کی ہنگامی میٹنگ بھی کی۔ عمارت سازی کے وزیر اشوک چودھری، آبی وسائل کے وزیر سنجے جھا، وزیر خزانہ وجے چودھری، وزیر توانائی وجیندر یادو اور ان کی پارٹی کے سابق قومی صدر راجیو رنجن سنگھ عرف للن سنگھ نے میٹنگ میں شرکت کی۔ ریاستی اسمبلی میں کانگریس لیجسلیچر پارٹی کے لیڈر شکیل احمد خان نے بھی پورنیہ میں ایک میٹنگ بلائی، جہاں یہ انکشاف ہوا کہ 19 میں سے صرف 10 ایم ایل ایز نے میٹنگ میں شرکت کی جبکہ نو کی غیر حاضری نمایاں تھی۔ جے ڈی یو ایم ایل اے گوپال منڈل نے دعویٰ کیا کہ کانگریس کے کچھ ایم ایل اے جے ڈی یو لیڈر اشوک چودھری کے رابطے میں ہیں اور وہ این ڈی اے حکومت کی حمایت کر سکتے ہیں۔

ایوانوں کے وقار کے تحفظ کیلئے ٹھوس اقدامات کے بارے میں سوچا جانا چاہیے: پی ایم مودی

نئی دہلی، 27 جنوری (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے پارلیمنٹ اور قانون ساز اسمبلیوں کے پریزائیڈنگ افسران سے کہا ہے کہ وہ ایوانوں کے وقار کے تحفظ کے لیے ٹھوس اقدامات تجویز کریں۔ انہوں نے بدعنوانی کے مقدمات میں سزا یافتہ عوامی نمائندوں کی عوامی مقبولیت کے بڑھتے ہوئے رجحان کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ایگزیکٹو، عدلیہ اور آئین کی توہین ہے۔ مسٹر مودی ویڈیو پیغام کے ذریعے آل انڈیا پریزائیڈنگ آفیسرز کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے پریزائیڈنگ افسران پر زور دیا کہ وہ ان قوانین کا مطالعہ کریں اور حکومتوں کو ان قوانین کو ختم کرنے کے بارے میں حساس بنائیں جو وقت کے ساتھ بے کار ہو چکے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ایک وقت تھا جب ایوان میں کوئی رکن آئین کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کے خلاف قواعد کے مطابق کارروائی کی جانی چاہیے تو ایوان کے دیگر سینئر اراکین اس رکن کو سمجھاتے تھے، تاکہ آئندہ وہ ایسی غلطی نہ دہرائیں گے اور ایوان کا ماحول خراب ہو جائے گا، اس کے وقار کو مجروح نہ ہونے دیں لیکن آج کے دور میں ہم نے دیکھا ہے کہ بعض سیاسی جماعتیں ایسے ارکان کی حمایت میں کھڑی ہو کر ان کی غلطیوں کا دفاع کرنے لگتی ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ایسی صورت حال چاہے وہ پارلیمنٹ ہو یا اسمبلی، کسی کے لیے بھی اچھی نہیں ہے۔ اس فورم میں ایوان کے وقار کو برقرار رکھنے کے بارے میں بات کرنا بہت ضروری ہے۔ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں لوک سبھا اسپیکر اوم برلا، راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیئرمین ہری ونش، مہاراشٹر کے وزیر اعلی ایکناتھ شندے، اسمبلی اسپیکر راہل نارویکر اور مختلف اسمبلیوں کے پریزائیڈنگ افسران موجود تھے۔

مسٹر مودی نے کہا کہ آج ایک اور تبدیلی نظر آ رہی ہے کہ ایوان کے جن ارکان کو سزا دی گئی ہے، ان کی تعریف کی جانے لگی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے ایوان کے کسی رکن پر کرپشن کا الزام لگتا تھا تو عوامی زندگی میں ہر کوئی اس سے دور رہتا تھا۔ لیکن آج ہم عدالت سے سزا یافتہ بدعنوان لوگوں کو بھی عوامی سطح پر خوش ہوتے دیکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "یہ ایگزیکٹو کی توہین ہے، یہ عدلیہ کی توہین ہے، یہ ہندوستان کے عظیم آئین کی بھی توہین ہے۔ انہوں نے کانفرنس میں اس موضوع پر بات کرنے اور مستقبل کے لیے ٹھوس تجاویز دینے کی ضرورت پر زور دیا۔

کانگریس کے ساتھ ایس پی کا 11 سیٹوں پر مفاہمت کا دعویٰ

'انڈیا' کی ٹیم اور 'پی ڈی اے' کی پالیسی تاریخ بدل دے گی: اکھلیش

لکھنؤ۔ اتر پردیش سے 'انڈیا' اتحاد کے لیے ایک بڑی خبر سامنے آ رہی ہے۔ سابق وزیر اعلی اور سماجوادی پارٹی چیف اکھلیش یادو نے ریاست میں کانگریس کے ساتھ 11 سیٹوں پر مفاہمت کا دعویٰ کیا ہے۔ انھوں نے یہ جانکاری سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر دی ہے۔ ساتھ ہی انھوں نے اس قدم کو ایک بہترین شروعات قرار دیتے ہوئے آئندہ انتخابات میں انڈیا اتحاد کی تاریخی کارکردگی سے متعلق پیشین گوئی بھی کی ہے۔ اکھلیش یادو نے اپنے پوسٹ میں لکھا ہے کہ "کانگریس کے ساتھ 11 مضبوط سیٹوں سے ہمارے خوشگوار اتحاد کی اچھی شروعات ہو رہی ہے... یہ سلسلہ جیت کے ساتھ مزید آگے بڑھے گا۔ 'انڈیا' کی ٹیم اور 'پی ڈی اے' کی پالیسی تاریخ بدل دے گی۔" اکھلیش یادو کے اس پوسٹ سے ظاہر ہو رہا ہے کہ کانگریس کو آئندہ لوک سبھا انتخاب میں اتر پردیش میں 11 سیٹوں پر امیدوار کھڑے کرنے کا موقع ملے گا۔ حالانکہ کانگریس کی طرف سے کسی بھی لیڈر کا اس معاملے میں کوئی بیان نہیں آیا ہے۔ کچھ میڈیا رپورٹس میں ذرائع کے حوالے سے یہ جانکاری ضرور دی جا رہی ہے کہ 11 سیٹوں سے کانگریس خوش نہیں ہے، لیکن کسی بھی لیڈر کا حوالہ نہیں دیا جا رہا ہے۔ ایسے میں سبھی کو کانگریس کی طرف سے آفیشیل بیان جاری ہونے کا انتظار ہے۔ ایسی بھی غیر مصدقہ خبریں سامنے آ رہی ہیں کہ 11 سیٹوں پر تو مفاہمت ہو گئی ہے، مزید کچھ سیٹوں پر فی الحال بات چیت جاری ہے۔ ایس پی سربراہ اکھلیش یادو کے اس اعلان کے بعد اب سب کی نظریں اتحاد میں شامل دیگر پارٹیوں پر لگی ہوئی ہیں۔ دو دن پہلے، لوک سبھا انتخابات میں ایس پی کی جانب سے میدان میں اترے کئی امیدواروں کے ناموں کو لے کر زبردست بحث ہوئی تھی۔ پارٹی ذرائع کا کہنا ہے کہ کئی سیٹوں کے لیے نام فائنل کر لیے گئے ہیں۔

راہل گاندھی کی یاترا کو لے کر کانگریس کا ممتا بنرجی کو خط

کلکتہ 27 جنوری (یو این آئی) راہل گاندھی کے بھارت جوڑو نیائے یاترا بنگال پہنچ چکا ہے مگر آسام کی طرح بنگال میں بھی یاترا کو مشکل حالات کا سامنا ہے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے وزیر اعلی ممتا بنرجی کو خط لکھ کر اس معاملے میں مداخلت کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ راہل گاندھی ریاست میں اپنا پروگرام محفوظ اور صحیح طریقے سے جاری رکھ سکیں۔ راہل گاندھی کی یاترا گزشتہ جمعرات کی صبح کوچ بہار کی بکشیر ہاٹ سرحد کے ذریعے آسام سے بنگال میں داخل ہو چکی ہے۔

'دنگا پردیش' اب 'اتسو پردیش' بن گیا ہے: سی ایم یوگی

وزیر اعظم کے 'ویسٹ ٹو ویلتھ' ویژن کو عملی جامہ پہنانے کے لیے بدایوں ضلع میں ایک کمپریسڈ بائیو گیس پلانٹ کا افتتاح

بدایوں: 27 جنوری۔ اتر پردیش کے ضلع بدایوں میں وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے آج کہا کہ پہلے اتر پردیش کو فساد کا پردیش کہا جاتا تھا لیکن یہی اب اتسو پردیش کہا جاتا ہے۔ وزیر اعلی نے یہاں داتا گنج اسمبلی حلقے کے کیجنی گاؤں میں آج ایچ پی سی ایل کے ذریعہ 133 کروڑ کے اخراجات سے بنے بائیو گیس پلانٹ کا افتتاح مرکزی پٹرولیم وزیر ہردیپ پوری کی موجودگی میں کیا۔ اس دوران وزیر اعلی نے کہا ریاست میں ہماری حکومت کو 7 سال ہونے جا رہے ہیں۔ ان 7 سالوں میں ریاست میں ایک بھی فساد نہیں ہوا۔ دنگا پریش اب اتسو پردیش ہو گیا ہے۔ یہاں دیپ اتسو، رام اتسو، رنگ اتسو وغیرہ ہو رہے ہیں۔ وزیر اعلی نے مرکزی وزیر پٹرولیم کی موجودگی میں جس پلانٹ کا افتتاح کیا اس میں ایک دن میں 100 ٹن پرالی کو کمپوسٹ کر کے 14 ٹن بائیو گیس اور 65 ٹن کیمیائی کھاد تیاری کی جائے گی۔ ساتھ ہی گوبر بھی کسان اب سیدھے پلانٹ کو فروخت کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جس کو آپ ویسٹ کہتے تھے وہ اب آپ کو ہیلتھ دے گا۔ اس دوران ریاست کے 8 اضلاع میں کمپریسڈ بائیو گیس کے نئے بائیو پلانٹ کا ریموٹ کے ذریعہ افتتاح بھی کیا گیا ہے۔

وزیر اعلی آج یہاں اپنی سرکاری رہائش گاہ پر منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کمپریسڈ بائیو گیس پلانٹ نومبر کے آغاز سے این سی آر میں اسموگ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نہ صرف ماحولیاتی نقطہ نظر سے کارآمد ثابت ہوگا، کسانوں کو پرالی کی اضافی قیمت مل سکے اور فصلہ کسانوں کی خوشحالی کا عنصر بن سکے۔ وہ کسانوں کی آمدنی بڑھانے، روزگار پیدا کرنے اور سرمایہ کاری کے نئے شعبے وضع کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی پیٹرولیم اور قدرتی گیس کے وزیر ہردیپ سنگھ پوری نے کہا کہ بھگوان شری رام للا کی ان کی جائے پیدائش پر واپسی کی خوشی نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں منائی جا رہی ہے۔ اس کام کی دنیا بھر میں ستائش ہو رہی ہے۔ فی الحال، تقریباً 5 لاکھ عقیدت مند ہر روز اجودھیا کا جا رہے ہیں یہ تعداد بین الاقوامی مذہبی اور سیاحتی مراکز پر آنے والے لوگوں کی تعداد کے برابر یا اس سے زیادہ ہوگی۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ یہ ان کی خوش قسمتی ہے کہ انہیں اتر پردیش سے راجیہ سبھا بھیجا گیا۔

عالمی عدالت انصاف کا غزہ میں نسل کشی روکنے کا حکم

اسرائیل کی درخواست مسترد، فیصلے کو جنوبی افریقہ نے فتح قرار دے دیا، نیتن یاہو کا اظہار

دی ہیگ: (ایجنسی) عالمی عدالت انصاف نے اسرائیل کے خلاف جنوبی افریقہ کے مقدمے کے فیصلے میں اسرائیل کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے مقدمے کو قابل سماعت قرار دیدیا۔ عالمی عدالت انصاف میں جنوبی افریقہ کے غزہ میں فلسطینیوں کی نسل کشی پر اسرائیل کے خلاف مقدمے کی سماعت 11 اور 12 جنوری کو ہوئی تھی اور آج فیصلہ سنا دیا گیا۔ فیصلے میں کہا گیا کہ جنوبی افریقہ نے عالمی عدالت انصاف میں اسرائیل پر اقوام متحدہ کے نسل کشی کنونشن کی خلاف ورزی کا الزام لگایا تھا جس پر عدالت میں فریقین نے حمایت اور مخالفت میں دلائل بھی دیے۔

عالمی عدالت انصاف کی صدر جن کا تعلق امریکا سے ہے نے فیصلے میں کہا کہ اسرائیل کی غزہ میں نسل کشی کا مقدمہ سننا جینوسائیڈ کنونشن کے تحت عدالت کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔ فیصلے میں کہا گیا کہ اسرائیل کی غزہ میں فلسطینیوں کی نسل کشی کے الزامات میں سے کچھ درست ثابت ہوئے ہیں۔ جنوبی افریقا کے دلائل میں قانونی وزن ہے اس لیے اسرائیل کے خلاف کیس کو خارج نہیں کریں گے۔ انھوں نے مزید کہا کہ عالمی عدالت انصاف کو نسل کشی کے مقدمے کا حتمی فیصلہ سنائے بغیر بھی ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کا اختیار رکھتی ہے۔ عالمی عدالت نے اس اختیار کی بنیاد پر اسرائیل کو نسل کشی کے اقدامات سے بھی روکا اور اسرائیل کو نسل کشی پر اپنے فوجیوں کے خلاف ہنگامی بنیادوں پر تحقیقات کرنے کا حکم بھی دیا۔ عالمی عدالت انصاف کی صدر نے فیصلہ سناتے ہوئے اسرائیل کو غزہ میں انسانی امداد کی رسائی میں رکاوٹ ختم کرنے کا حکم بھی دیا۔ عالمی عدالت انصاف نے ججز نے اسرائیل کو حکم دیا ہے کہ وہ غزہ میں نسل کشی روکنے، نسل کشی پر براہ راست اکسانے کا عمل روکنے اور اس ضمن میں سزا دینے کے لیے اقدامات کرے۔ نیدرلینڈز کے شہر دا ہیگ میں واقع عالمی عدالت انصاف نے اسرائیل کے خلاف دائر فلسطینیوں کی نسل کشی کے مقدمے پر ایمرجنسی اقدامات پر فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ اسرائیل پر عالمی سطح پر قانونی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

جنوبی افریقا نے عالمی عدالت انصاف کے غزہ میں جاری نسل کشی اور اسرائیلی مظالم کے حوالے سے فیصلے کو فیصلہ کن فتح قرار دے دیا جبکہ اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے اس کی مذمت کر دی۔ عالمی عدالت انصاف (آئی سی جے) کے فیصلے پر ردعمل دیتے ہوئے جنوبی افریقا نے کہا کہ ہمیں پوری امید ہے کہ اسرائیل عالمی عدالت انصاف کے فیصلے پر عمل کرے گا اور ہمیں مایوس نہیں کرے گا کیونکہ جنیوا معاہدوں کے تحت وہ اس کا پابند ہے۔ دوسری جانب اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے اس فیصلے کی مذمت کی اور اس بات کا اعادہ کیا کہ اسرائیل کو 'اپنے دفاع کا حق' حاصل ہے اور اس حق سے انکار کرنے کی 'ناقص کوشش یہودی ریاست کے خلاف صریحاً جانبداری' تھی۔

آرکیولوجیکل سروے رپورٹ کوئی ثبوت نہیں

فریق مخالف نے اس کی عوامی تشہیر کر کے عوام میں انتشار پیدا کیا: مسلم پرسنل لا

نئی دہلی، 27 جنوری (یو این آئی) آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے کہا ہے کہ گیان واپی مسجد کے تعلق سے دی گئی آرکیولوجیکل سروے آف انڈیا کی رپورٹ اس متنازعہ معاملہ میں کوئی حتمی ثبوت نہیں ہے، فریق مخالف اس کا پریس میں انکشاف کر کے نہ صرف توہین عدالت کا مرتکب ہوا ہے بلکہ ایسا کر کے اس نے سماج میں انتشار اور بدامنی ہی پیدا کی ہے۔ آج یہاں جاری ایک ریلیز کے مطابق بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے کہا کہ گیان واپی مسجد کے تعلق سے ہندو فرقہ تنظیمیں کئی سالوں سے مسلسل عوام کو گمراہ کر رہی ہیں۔ اس کی تازہ مثال آرکیولوجیکل سروے آف انڈیا کی وہ رپورٹ ہے جو اس نے عدالت میں داخل کی تھی اور کورٹ ہی کے حکم پر مدعیان اور مدعا علیہ کو فراہم کی ہے۔ یہ رپورٹ ان کے مطالعہ اور تیاری کے لئے تھی تاہم فریق مخالف نے اس کا پریس میں اجراء کر کے نہ صرف عدالت کی توہین کی ہے بلکہ ملک کے سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔ اسی طرح چند ماہ قبل جب سروے ٹیم نے حوض میں موجود فوارہ کو اپنی رپورٹ میں شیولنگ قرار دیا تھا اس وقت بھی فریق مخالف اس کی خوب خوب تشہیر کر کے عوام کو گمراہ کرنے اور سماج میں بدامنی پیدا کرنے کی پوری کوشش کی تھی حالانکہ ابھی تک ماہرین کے ذریعہ اس کی تحقیق نہیں ہو سکی ہے اور نہ عدالت نے اس پر کوئی فیصلہ دیا ہے۔ بورڈ کے ترجمان نے آگے کہا کہ اس سے قبل بابری مسجد کے معاملہ میں بھی محکمہ آثار قدیمہ نے بابری مسجد کے نیچے ایک عالیشان مندر کے ہونے کا دعویٰ کیا تھا لیکن جب بورڈ کی جانب سے ملک کے دس ممتاز ماہرین آثار قدیمہ نے عدالت میں محکمہ کر کے اس کی پول کھول دی۔

حماس نے عالمی عدالت انصاف کے فیصلے کی حمایت کی

او آئی سی اور رابطہ عالم اسلامی اور سعودی عرب کی جانب سے عالمی عدالت کے فیصلے کا خیر مقدم

غزہ، 27 جنوری (ایجنسی) فلسطینی تحریک مزاحمت [حماس] نے جنوبی افریقہ کی درخواست پر فلسطینیوں کی نسل کشی کے خلاف عالمی عدالت انصاف کا خیر مقدم کرتے ہوئے حمایت کی ہے۔ اس امر کا اعلان حماس نے ایک بیان میں کیا ہے۔ بیان میں حماس نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ عالمی برادری اسرائیل سے بین الاقوامی عدالت انصاف کے فیصلے پر عمل درآمد کرائے اور اسرائیلی کے ہاتھوں فلسطینیوں کی نسل کشی رکوانے میں اپنی ذمہ داری ادا کرے۔ حماس کے ایک سینیئر رہنما سمیع ابو زہری عدالت انصاف کے فیصلے کے بارے میں بین الاقوامی خبر رساں ادارے راٹرز سے بات کرتے ہوئے کہا یہ فیصلہ غزہ میں اسرائیلی جنگی جرائم کو بے نقاب کرنے اور اسرائیل کو عالمی سطح پر تنہا کرنے میں معاون ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا ہے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ قابض اسرائیل کو مجبور کیا جائے کہ وہ بین الاقوامی عدالت انصاف کے اس فیصلے پر عمل درآمد کرے۔ واضح رہے جنوبی افریقہ نے ماہ دسمبر کے اواخر بین الاقوامی عدالت انصاف میں اسرائیل کے خلاف دائر کی تھی۔ جس میں اسرائیل کو غزہ میں نسل کشی سے روکنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ بعد ازاں اس درخواست پر گیارہ جنوری سے سماعت کا آغاز ہوا تھا۔ عالمی عدالت نے اسرائیل کو اسی درخواست کی بنیاد پر فلسطینیوں کی نسل کشی سے روکتے ہوئے ایک ماہ تک عملی اقدامات کی رپورٹ طلب کی ہے۔ اسرائیل نے عالمی عدالت کے فیصلے سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ کوئی عدالت اسے غزہ میں جنگ سے روک نہیں سکتی، اس لیے عدالت کے کسی بھی فیصلے کو اسرائیل نہیں مانے گا۔ جبکہ حماس نے بین الاقوامی قوانین کے تحت قائم عدالت کے فیصلے ماننے کا اعلان کیا تھا۔

اسلامی تعاون تنظیم 'او آئی سی' اور رابطہ عالم اسلامی نے اسرائیل کے خلاف کے عالمی عدالت کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔ سعودی پریس ایجنسی کے مطابق او آئی سی اور رابطہ نے کہا ہے کہ 'عالمی عدالت انصاف کا فیصلہ بے قصور شہریوں کے تحفظ کے لیے بین الاقوامی انسانی حقوق سے مطابقت رکھتا ہے۔' او آئی سی اور رابطہ نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسرائیل کو فیصلے کا پابند کروائیں۔ عالمی برادری فلسطینی عوام کے تحفظ اور سلامتی کے متعلق اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور اسے ادا کرے۔ او آئی سی اور رابطہ نے کہا ہے کہ غزہ میں مکمل جنگ بندی اور شہریوں کی جبری نقل مکانی کو روکنے کے لیے سیاسی اور قانونی کوششیں جاری رہنی چاہئیں۔ رابطہ عالم اسلامی نے جنوبی افریقہ کی کوششوں کو سراہا ہے اور عالمی برادری سے جنگ بندی کے لیے کردار ادا کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

سعودی عرب نے عالمی عدالت انصاف کی جانب سے جاری ہونے والے ابتدائی فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے جس کا مقصد غزہ میں فلسطینیوں کے خلاف نسل کشی کے کسی بھی عمل اور بیانات کو روکنا ہے۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی 'ایس پی اے' کے مطابق سعودی دفتر خارجہ نے ایک بیان میں عالمی عدالت انصاف کے فیصلے کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ 'اجتماعی نسل کشی سے متعلق اقوام متحدہ کے معاہدے کی خلاف ورزیوں اور قابض اسرائیلی حکام کے اقدامات کو پوری طرح سے مسترد کرتے ہیں۔' عالمی عدالت انصاف کے ابتدائی فیصلے کا مقصد محصور غزہ پٹی میں فلسطینی عوام کی اجتماعی نسل کشی والے بیانات اور اقدامات کو روکنا ہے۔' بیان میں غزہ پٹی میں اسرائیلی حکام کی مسلسل خلاف ورزیوں کے خلاف دعوی دائر کرنے سے متعلق جنوبی افریقہ کی کوششوں کی تعریف کی۔ دفتر خارجہ نے زور دے کر کہا کہ 'عالمی برادری کو غزہ پٹی میں جنگ بند کرانے، فلسطینی عوام کو تحفظ فراہم کرنے اور بین الاقوامی قانون کی منصوبہ بند تمام خلاف ورزیوں پر قابض اسرائیلی افواج کے احتساب کے حوالے سے مزید اقدامات کرنے ہوں گے۔ یاد رہے کہ عالمی عدالت انصاف نے جنوبی افریقہ کی اسرائیل کے خلاف درخواست پر عبوری حکم جاری کرتے ہوئے جنگ زدہ غزہ کے شہریوں کے لیے ہنگامی اقدامات کرنے کا کہا ہے تاہم عدالت نے جنگ بندی کا حکم نہیں دیا۔ جمعے کو عالمی عدالت انصاف (آئی سی جے) نے غزہ میں اسرائیل کی بمباری سے نسل کشی کے الزامات پر جنوبی افریقہ کی درخواست پر ابتدائی فیصلہ سناتے ہوئے کہا تھا کہ اسرائیل کے خلاف نسل کشی کے کنونشن کے تحت مقدمے کی سماعت کا اختیار ہے۔ عالمی عدالت انصاف نے اسرائیل کو غزہ میں نسل کشی روکنے کے کنونشن کے تحت اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی ہدایت کی ہے۔ عدالت نے اسرائیل سے کہا ہے کہ وہ اپنی فوج کے نسل کشی والے اقدامات کی تحقیقات کرے۔ عدالت نے کہا کہ اسرائیل فوری طور پر غزہ میں انسانی امداد پہنچانے کے راستے کھولے۔ عدالتی فیصلے کے مطابق 'اسرائیل عالمی عدالت کے دیے گئے احکامات پر عمل کر کے رپورٹ جمع کرائے۔'

ایران کی جانب سے جنوبی افریقا کی حکومت کو مبارکباد

تہران (ایجنسی) اسلامی جمہوریہ ایران کے وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان نے اپنے سوشل میڈیا کے پیج پر لکھا ہے کہ بین الاقوامی عدالت انصاف میں صیہونی حکومت کے خلاف شکایت کے حوالے سے جنوبی افریقہ کو حاصل ہونے والی کامیابی پر ہم جنوبی افریقہ کی حکومت اور قوم کو اور اس ملک کی وزیر خارجہ نالدی پانڈور اور فلسطینی قوم کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ایران کے وزیر خارجہ امیر عبداللہیان نے جنوبی افریقہ کی کوششوں کی اسلامی جمہوریہ ایران کی جانب سے حمایت جاری رہنے پر تاکید کرتے ہوئے کہا کہ آج غاصب اسرائیلی حکومت کے کارندے اقوام عالم کے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت افراد ہیں اور ان کو فلسطینیوں کی نسل کشی اور ان کے خلاف غیر معمولی جنگی جرائم کے ارتکاب کے سبب فوری طور پر انصاف کے کٹہرے میں لایا جانا چاہیے۔ ایران کے وزیر خارجہ نے کہا کہ صیہونیوں کے جرائم کے لیے وائٹ ہاؤس کی ہمہ جہت حمایت کو کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا اور اس پر رائے عامہ کی توجہ کی ضرورت ہے۔ امیر عبداللہیان نے دنیا کے تمام ملکوں سے اپیل کی کہ وہ بین الاقوامی فوجداری عدالت میں جنوبی افریقہ کے اقدام کی حمایت کریں۔

غزہ پر عالمی عدالت انصاف کے فیصلے پر منڈیلا اپنی قبر میں مسکرائیں گے: جنوبی افریقہ

غزہ (ایجنسی) غزہ میں فلسطینیوں کے خلاف اسرائیل کے ہاتھوں نسل کشی کے جرائم کے حوالے سے جنوبی افریقا کی جانب سے عالمی عدالت انصاف میں دی گئی درخواست پر عدالت کے فیصلے پر عالمی سطح پر غیر معمولی ردعمل سامنے آیا ہے۔ جمعہ کے روز اقوام متحدہ کی اعلی ترین عدالت 'آئی سی جے' نے اسرائیل کو حکم دیا کہ وہ غزہ کی پٹی میں اپنی جنگ میں نسل کشی کے لیے براہ راست اکسانے کی روک تھام اور سزا دینے کے لیے اقدامات کرے۔ عدالت نے کہا کہ "ریاست اسرائیل کو نسل کشی کنونشن کے آرٹیکل II کے دائرہ کار میں تمام کارروائیوں کو روکنے کے لیے اپنی بساط کے مطابق تمام اقدامات کرنے"۔ 17 ججوں پر مشتمل ICJ پینل کی ایک بڑی اکثریت نے غزہ میں اسرائیلی فوجی کارروائی کو روکنے کی ہدایت کے علاوہ جنوبی افریقہ کی درخواستوں میں سے زیادہ تر پر فوری اقدامات کے حق میں ووٹ دیا۔ عدالت نے اسرائیل کو حکم دیا کہ وہ کسی بھی ایسی کارروائی سے باز رہے جو نسل کشی کنونشن کے اصولوں کے تحت آتی ہو۔ ساتھ ہی اس بات کو یقینی بنائے کہ اس کی افواج غزہ میں نسل کشی کی کوئی کارروائی نہ کریں۔ فلسطینی وزارت خارجہ نے عالمی عدالت انصاف کے فیصلے کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ یہ ایک اہم یاددہانی ہے کہ کوئی بھی ریاست قانون سے بالاتر نہیں ہے۔ فلسطینی وزیر خارجہ ریاض المالکی نے جمعہ کو ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والی ایک تقریر میں کہا کہ عدالت کے ججوں نے حقائق کا جائزہ لیا اور انسانیت اور بین الاقوامی قانون کے حق میں فیصلہ دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ فلسطین اسرائیل سمیت تمام ممالک سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عدالت کے حکم پر عارضی اقدامات پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں۔

جمعہ کے روز جنوبی افریقہ نے بین الاقوامی عدالت انصاف کے جاری کردہ اس فیصلے کی تعریف کی جس میں کہا گیا تھا کہ اسرائیل کو غزہ میں نسل کشی کی کسی بھی کارروائی کو روکنے کے لیے اپنی طاقت میں ہر ممکن اقدام کرنا چاہیے۔ جنوبی افریقہ کی وزارت خارجہ نے کہا کہ "آج کا دن بین الاقوامی قانون کی حکمرانی کے لیے فیصلہ کن فتح اور فلسطینی عوام کے لیے انصاف کے حصول میں ایک اہم موڑ کی نمائندگی کرتا ہے"۔ جنوبی افریقہ کے وزیر انصاف نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "ہمیں یقین ہے کہ آنجہانی صدر نیلسن منڈیلا اپنی قبر میں مسکرا رہے ہوں گے کیونکہ وہ نسل کشی کنونشن کے محافظ تھے"۔ حماس کے ایک رہنما نے زور دے کر کہا، "بین الاقوامی عدالت انصاف کا فیصلہ ایک اہم پیش رفت ہے جو اسرائیل کو تنہا کرنے اور غزہ میں اس کے جرائم کو بے نقاب کرنے میں معاون ثابت ہوگا۔"

امریکا نے اونروا کی فنڈنگ روک دی

12 ورکرز پر اسرائیل حملے میں ملوث ہونے کا الزام

واشنگٹن، 27 جنوری (ایجنسی) امریکہ نے اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے اونروا سے ناراض ہو کر اس کے لیے فنڈنگ روک دی ہے۔ امریکہ نے فلسطینیوں کے لیے ریلیف کا کام کرنے والے اس ادارے کے خلاف یہ اقدام ان اطلاعات کی بنیاد پر کیا ہے کہ اس کے 12 کارکنوں کے اسرائیل پر حملہ کرنے میں ملوث ہونے کا الزام سامنے آیا ہے۔ امریکہ نے یہ فنڈنگ روکنے کا اعلان جمعہ کے روز کیا ہے۔ تاہم اہم بات یہ ہے کہ یہ امریکی سخت اقدام اور اقوام متحدہ کے خلاف ناراضگی محض بعض کارکنوں پر الزام کے ساتھ ہی سامنے آ گیا ہے۔ امریکی اقدام کی شدت اور ناراضگی کی سنگینی کا اندازہ اس سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ اونروا نے اپنے بعض کارکنوں کو برطرف بھی کر دیا ہے۔ امریکی دفتر خارجہ کے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ امریکہ اونروا کارکنوں کے خلاف ان الزامات سے بہت پریشان ہوا ہے۔ اس لیے اس نے اضافی فنڈنگ روک دی ہے۔ امریکہ نے یہ انتہائی اقدام ایسے وقت میں کیا ہے جب اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں 26 ہزار سے زائد فلسطینی غزہ میں شہید ہو چکے ہیں۔ 65 ہزار کے لگ بھگ زخمی ہیں اور بیس لاکھ سے کہیں زیادہ بے مسلسل بمباری سے بے گھر کر دیے گئے ہیں۔ اس صورت حال میں اسرائیل کو اقوام متحدہ سمیت اس کے ارکان کی غالب اکثریت غزہ میں جنگ بندی کا مسلسل مطالبہ کر رہی ہے۔ البتہ امریکہ اسرائیل کی طرح جنگ بندی کے حق میں نہیں ہے۔ اونروا کے خلاف الزامات کے بارے میں امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن نے بھی غیر معمولی سنجیدگی کا تشویش کے انداز میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے مطالبہ کیا ہے کہ اس واقعے کی فوری طور پر مکمل تحقیقات کرائی جائیں۔ تاہم امریکہ نے تحقیقات سے پہلے ہی اونروا کو سزا دیتے ہوئے اس کی اضافی فنڈنگ روک دی ہے۔ امریکی دفتر خارجہ کے بیان میں کہا گیا ہے ہم اقوام متحدہ کی طرف سے ایک جامع اور آزادانہ تحقیقات کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ کیونکہ سات اکتوبر کو اسرائیل پر حملے میں ملوث ہر شخص کا احتساب ضروری ہے۔ واضح رہے امریکی دفتر خارجہ کے مطابق اسرائیل پر حملے میں اونروا کے 12 کارکنوں پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ اسرائیل پر حملوں میں ملوث ہوئے ہیں۔ اونروا کے سربراہ کا کہنا ہے کہ متعدد ملازمین کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ نیز اسرائیلی حکومت کی جانب سے ابتدائی رپورٹس ملنے کے بعد تحقیقات کی جا رہی ہیں۔

ڈبلیو ایچ او کے سربراہ غزہ پر بات کرتے ہوئے رو پڑے

جنیوا، 27 جنوری (یو این آئی) عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے ڈائریکٹر جنرل ٹیڈروس اڈہانوم گیبریئس اسرائیلی بربریت کا شکار غزہ کے مصائب پر بولتے ہوئے رو پڑے۔ جنیوا میں غزہ ہیلتھ ایمرجنسی کے اجلاس میں غزہ کے بارے میں بولتے وقت ٹیڈروس کا گلا رندھ گیا۔ اپنے خطاب کے دوران ٹیڈروس چند لمحوں کے لیے خاموش رہے اور کہا کہ کوشش کے باوجود کہنے کو الفاظ نہیں، غزہ کے حالات ناقابل بیان ہیں۔ واضح رہے کہ عالمی عدالت انصاف کے فیصلے کے باوجود غزہ پر اسرائیلی حملے جاری رہے، النصیرات کیمپ پر اسرائیلی حملے میں فلسطینی صحافی ایاد الرواغ سمیت کم از کم 11 فلسطینی شہید ہو گئے، گزشتہ 24 گھنٹوں میں شہادتوں کی تعداد 183 سے متجاوز ہو گئی۔ فلسطینیوں کی نسل کشی پر اسرائیل کیخلاف عالمی عدالت کا فیصلہ یہ بھی یاد رہے کہ عالمی عدالت انصاف نے جنوبی افریقا کی درخواست پر اسرائیل کی جانب سے فلسطینیوں کی نسل کشی سے متعلق درخواست پر اپنے عبوری فیصلے میں قرار دیا کہ اسرائیل کی جانب سے فلسطینیوں کی نسل کشی کیے جانے کے الزامات میں سے کچھ درست ہیں، اسرائیل غزہ میں انسانی امداد کی اجازت دے۔ عالمی عدالت انصاف کے فیصلے کے باوجود غزہ پر اسرائیلی حملے جاری، مزید 183 فلسطینی شہید عالمی عدالت انصاف کے 17 رکنی پینل میں سے 16 ججز موجود تھے اور صدر عالمی عدالت انصاف نے عبوری فیصلہ سنایا۔ عالمی عدالت انصاف کے 15 ججوں نے فیصلے کی حمایت اور 2 نے مخالفت کی جبکہ عالمی عدالت انصاف کے ہنگامی احکامات 2-15 کی اکثریت سے منظور ہوئے۔ عالمی عدالت انصاف نے عبوری فیصلے میں کہا کہ حماس حملے کے جواب میں اسرائیلی حملوں میں بہت جانی اور انفرا اسٹرکچر کا نقصان ہوا ہے، اقوام متحدہ کے کئی اداروں نے اسرائیلی حملوں کے خلاف قراردادیں پیش کی ہیں۔ عالمی ادارہ انصاف نے غزہ میں انسانی نقصان پر تشویش ظاہر کی اور کہا کہ غزہ میں اسرائیلی حملوں میں بڑے پیمانے پر شہریوں کی اموات ہوئیں اور عدالت غزہ میں انسانی المیے کی حد سے آگاہ ہے۔ عالمی عدالت انصاف نے غزہ نسل کشی کیس معطل کرنے کی اسرائیلی درخواست کو بھی مسترد کر دیا تھا اور قرار دیا کہ اسرائیل کے خلاف نسل کشی کیس خارج نہیں کریں گے، اسرائیل کے خلاف نسل کشی کیس کے کافی ثبوت موجود ہیں، اسرائیل کے خلاف کچھ الزامات نسل کشی کنونشن کی دفعات میں آتے ہیں۔

ہتک عزت کا مقدمہ: امریکی عدالت کا ڈونلڈ ٹرمپ کو 8 کروڑ 33 لاکھ ڈالر ادا کرنے کا حکم

واشنگٹن (ایجنسی)۔ مین ہیٹن عدالت نے سابق امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو مصنفہ ای جین کیرول کو 8 کروڑ 33 لاکھ ڈالر جرمانہ ادا کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق صحافی جین کیرول کا کہنا تھا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے ان کے ریپ سے انکار کرنے پر بطور قابل اعتماد صحافی ان کی ساکھ تباہ ہوگئی ہے۔ پانچ دن مقدمے کی سماعت کے بعد مین ہٹن کی وفاقی عدالت کو فیصلے تک پہنچنے کے لیے تین گھنٹے سے بھی کم کا وقت لگا، سابق امریکی صدر کو جو رقم ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ صحافی ای جین کیرول کی جانب سے مانگی گئی رقم سے کم از کم ایک کروڑ ڈالر زیادہ ہے۔ سابق امریکی صدر مقدمے کی زیادہ تر سماعت میں شریک ہوئے لیکن وہ فیصلہ سناتے وقت کمرہ عدالت میں موجود نہیں تھے، انہوں نے سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا ہے کہ وہ اس فیصلے کے خلاف اپیل کریں گے، ہمارا قانونی نظام کنٹرول سے باہر ہو گیا ہے اور اسے سیاسی آلے کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے، ان کا مزید کہنا تھا کہ یہ امریکا نہیں ہے۔ صحافی جین کیرول کا ایک بیان میں کہنا تھا کہ یہ فیصلہ ہر اس عورت کے لیے ایک عظیم فتح ہے جو گرائے جانے کے باوجود دوبارہ اٹھ کھڑی ہوتی ہے اور ہر اس بدمعاش کی ایک بہت بڑی شکست ہے جو عورت کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کرتا ہے۔ امریکی صدر کی جانب سے 1990 کے وسط میں برگڈورف گڈمین ڈیپارٹمنٹ اسٹور ڈریسنگ میں صحافی جین کیرول کے ساتھ ریپ کرنے کے الزام کو مسترد کرنے پر ایلے میگزین کی سابقہ کالم نگار نے نومبر 2019 میں ان پر مقدمہ دائر کیا تھا۔ صحافی نے بیان دیا تھا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے الزامات مسترد کرنے کی وجہ سے ان کی بطور صحافی ساکھ بری طرح متاثر ہوئی۔ دوسری جانب 77 سالہ ڈونلڈ ٹرمپ نے یہ موقف اپنایا کہ انہوں نے کبھی صحافی کا نام تک نہیں سنا اور الزام لگایا کہ جین کیرول نے اپنی یادداشت کی فروخت کو بڑھانے کے لیے یہ کہانی بنائی ہے۔

ثریا سیٹلائٹ کی کامیاب لانچنگ سے یورپی ممالک بوکھلاہٹ کا شکار

تہران (ایجنسی) ارنا کی رپورٹ کے مطابق تین یورپی ملکوں جرمنی، برطانیہ اور فرانس نے ایک بیان میں ایران کی اس ترقی و پیشرفت کو خطرے سے تعبیر کیا ہے۔ ان تینوں یورپی ممالک نے ایسی حالت میں کہ ایران کے خلاف میزائل ٹیکنالوجی اور وسائل سے متعلق پابندیاں اور بندشیں ختم ہو چکی ہیں، دعوی کیا ہے کہ ایران، اس طرح کے پروگراموں کو روکنے کے بارے میں بین الاقوامی سطح پر کی جانے والی درخواستوں اور مطالبات اور اقوام متحدہ کی بندشوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے میزائل پروگرام کی توسیع و ترقی کا عمل جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس بیان میں یہ دعوی بھی کیا گیا ہے کہ اس قسم کے سیٹلائٹ چھوڑنے سے ایران کو ایسی ٹیکنالوجی کا تجربہ کرنے کا موقع مل رہا ہے جس کو وہ اپنے بیلسٹک میزائل پروگرام کی توسیع اور ایسے خطرات پیدا کرنے کے لئے استعمال کر سکتا ہے اور جو علاقائی و بین الاقوامی سلامتی کے لئے نہایت خطرناک ہیں۔ ثریا سیٹلائٹ ایرانی خلائی تحقیقاتی ادارے کا تیار کردہ ایک مقامی سیٹلائٹ ہے جسے قائم سو قسم کے میزائل سے خلا میں چھوڑا گیا ہے اور جس نے سات سو پچاس کلومیٹرز زمین کے مدار میں اپنا کامیاب سفر شروع کر دیا ہے۔

فوج کو الیکشن نگرانی کے لئے تعینات کیا جائیگا

اسلام آباد، 27 جنوری (ایجنسی) پاکستان کی کابینہ نے عام انتخابات 2024 کے پرامن انعقاد کے لیے پاکستان فوج اور سول آرمڈ فورسز کے دستوں کی تعیناتی کی منظوری دے دی ہے۔ یہ دستے حساس حلقوں اور پولنگ اسٹیشنز پر فرائض انجام دیں گے اور ریپڈ ریسپانس فورس کے طور پر کام کریں گے۔ وزارت داخلہ کی سمری کے تحت دو لاکھ 77 ہزار افسران و اہلکار الیکشن سیکیورٹی پر تعینات ہوں گے۔ پاکستان میں اگرچہ عام انتخابات کے دوران فوج تعیناتی کی جاتی ہے۔ لیکن انسانی حقوق کی بعض تنظیمیں اس خدشے کا اظہار کر رہی ہیں کہ اگر فوجی اہلکار پولنگ اسٹیشنز کے اندر تعینات ہوں گے تو اس سے انتخابات کی شفافیت پر سوال اٹھے گا۔ عام انتخابات 2024 میں فوج کی تعیناتی کی سمری وزارت داخلہ کی طرف سے نگراں وفاقی کابینہ کو بھجوائی گئی تھی جس پر حکومت نے اب فیصلہ کرتے ہوئے فوجی اہلکاروں کی تعیناتی کی منظوری دی ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ سال دسمبر کے اوائل میں عام انتخابات کے دوران پولنگ اسٹیشن پر فوج اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں کی تعیناتی کے حوالے سے الیکشن کمیشن نے سیکریٹری داخلہ کو خط لکھا تھا۔ اسی ماہ چھ دسمبر کو نگراں وزیر اعظم انوار الحق کاکڑ نے کہا تھا کہ عام انتخابات کے لیے جن سیاست دانوں نے سیکیورٹی مسائل پر بات کی ہے۔ انتخابات میں سیکیورٹی کے لیے فوج کی تعیناتی کا مطالبہ آیا تو غور کریں گے۔ بعد ازاں 28 دسمبر کو آرمی چیف جنرل عاصم منیر کی زیر صدارت ہونے والی کور کمانڈرز کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ پاکستان فوج عام انتخابات میں الیکشن کمیشن کو تعاون فراہم کرے گی۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے سینیٹر اور سابق چیئرمین سینیٹ رضا ربانی نے بدھ کے روز ایک بیان میں کہا کہ پولنگ اسٹیشنوں کے احاطے میں سیکیورٹی فورسز کی موجودگی آزادانہ، منصفانہ اور شفاف انتخابات پر سوال اٹھائے گی۔ رضا ربانی کا کہنا تھا کہ سیکیورٹی فورسز کو ریٹرننگ افسران اور ڈسٹرکٹ ریٹرننگ افسران کے کنٹرول اور نگرانی میں ہونا چاہیے۔ جہاں الیکشن کے دن امن کو یقینی بنانے کے لیے سیکیورٹی فورسز کی تعیناتی ضروری ہے وہیں یہ بھی اتنا ہی ضروری ہے کہ سیکیورٹی فورسز پولنگ اسٹیشنز کی حدود سے باہر ہوں۔ رضا ربانی نے کہا کہ ماضی میں جب ان دونوں عناصر کو نظر انداز کیا گیا تو اس کی وجہ سے انتخابات متنازع ہوئے۔ انتخابات کے حوالے سے کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیم پتن کے سربراہ سرور باری نے وائس آف امریکہ سے بات کرتے ہوئے کہا کہ انتخابات کی شفافیت کے لیے ضروری ہے کہ فوج لازمی طور پر پولنگ اسٹیشن کی حدود سے باہر ہو۔ ان کا کہنا تھا کہ پولنگ اسٹیشن کے اندر فوجی اہلکاروں کی موجودگی کا کوئی جواز نہیں ہے اور ماضی میں جب ایسی تصاویر یا فوٹیجز سامنے آئیں جن میں فوج اہلکار پولنگ اسٹیشن کے اندر موجود تھے تو اس سے انتخابات متنازع ہوئے اور کئی عناصر کو اس حوالے سے بات کرنے کا موقع ملا۔ انہوں نے سیکیورٹی کی موجودہ صورت حال میں فوجی اہلکاروں یا نیم فوجی دستوں کی تعیناتی ضروری ہے۔ لیکن انہیں پولنگ اسٹیشن کے باہر تعینات ہونا چاہیے تاکہ انتخابات کی شفافیت پر کوئی سوال نہ اٹھ سکے۔ واضح رہے کہ پاکستان میں انتخابات کے دوران فوجی اہلکار حساس پولنگ اسٹیشن پر تعینات کیے جاتے ہیں۔ عام پولنگ اسٹیشن پر پولیس اہلکار تعینات ہوتے ہیں اور قانون کے مطابق پریزائیڈنگ آفیسر کے پاس پولنگ اسٹیشن کے حوالے سے اختیارات ہوتے ہیں۔ البتہ ماضی میں چند ایسی تصاویر سامنے آئی تھیں جن میں فوجی اہلکار ووٹوں کی گنتی کے وقت اور پولنگ اسٹیشن کے اندر موجود تھے جن کی وجہ سے انتخابات شفاف نہ ہونے پر سوال اٹھائے گئے تھے۔

امریکہ نے لندن کے سفارت خانے میں اردو بولنے والے سفارت کار کی تقرری کردی

لندن، 27 جنوری (ایجنسی) امریکہ نے لندن کے سفارت خانے میں روانی سے اردو بولنے والی خاتون سفارت کار کی تقرری کردی۔ امریکہ نے ایک خاتون سفارت کار مارگریٹ میکلوڈ کو مقرر کیا ہے کیونکہ انہوں نے پاکستان اور ہندوستان میں سفارت کار کے طور پر کام کیا ہے اور وہ دونوں ممالک کی ثقافت سے بخوبی واقف ہیں۔ انہوں نے دونوں زبانوں پر عبور بھی اسی دور میں حاصل کیا۔ اردو ایک مشکل لیکن خوبصورت زبان ہے: مارگریٹ میکلوڈ لندن میں نمائندہ جیو نیوز سے اردو میں گفتگو کرتے ہوئے مارگریٹ میکلوڈ نے کہا کہ اردو ایک مشکل زبان ہے لیکن اس زبان میں خوبصورتی بھی ہے، بہت مشق کرنے کے بعد اور دوستوں سے گفتگو کرتے ہوئے اردو زبان کو سیکھنے میں مدد ملی۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان ایک خوبصورت ملک ہے، 2010 سے 2011 تک بطور سفارت کار اسلام آباد میں کام کیا جب کہ لاہور اور کراچی جانے کا بھی موقع ملا اور یہ دونوں بھی خوبصورت شہر ہیں، میں اسلام آباد میں مقامی جگہوں پر جانے کی کوشش کرتی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ لندن میں خبروں کیلئے جیو نیوز کو دیکھتی ہوں، اور اردو سیکھنے کیلئے بھی جیو نیوز کو ہی فالو کرتی ہوں، پاکستانی ڈرامہ اور فلمیں دیکھتی ہوں اور مجھے پسند بھی ہیں کیونکہ کافی جذباتی ہوتے ہیں، گرم گرم کہانیاں ہوتی ہیں جسے میں بہت دلچسپی سے دیکھتی ہوں، جب میں خبریں سن کر اور دیکھ کر تھک جاتی ہوں تو پھر ڈرامہ دیکھتی ہوں۔ مارگریٹ میکلوڈ نے کولمبیا یونیورسٹی سے پائیدار ترقی میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی، جارج ٹاؤن یونیورسٹی سے بین الاقوامی معاشیات میں بیچلر کی ڈگری حاصل کی اور روڈز اسکالر کے طور پر دہلی اسکول آف اکنامکس میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے علاوہ وہ کئی سالوں تک امریکی سینیٹ اور اقوام متحدہ میں امریکی مشن میں کام کر چکی ہیں۔

نواز شریف کو چوتھی بار وزیر اعظم بنانا پاکستان کی تباہی: بلاول بھٹو

اسلام آباد، 27 جنوری (ایجنسی) پاکستان پیپلز پارٹی آنے والے قومی اسمبلی انتخابات میں سب ملک کی سب سے بڑی پارٹی ابھرنے کی تاک میں ہے اور اس مقصد کو پانے کے لئے پارٹی چیئرمین بلاول بھٹو نے ملک کے سب سے بڑے صوبے پنجاب میں اپنی الیکشن مہم تیز کر کے مسلم لیگ کو نشانہ بنایا۔ ہر الیکشن جلسے میں وہ سابق وزیر اعظم نواز شریف پر تنقید کرتے ہیں اور نوجوانوں کو یہ باور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اب نئی نسل کو ابھرنے کا موقع دینا چاہئے۔ پیپلز پارٹی کو امید ہے کہ تحریک انصاف پابندی لگانے کے بعد انہیں اس صوبے سے ووٹروں کی پذیرائی حاصل ہو جائے گی۔ بلاول بھٹو پنجاب میں مسلم لیگ مخالف ووٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں، چوں کہ پاکستان تحریک انصاف عملاً بلے کے نشان پر انتخابات میں نہیں لے رہی اس لیے بلاول کے پاس یہ گنجائش موجود ہے کہ پی ٹی آئی کے کارکنان یا سپورٹرز کی توجہ حاصل کی جائے۔ پیپلز پارٹی کو امید ہے کہ وہ سندھ سے نشستیں حاصل کر لے گی لیکن پنجاب اور خیبر پختونخوا میں اسے سخت محنت کرنا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ بلاول پنجاب سے کیا حاصل کر پائیں گے، اس کے بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہے لیکن انہیں اوپن فیلڈ ضرور ملی ہے جس پر وہ اپنا وقت لگا پائیں گے اور یہ پیپلز پارٹی کے لیے ایک بہترین موقع ہے۔ سینئر صحافی اور تجزیہ کار مظہر عباس کے مطابق پیپلز پارٹی کے بانی ذوالفقار علی بھٹو اور سابق چیئر پرسن بے نظیر بھٹو نے پنجاب کو اپنا مرکز بنایا تھا لیکن آصف علی زرداری نے ڈرائنگ روم پولیٹکس کی اور پارٹی کو بنانے پر کم توجہ دی۔ اگر بلاول آج پارٹی کو مضبوط بنانا چاہتے ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کو پنجاب میں جلسے جلوسوں سے انتخابات میں فائدہ ہو یا نہ ہو لیکن انہیں اندازہ ہوگا کہ کتنا ووٹر ان کے پاس سے جا چکا ہے یا کتنا ووٹر واپس آیا ہے۔ مظہر عباس نے کہا کہ پی ٹی آئی پنجاب میں کمزور نظر آ رہی ہے جب کہ شہباز شریف کی حکومت میں جو ہوا اس سے لوگ خوش نہیں ہیں، ایسے میں اگر پنجاب میں مقابلے کی فضا ہے تو یہ انتخابی نتائج کے لیے اہم ہوگا۔

ٹیکساس نے 1,02,000 سے زیادہ تارکین وطن کو دوسری ریاستوں میں بھیجا

واشنگٹن، 27 جنوری (یو این آئی) جنوبی ریاست سے غیر قانونی تارکین وطن کو نکالنے کے پروگرام کے تحت 1,02,000 سے زیادہ لوگوں کو امریکہ کے دیگر حصوں، زیادہ تر نیویارک اور شکاگو بھیج دیا گیا ہے۔ ٹیکساس کے گورنر گریگ ایبٹ کے دفتر نے یہ اطلاع دی۔ دفتر نے کہا کہ ٹیکساس نے اپریل 2022 تک 12,500 سے زیادہ تارکین وطن کو واشنگٹن پہنچایا ہے۔ اگست 2022 تک 37,500 سے زیادہ تارکین وطن کو نیویارک سٹی پہنچایا گیا اور اگست 2022 تک 31,200 سے زیادہ تارکین وطن کو شکاگو پہنچایا گیا۔ دفتر نے بتایا کہ مزید برآں 16,000 سے زیادہ تارکین وطن کو ڈینور، 3,400 سے زیادہ فلاڈیلفیا اور 1,500 سے زیادہ کو لاس اینجلس بھیجا گیا۔ دفتر نے کہا کہ سرحدی حفاظت کی کوششوں کے ایک حصے کے طور پر، جسے آپریشن لون اسٹار کے نام سے جانا جاتا ہے، ٹیکساس کے حکام نے آزادانہ طور پر غیر قانونی منشیات فینٹانائل کی 454 ملین سے زیادہ مہلک خوراکیں ضبط کیں اور تقریباً نصف ملین تارکین وطن کو گرفتار کیا۔ ٹیکساس کے قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں نے میکسیکو کے ساتھ ریاست کی سرحد پر خاردار باڑ لگا دی تاکہ ریکارڈ تعداد میں تارکین وطن کو غیر قانونی طور پر امریکہ میں داخل ہونے سے روکا جا سکے۔ ریاست نے غیر دستاویزی تارکین وطن کی حراست، مقدمہ چلانے اور قید کرنے جیسے اقدامات بھی کیے۔ پیر کو امریکی سپریم کورٹ نے ایک عارضی حکم نامہ جاری کرتے ہوئے بارڈر پٹرول ایجنٹوں کو ٹیکساس کی طرف سے عائد کردہ ناکہ بندیوں کو ہٹانے کی اجازت دی۔ اگلے دن محکمہ ہوم لینڈ سیکیورٹی کے جنرل کونسلر جوناتھن میئر نے ٹیکساس کے اٹارنی جنرل کین پیکسٹن کو ایک خط بھیجا جس میں درخواست کی گئی کہ ریاست جمعہ تک سرحدی مقامات تک وفاقی رسائی کی تصدیق کرے گی۔ امریکہ نے دسمبر 2023 میں جنوبی سرحد پر ریکارڈ 302,000 تارکین وطن کو دستاویز کیا، جو کہ ایک مہینے میں سب سے زیادہ تعداد ہے۔ اس کے علاوہ امریکی صدر جو بائیڈن نے ملک کی قیادت کرنے والے تینوں سالوں میں ریکارڈ تعداد میں غیر قانونی افراد کو ریکارڈ کیا ہے۔

راجدھانی لکھنؤ سمیت پوری ریاست میں جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا 75 واں یوم جمہوریہ

پرچم کشائی کے بعد آئین ہند کی تمہید پڑھی جائے: مولانا خالد رشید □ اپنے وطن سے سچی محبت ایمان کا اہم حصہ ہے۔ شعیب عالم صدیقی

اسلامک سنٹر آف انڈیا

ممتاز کالج

ارم میڈیکل کالج

جے ہند اسکول

مدرسہ صابریہ چشتیہ

لکھنؤ، ۲۷ جنوری۔ لکھنؤ اور ریاست کے ہر اضلاع میں مختلف اداروں اور مدرسوں میں منایا گیا۔

اسلامک سنٹر آف انڈیا: لکھنؤ، ۲۷ جنوری۔ اسلامک سنٹر آف انڈیا لکھنؤ کے زیر اہتمام دارالعلوم فرنگی محل اور شاہین اکیڈمی میں ۷۵ واں یوم جمہوریہ روایتی شان وشوکت سے منایا گیا۔ ۹ بجے طلبہ اور اساتذہ نے پربھات پھیری نکالی۔ ۱۰ بجے پرچم کشائی ہوئی۔ طلبہ نے قومی ترانہ اور ترانہ ہندی پڑھا۔ اس تقریب میں ناظم دارالعلوم فرنگی محل مولانا خالد رشید فرنگی محلی امام عیدگاہ لکھنؤ نے صدارتی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آزاد بھارت کا آئین بنانے کے لیے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی سربراہی میں ایک سات رکنی کمیٹی کی تشکیل کی گئی تھی۔ ۲۶ نومبر ۱۹۴۹ء کو آئین ہند کو قبول کیا گیا اور اس کا نفاذ ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء کو ہوا۔ مولانا فرنگی محلی نے کہا کہ آئین ہند کا آغاز "ہم بھارت کے لوگ" سے ہوتا ہے۔ یہ ابتدائی الفاظ ہمارے آئین کے بنیادی نظریہ یعنی جمہوریت کی وضاحت کرتے ہیں۔ اس لیے جس طرح ہم پر اپنے وطن کی آزادی کی حفاظت کرنا فریضہ ہے اسی جمہوریت کی پاسداری کرنا بھی ہم پر لازمی ہے۔

مدرسہ شیخ العالم صابریہ چشتیہ: مدرسہ شیخ العالم صابریہ چشتیہ برار نگر لکھنؤ میں ناظم ادارہ انجینئر محبوب عالم صدیقی کی صدارت اور شمس تبریز قادری پرنسپل ادارہ کی قیادت میں یوم جمہوریہ کے متعلق پروگرام کا انعقاد ہوا اور نہایت جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ ملک کے شہیدوں کو یاد کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ مدرسہ و ایس ایس سی اکیڈمی کے طلبا نے قومی ترانے پیش کئے۔ شعیب عالم صدیقی منیجر ادارہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا ملک ہندوستان دیگر ممالک سے خوبصورت اور ہر لحاظ سے بہتر ہے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وطن سے محبت کا درس دیا ہے۔ وطن سے سچی محبت ایمان کا اہم حصہ ہے۔

مدرسہ افضل العلوم نگرام: مدرسہ افضل العلوم نگرام لکھنؤ میں جشن یوم جمہوریہ نہایت تزک واحتشام کے ساتھ طلباء وطالبات نے روایتی انداز میں پورے جوش وخروش کے ساتھ منایا۔ اس موقع پر طلباء نے شہدائے وطن اور دستور ساز کمیٹی کے ممبران کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے مختلف انداز میں تہذیبی وثقافتی پروگرام پیش کر کے ملک کی جمہوریت پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر مدرسہ کے ناظم مولانا محمد فیضان نگرامی ندوی کے وہاٹس ایپ پیغام کو طلباء کے سامنے پڑھ کر سنایا گیا جس میں لکھا تھا، بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے جو آئین ہم کو دیا اس میں ہر شہری کو مساوی حقوق دیئے گئے ہیں، ہمارا ملک اسی آئین کے مطابق چلتا ہے۔

مدرسہ ایمانیہ للبنات: مدرسہ ایمانیہ للبنات خالہ بازار لکھنؤ میں یوم جمہوریہ جوش وخروش سے منایا گیا۔ جامعہ کی پرنسپل نے پرچم کشائی کرتے ہوئے یوم جمہوریہ کی اہمیت اور اس کی مختصر تاریخ پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کا آئین دنیا کے تمام ملکوں کے آئین میں سب سے بہتر ہے، جہاں ہر شہری کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔ معلومات کی کمی کی وجہ سے آئین کی افادیت اور اس کے اثر سے عوام محروم ہیں۔ ملک آزاد ہونے کے ڈھائی تین سال کے بعد یہاں کا آئین اور قانون بنا، اور 26/جنوری 1950ء کو یہاں کا آئین نافذ ہوا۔ اس ملک کا دستور، قانون اور آئین بہت ہی اچھا نرالا اور مضبوط و مستحکم ہے، جس میں ہر فرقہ اور سماج، مذہب، ذات اور برادری کی رعایت کی گئی ہے۔

آل انڈیا مسلم مجلس: آل انڈیا مسلم مجلس کے دفتر تکیہ پیر جلیل قیصر باغ لکھنؤ میں 75 ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر کارکنان مسلم مجلس نے پرچم کشائی کرتے ہوئے کہا کہ جب سے ملک میں مودی جی کی قیادت میں بی جے پی حکومت اقتدار میں آئی تبھی سے ملک میں فرقہ پرست طاقتیں مسلم و دلت مخالف سرگرمیوں میں اس طرح ملوث ہو گئے جیسے ان عناصر کو قانون و دستور سے کھلی چھوٹ مل گئی ہو اور حکومت ایسے عناصر پر قدغن لگانے کے بجائے خود اس دستور کی پاسداری نہیں کر رہے ہیں جس کے تحت حکومت سازی کا انہیں موقع ملا اور مرکز و ریاستی بی جے پی حکومتیں برابر دستور کو درکنار کر کے دستوری اداروں پر قبضہ کرتے اور اپنے من مطابق ان کا استعمال کرتے چلے آرہے ہیں بی جے پی حکومت بالخصوص مودی جی اور یوگی جی نے ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر سے لیکر اس کے افتتاح تک نہ صرف ایودھیا اور پوری ریاست میں سرکاری خزانے سے کروڑوں روپیہ اشتہاروں وغیرہ پر خرچ کر کے سرکاری آئندہ لوک سبھا انتخابات میں سیاسی فائدہ حاصل کرنے کیلئے دستور مخالف کام کر کے یہ باور کرا دیا ہے کہ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے دستور سے نہیں اب آر ایس ایس کے ذریعے خفیہ دستور کے مطابق حکومت چلائیں گے جو بے حد افسوسناک ہے، اگر ملک کے انصاف پسند، دستور اور جمہوریت و سیکولرازم میں یقین رکھنے والے لوگ مضبوطی کے ساتھ متحد ہو کر آواز بلند نہیں کریں گے تو آر ایس ایس کو اپنے منصوبے میں کامیاب ہونے سے کوئی طاقت نہیں روک پائے گی۔

ممتاز پی جی کالج: ملک کا 75 واں یوم جمہوریہ نہایت جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر کالج کے کارگزار پرنسپل پروفیسر نسیم احمد خان نے کالج کے میدان میں پرچم کشائی کی اور یوم جمہوریہ کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس سے قبل انہوں نے اتر پردیش ہائر ایجوکیشن کے ڈائریکٹر پروفیسر بھرم دیو کی جانب سے ارسال شدہ پیغام بھی پڑھ کر سنایا۔ کالج کے پراکٹر ڈاکٹر محمد سلمان خان نے یوم جمہوریہ کی اس تقریب میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے عظیم ملک بھارت کی جمہوری تاریخ نہایت پروقار انداز میں شجاعت کے ساتھ جاری رہی۔ بہت سے عظیم مجاہدین آزادی نے بہادری کی مثالیں پیش کرتے ہوئے ملک اور قوم کی فلاح کے لیے جو قربانیاں دی ہیں ان کی حفاظت کرنا ہمارا عین فریضہ ہے۔ ملک میں امن واتحاد کے پیغام کے ساتھ قومی بیداری کی مشعل کو روشن اور تاباں رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ ایڈیشنل پراکٹر اور کامرس فیکلٹی کی انچارج ڈاکٹر شاہین جمال نے ملک کی موجودہ صورت حال اور معاشی پسماندگی کا ذکر کیا اور اسباب وحل بھی پیش کیے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے اسلاف نے جنگ آزادی میں جو عظیم قربانیاں پیش کی ہیں انہیں نئی نسل تک پہنچانے اور ان کی عظیم قربانیوں کو یاد کرنے کے لئے ہم یوم آزادی اور یوم جمہوریہ مناتے ہیں۔

جے ہند مونٹیسوری اسکول: 75 ویں یوم جمہوریہ کے مبارک موقع پر جے ہند مونٹیسوری اسکول، مصاحب گنج ٹھاکر گنج میں بڑے پیمانے پر پرچم کشائی، مٹھائی تقسیم اور رنگ برنگی پروگرام کا انعقاد کیا گیا، اس موقع پر مہمان خصوصی چترا گپتا مہا سنگھ کے قومی صدر، مسٹر راجپوت نے شرکت کی۔ ارون گم سماجی کارکن نے پرچم کشائی کی اور حاضر طلباء اور والدین سے خطاب کرتے ہوئے یوم جمہوریہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ملک میں مختلف مذاہب، ذاتوں اور زبانوں کے لوگ ایک ساتھ رہتے ہیں، ایک قانون، ایک آئین ہے۔ ہندوستان کی گنگا یا موتی ثقافت اور اتحاد بھائی چارہ پوری دنیا میں مشہور ہے۔ اسکول اور اس کے منیجر سید سرفراز حسین رضوی کی تعریف کرتے ہوئے جناب ارون گم نے کہا کہ یہ ایک ایسا اسکول ہے جہاں غریب سے غریب بچے بھی مفت تعلیم حاصل کرتے ہیں اور متوسط طبقے کے لوگ بھی یہاں تجربہ کار اساتذہ کے ذریعہ انتہائی کم فیس پر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ وہ اسے لے کر نکلتا ہے اور اپنا مستقبل بناتا ہے۔

ارم میڈیکل کالج لکھنؤ: بروز جمعہ طلباء وطالبات دینی مکتب (پارٹ ٹائم) واقع مسجد یونس کیمپس ارم میڈیکل کالج لکھنؤ نے بموقع یوم جمہوریہ ایک ثقافتی پروگرام پیش کیا، واضح رہے کہ یہ دینی مکتب پارٹ ٹائم دو گھنٹہ پر مشتمل از تین تا پانچ بجے دوپہر یومیہ فقط برائے دینیات واہم دینی مسائل شہر لکھنؤ ارم میڈیکل کالج کے اطراف میں قائم عصری پبلک اسکول میں زیر تعلیم طلباء کے اندر دینی تعلیم وتربیت، دین فہمی اور عمل درآمدگی اور بنیادی اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کے مقصد سے آج سے 9 سال قبل قائم کیا گیا تھا، الحمدللہ یومیہ دو گھنٹہ پر مشتمل یہ دینی مکتب بطور خاص عصری پبلک اسکول میں زیر تعلیم طلباء کے لیے انتہائی درجہ کارآمد ثابت ہوا، پبلک اسکول میں زیر تعلیم مسلم طلباء کے والدین وسرپرستوں کو اپنے بچوں کے اندر دینی تعلیمی بیداری و دینیات کے سلسلے میں کافی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا، ایسی صورتحال میں انکے اوقات تعلیم کا خیال رکھتے ہوئے دینی علوم سے متعارف کرانے کے لئے دینی مکتب کیمپس ارم میڈیکل کالج لکھنؤ کا قیام عمل میں آیا، کم وقت میں دینی مبادیات سے عصری پبلک اسکول میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کو متعارف کرانے کا یہ تجربہ انتہائی درجہ کارگر ثابت ہوا، چونکہ جو سرپرست اور والدین دینی وعصری تعلیمی درسگاہوں میں اوقات تعلیم کے ٹکراؤ کے باعث اپنے بچوں کو دونوں ضروری تعلیم دلانے کے لیے فیصلہ لینے میں بے بس اور قاصر رہتے تھے انکے لئے دونوں درسگاہوں میں بچوں کو بھیج کر تعلیم دلانے میں نہ صرف آسانیاں بلکہ عملاً بچوں میں کافی دلچسپی دیکھنے کو ملی، الحمدللہ ان 9 سالوں کی مدت میں سیکڑوں طلباء بطور خاص طالبات دینی تعلیم، دینی مسائل ومبادیات سے آراستہ پیراستہ ہو کر مختلف عصری درسگاہوں میں خدمات انجام دے رہی ہیں،

یوپی ایئر اسکواڈرن این سی سی: 26 جنوری 2024 کو دفتر کے احاطے میں 5 یوپی ایئر اسکواڈرن این سی سی لکھنؤ کے ذریعہ 75 واں یوم جمہوریہ پورے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ پرچم کشائی ونگ کمانڈر پروین تیواری، کمانڈنگ آفیسر نے کی اور پرچم کشائی کے بعد ایک پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔ قومی پرچم کشائی کے دوران فضائیہ کے افسران، این سی سی افسران، سرکاری ملازمین اور این سی سی کیڈٹس کی بڑی تعداد موجود تھی۔ یوم جمہوریہ کی تقریبات میں این سی سی کیڈٹس نے حب الوطنی کے جذبے سے لبریز گیت اور شاعرانہ کمپوزیشن پیش کیے اور ملک کی آزادی کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے بہادر بیٹوں کو یاد کیا اور پروگرام کے اختتام پر کمانڈنگ آفیسر نے کیڈٹس کو اعزازات سے نوازا۔ ہندوستان نے یوم جمہوریہ پر سب کو مبارکباد دیتے ہوئے پروگرام کا اختتام کیا اور ان سے یوم جمہوریہ کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالنے کی اپیل کی۔ پروگرام کا اختتام تقریب میں موجود این سی سی کیڈٹس، عملہ اور تمام لوگوں میں مٹھائیاں تقسیم کر کے کیا گیا۔

مدرسہ زینب للبنات الماس باغ: مدرسہ زینب للبنات الماس باغ شاہی مسجد حسین باڑی بالا گنج لکھنؤ میں یوم جمہوریہ کے موقع پر جھنڈا پھہرایا گیا جس میں مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ و جامعہ ام المومنین حضرت حفصہ للبنات یاسین گنج چوک لکھنؤ کے ناظم اعلیٰ الحاج جناب قاری رضی الدین صدیقی و قاری زبیر رحمانی، قاری احمد اللہ صاحب، حافظ جنید صاحب قاسمی کے ہاتھوں پرچم کشائی ہوئی۔ مدرسہ کی طالبات نے اپنا پروگرام پیش کیا اور ریلی نکالی۔ پروگرام میں کافی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ پروگرام کے اختتام پر مدرسہ زینب للبنات میں آئے ہوئے مہمانوں کا حافظ محمد محسن صاحب حقی، حافظ محمد فیضیاب صاحب صدیقی نے تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

شاہ مینا میموریل پرائمری اسکول: جمہوریت کے ۷۵ ویں سالگرہ کے موقع پر شاہ مینا میموریل پرائمری اسکول میں اسکول کی پرنسپل روحی رحمان نے جھنڈا روہن کیا گیا اور اسکول کے بچوں نے رانگانگ پروگرام پیش کیے۔ اسکول کے صدر شیخ راشد علی مینائی نے جمہوریت کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ملک کی ترقی کے لیے تعلیم کا ہونا بہت زروری ہے اور اسکے لیے انکا ہمیشا بھرپور شراکت رہیگا۔ پرنسپل روحی رحمان نے انکے اس بیان کا تعظیم کرتے ہوئے کہا کہ اس کام کو ہم سبھی استاد پوری ایمانداری اور نیت مخلص کرنے کا عزم لیتے ہیں۔ اس موقع پر اسکول کی اساتذہ سیدتاج فاطمہ، شہدا بانو، فروز فاطمہ کے ساتھ ساتھ اور بھی لوگ موجود تھے۔

جامعۃ الامام محمد علی المونگیری امتھیا سلیم پور: جامعۃ الامام محمد علی المونگیری امتھیا سلیم پور، کاکوری، لکھنؤ ملحقہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں یوم جمہوریہ کی تقریب بہت ہی جوش وخروش سے منائی گئی۔ پرچم کشائی کے بعد قومی ترانہ اور دستور ہند پڑھا اور حب الوطنی پر مبنی مختلف ثقافتی پروگرام پیش کیا۔ اس موقع پر ناظم جامعہ فہیم صدیقی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۲۶ جنوری ہندوستان کی تاریخ کا ایک یادگار دن ہے۔ اسی دن 1950ء میں ہندوستان کے آئین کا نفاذ کیا گیا تھا اور ہندوستان ایک خود مختار ملک بن گیا۔ آج کا دن ہمیں سکھاتا ہے کہ رنگ ونسل، ذات پات کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہ ہو، ہندوستان کے ہر شہری کو اس کا مکمل حق ملے۔ ہم اصول وآئین کی پاسداری کرتے ہوئے زندگی گذاریں اور اپنے ملک کو مضبوط کریں۔ مہتمم جامعہ مولانا ضیف الرحمن ندوی نے دستور ہند اور اس کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان سیکولر ملک ہے۔ جب ہمیں ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو آزادی ملی تو نوجوان ملک کے لئے بنایا گیا۔ واقعی میں اتنا اچھا ہے کہ اس میں ہر ہندوستانی شہری چاہے وہ کسی مذہب کا ماننے والا کیوں نہ ہو قانون کی نگاہ میں برابر ہے۔ اس موقع پر ظفر عالم صدیقی، محمود عالم صدیقی، رام منوہر، راجا، محمد شدید خاں کے علاوہ اہالیان قریہ امتھیا سلیم پور کافی تعداد میں موجود رہے۔

ماہنامہ اصلاح لکھنؤ: ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء وہ تاریخی دن ہے جب ہندوستان کا اپنا دستور یہاں نافذ ہوا۔ لہٰذا دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کی یاد منانا ہم سب کا قومی فریضہ ہے اسی مناسبت سے حسب سابق امسال بھی ۲۶ جنوری ۲۰۲۴ء کو ادارۂ اصلاح میں یوم جمہوریہ کا خصوصی پروگرام زیر صدارت مدیر اعلیٰ ماہنامہ اصلاح لکھنؤ مولانا سید محمد حسنین باقری ہوا۔ مقررین نے اس دن کی خصوصیت پر روشنی ڈالی اور مدیر اعزازی ڈاکٹر سید باقر امام زیدی کے ہاتھوں پرچم کشائی ہوئی۔ قومی ترانے کے بعد جلسے کا اختتام ہوا اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

مدرسہ سیدنا ابوبکر صدیق: مدرسہ سیدنا ابوبکر صدیق کمہریہ موودہا ضلع ہمیرپور میں یوم جمہوریہ کے موقع پر پرچم کشائی مولانا شکیل الدین ندوی صدر جمعیۃ ہمیرپور و ناظم مدرسہ سیدنا ابوبکر صدیق کے ہاتھوں عمل میں آئی اس موقع پر بچوں نے الگ الگ پروگرام پیش کئے، پروگرام کا آغاز مدرسے کے استاد حافظ طیب صاحب نے کیا اور اسکے بعد مدرسے کے طلبہ وطالبات نے یوم جمہوریہ سے متعلق مختلف پروگرامات پیش کئے۔ آخر میں ناظم مدرسہ مولانا شکیل الدین ندوی نے 75 ویں یوم جمہوریہ کی تاریخ پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے علماء کی قربانیوں کا ذکر بھی کیا ساتھ ہی دستور ہند سے لوگوں کو آگاہ کرایا اور ہندوستان میں رہ کر ہندو مسلم ایکتا کا ثبوت دینے پر زور دیا اور اس کو وقت کی سب سے بڑی اور اہم ضرورت بتلایا۔ انہوں نے مزید کہا سب سے پہلے مسلمانوں نے اس ملک کی آزادی کیلئے قربانیاں پیش کیں لیکن 1857 کی ناکامی کے بعد ملک کے ہندو، مسلم اور تمام مذاہب کے لوگوں کو شامل کر کے جنگ آزادی لڑی جس کے نتیجے میں ہم لوگ آج آزاد ہیں۔ لہٰذا ہم تمام لوگوں کو چاہیے کہ جمہوریت اور ہندوستان کے امن کو باقی رکھنے کیلئے ہندو مسلم ایکتا کا ثبوت دیں۔ اس موقع پر حافظ محمد شریف صاحب، سید انسان علی صاحب، سید بدر علی صاحب، محمد لئیق چودھری صاحب، اور مدرسے کے ہندی انگلش اور مزید عصری تعلیمات کے ٹیچر ماسٹر مان بہادر پرجاپتی صاحب وآچاریہ رام آسرے صاحب، اور گاؤں کے دیگر معزز حضرات موجود رہے۔

سنی انٹر کالج: سنی انٹر کالج میں ہر سال کی طرح اس سال بھی "یوم جمہوریہ" پورے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ رسم پرچم کشائی کالج کے منیجر محمد فصیح صدیقی نے کی اس کے بعد راشٹریہ گان ہوا۔ اس موقع پر سیدنا صدیق اکبر ہال میں ایک تقریب کا اہتمام بھی تھا جس کی صدارت قومی رہنما محمد احمد خاں ادیب نے کی اور نظامت کا فریضہ کالج کے استاد انور قادر نے انجام دیا۔ تقریب کے خصوصی شرکا میں کالج کے نائب صدر محمد وکیع صدیقی، شفیع صدیقی، قاسم رضوی اور جلیس فاطمہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ صدر تقریب محمد احمد خاں ادیب نے یوم جمہوریہ کی تاریخی اور آئینی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ٹیچرس اور بچوں نے اپنے اپنے طور پر ملک سے محبت اور عقیدت پر منظوم ومنثور تخلیقات پیش کیں۔ اظہار تشکر کالج کے پرنسپل شکیل احمد نے ادا کیا اور بچوں کو مٹھائیاں بھی تقسیم کی گئیں۔

سنی سینٹرل وقف بورڈ: اتر پردیش سنی سینٹرل وقف بورڈ کے اسسٹنٹ سکریٹری تاجدار عالم نے 75 ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر دفتر میں صبح ساڑھے آٹھ بجے قومی پرچم کو سلامی پیش کر پرچم کشائی کی۔ اس موقع پر اسسٹنٹ سکریٹری تاجدار عالم نے کہا یوم جمہوریہ آئین میں بنے ہوئے سیکولر تانے بانے کی ایک پرجوش یاد دہانی ہے۔ ہندوستان کے یوم جمہوریہ کی یاد میں ہمارے دل حب الوطنی، بھائی چارہ اور اتحاد کی بازگشت سے گونجتے ہیں۔ یوم جمہوریہ نہ صرف ہندوستان کی سیاسی آزادی بلکہ سماجی اور اقتصادی آزادی کی طرف جاری سفر کا جشن منانے کا موقع دیتا ہے۔ انہوں نے کہا ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ جمہوریت کے استحکام کو یقینی بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں تاکہ ملک میں امن وامان قائم رہے۔ ملک کا آئین ہماری سب سے بڑی طاقت ہے اور اس کی حفاظت کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ ہم ملک کے کسی بھی حصہ میں رہیں پیار ومحبت کو فروغ دیں اور سیکولرزم کو مضبوط کریں تاکہ ملک کی گنگا جمنی تہذیب برقرار رہے۔ اس موقع پر اتر پردیش سنی سینٹرل وقف بورڈ کے تمام اسٹاف وملازمین نے قومی پرچم کو سلامی پیش کرتے ہوئے یوم جمہوریہ کی تقریب کو جوش وخروش کے ساتھ منایا۔

مدرسہ دارارقم ماڈل پبلک اسکول: عزیز نگر محب اللہ پور لکھنؤ میں واقع مدرسہ دارارقم ماڈل پبلک اسکول میں جشن یوم جمہوریہ دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس موقع پر مدرسہ میں ایک ثقافتی پروگرام منعقد ہوا جس میں طلباء وطالبات نے جوش خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ پرچم کشائی کے بعد تلاوت کلام اللہ سے محفل کا آغاز ہوا، جس میں بچوں نے تقریر، ترانے اور حب الوطنی کے گیت پیش کرتے ہوئے وطن سے اپنی محبت وعقیدت کا اظہار کیا۔ جلسہ کی نظامت اسکول کے استاد مولانا محمد سلمان ندوی نے کی۔ اخیر میں اسکول کے منیجر مولانا ڈاکٹر جمال الحق صاحب ندوی نے یوم جمہوریہ کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے جمہوریت کی افادیت واہمیت بیان کرتے ہوئے ہندوستان کے آئین پہ روشنی ڈالی۔ مزید بچوں کو اپنے ملک سے محبت کرنے اور وفادار رہنے کی تلقین کی۔ اس موقع پر اسکول کا تمام اسٹاف موجود رہا اور شکریہ کے کلمات کے ساتھ محفل کا اختتام ہوا۔

ولادت حضرت علیؑ کے موقع پر عظیم الشان کل ہند محفل مقاصدہ

لکھنؤ، ۲۷ جنوری۔ ادارۂ وارث کعبہ کے زیر اہتمام "یوم علیؑ" کے عنوان سے قومی یکجہتی پر مبنی عظیم الشان کل ہند محفل مقاصدہ جانشین خطیب الایمان سید مظفر حسین طاہر جرولی کے بیٹے مولانا عمار کاظم جرولی کی صدارت میں شیعہ یتیم خانہ کاظمین روڈ، لکھنؤ کے المرتضیٰ حال میں ۱۳ رجب المرجب شب میں ۹ بجے منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک قاری محمد ندیم نجفی کی تلاوت سے نورانی محفل کا آغاز ہوا۔ نذر حضرت علیؑ، بعدۂ محفل کا آغاز حضرت علیؑ کے حیات طیبہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ شکریہ کی تقریر مولانا ظہیر احمد افتخاری نے کی۔ مولانا افتخاری نے حضرت علیؑ کی غریب پروری، مساوات، عدل والانصاف، بیوہ یتیموں اور بھی مذہب کے ماننے والوں کے ساتھ عدل وانصاف دیا۔ ... آج کے دور میں حضرت علیؑ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی کوشش کریں تو یہی فلاح انسانی ہے۔ خوشی کے موقع پر علاقہ کو برقی رنگینیوں سے سجایا گیا اور ولادت کی خوشی وآتش بازی کا مظاہرہ کیا گیا۔ محفل کا آغاز حمد ونعت حضرت محمدؐ سے شروع ہوا۔ نظامت کے فرائض عرشی واسطی نے ادا کئے۔ مقاصدہ میں بیرونی ومقامی شعراء حضرت علیؑ کو منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کر رہے تھے۔ صدر جلسہ مولانا عمار کاظم جرولی نے پوری دنیا، بالخصوص ہندوستان میں امن وامان سلامتی کی دعا کی۔ مقامی وبیرونی شعراء کرام نے منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ جن کچھ پیش خدمت ہیں۔

محفل موج علیؑ میں خامشی اچھی نہیں
دل اگر سینے میں ہے تو پھر دھڑکنا
(فیاض صاحب رائے بریلوی)

نشان آمد حیدر ...
(اعجاز زیدی)

علیؑ کے نقش قدم کا ہے عکس اہل نظر
نظر اٹھا کے جسے آسماں سمجھتے ہیں

مری نگاہ کا مرکز وہ ایک نقطہ ہے
(عباس مہدی افتخاری)

یا علی آپکی پہچان نہیں ہو پائی
یہ وہ مشکل ہے جو آسان نہیں ہو پائی
(آصف جلال بجنوری)

علیؑ کے نام سے منسوب ہے یہ بسملہ
اسلئے تو یہ برکت میں سب سے آگے
(فیضان منگلوری)

وہ محبت تھی کہ اس نے چاک سینہ کر لیا
خانۂ کعبہ میں استقبال یوں حیدرؑ کا ہے
(ابراہیم خلیل)

سنا جب آپ کی سخاوت کا واقعہ ہم نے
بڑھا لیا ہے ضرورت کا دائرہ ہم نے
(عرش صاحب واسطی)

علی علیہ السلام کی ولادت کے منکر پہ لعنت
سلامت رہیں یا علی علیہ السلام کہنے والے
(عظیم مصطفی)

اسی پر اپنی بصیرت تمام کروںگا
(سید فراز واسطی)

دیوار جوڑ جوڑ کے ہو تھک گیا مگر
کعبے سے اک لکیر پرانی نہیں گئی
(گوہر سلطانپوری)

کعبے سے نکلیں اُدھر بنت اسد
دیکھنے بھائی کو پیغمبر چل کے
(قاری ندیم انجمن)

علی کا قصیدہ سنانے لگے ہیں
نصیب اپنا ہم بھی بنانے لگے ہیں
(عارف سلطانپوری)

تیرے سامنے جو کھولے لب
...
(عامر فیض آبادی)

چھوڑ کے پرچم بھاگے تھے جو خیبر میں
کیسے علم ان سب سے اٹھایا جائیگا
(نکی حلوری)

بارگاہ ثانی زہرا میں جشن مولود کعبہ

حضرت علی علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے موقع پر پرانا توپ خانہ بالا گنج میں جشن مولود کعبہ بڑی شان وشوکت سے منایا گیا۔ اس محفل کی نظامت سید محمد علی نقوی "آرزو سیپاری" نے کیا۔ مولانا شمر حیدر زیدی نے تقریر کے فرائض انجام دیے۔ زین العابدین عون نے تلاوت حدیث سے محفل کا آغاز کیا۔ محفل میں کلام پیش کرنے والوں میں اسد جعفری، آصف کسنوی، جناب منتظر، ظفر، یونس، ابو رضا، سجاد باقر، قارب گونڈوی، سرفراز کاظم، گلریز امتیاز، یاسر، سعید، عون صاحب قابل ذکر ہیں۔ بچوں میں کاوش نقوی، اہل امتیاز، کیف حسین، جعفر اور عادل کے نام قابل ذکر ہیں۔ محفل کے آخر میں مولانا شمر حیدر زیدی نے تقریر کی۔

اللہ کے رسولؐ کی سنتوں کو ترک کرنے والا مومن کامل نہیں ہوسکتا: مولانا راحت چشتی

خدمت عوام سوسائٹی کے تحت نعتیہ مشاعرہ منعقد

لکھنؤ۔ حاجی اعجاز چاندی والے (مالک ضحیٰ جویلرس) کی سرپرستی اور حافظ راحت چشتی کی صدارت میں ایک نعتیہ مشاعرہ مدرسہ حبیبیہ کھدرا سیتاپور روڈ پر منعقد ہوا نظامت کے فرائض طارق سخا لکھنوی نے انجام دیئے۔ کنوینر معید رہبر لکھنوی نے شعراء کا استقبال کیا۔ قاری سیف اللہ کی تلاوت کلام ربانی سے شروع ہونے والے اس پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر حافظ محمد فیصل نے شرکت کی۔ صدر مشاعرہ مولانا راحت چشتی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اللہ کے رسول کی سنتوں کو ترک کرنے والا کامل مومن نہیں ہوسکتا ہمیں رسول اللہ کے نقش قدم پر چل کر زندگی گزارنے کی ضرورت ہے۔ سرپرست مشاعرہ حاجی اعجاز چاندی والے نے مدرسہ کے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ منزل تک پہنچنے کے لئے کڑی محنت کی ضرورت ہوتی ہے اور جو محنت سے پیچھے نہیں ہٹتے وہ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس موقع پر ضحیٰ جویلرس کی جانب سے صدر مشاعرہ مولانا راحت چشتی اور مہمان خصوصی حافظ محمد فیصل، وجمیل صدیقی صاحبان کو شال پیش کی گئی اور شعراء ومعزز حضرات کو چاندی کے قلم پیش کئے گئے۔ پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں۔

عظمت کا جو حامل ہے وہ انسان الگ ہے
اس کے لئے قرآن کا فرمان الگ ہے
معید رہبر لکھنوی

ادب لا ترفعو اصواتکم سے ہے عیاں ان کا
صدا اونچی نہ رکھو سید الابرار کے آگے
طارق سخا لکھنوی

انداز سخن کوئی بھی اچھا نہیں لگتا
جب سے ہمیں قرآن سنایا ہے نبی نے
خلیل اختر لکھنوی

تیرگی کفر کی دنیا سے مٹانے کے لئے
روشنی بن کے نبی آئے زمانے کے لئے
جلال لکھنوی

جس کو ملی تعلیم دینی کمسنی میں
وہ رہ نہیں سکتی کبھی بے پردگی میں
محشر گونڈوی

ان کے علاوہ مدرسے کے طالب علم اطہر علی نے بھی کلام پیش کیا۔ شرکاء میں تحسیر احمد، عبداللہ حبیب، سید محمد اظہر، بھیو سمیت مدرسے کے بچوں نے بھی شرکت کی آخر میں میزبان حافظ محمد فیصل نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا مولانا جمیل صدیقی کی دعا پر اختتام ہوا۔

اسمگلنگ کا کھیل: مچھلیوں میں چھپا کر آتا ہے سونا، رقم ادائیگی حوالہ سے

گورکھپور 27 جنوری (پی این ایس) شہر میں حوالہ کا غیر قانونی کاروبار عروج پر ہے۔ مچھلی منڈی اور صرافہ تاجر کروڑوں روپے حوالہ میں خرچ کر رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق کچھ تاجر مچھلی کی تجارت کی آڑ میں سونا اسمگل کر رہے ہیں جبکہ صرافہ بزنس مین حوالہ کے ذریعے کالے دھن کی لانڈرنگ میں مصروف ہیں۔ حال ہی میں ہندی بازار میں ایک تاجر اپنی 12 لاکھ روپے کی کمائی خرچ کرنے کی تیاری کر رہا تھا لیکن اسے لے جانے والے نوجوان سے رقم لوٹ لی گئی۔ اس معاملے میں حوالہ کنکشن سامنے آیا تھا۔ تقریباً تین سال قبل راج گھاٹ پولیس نے ایک نوجوان کو گرفتار کیا تھا جو نیپال سے ہندوستان کو حوالہ کے ذریعے رقم بھیجنے کا کاروبار کر رہا تھا۔

سنبھل: بنارس جا رہا نوجوان ٹرین سے گرا

19 گھنٹے تک زخمی پٹری کے کنارے پڑا رہا

سنبھل 27 جنوری (پی این ایس) سنبھل کا رہنے والا ایک نوجوان بنارس جا رہا تھا، وہ بدایوں ضلع کے کریگی اسٹیشن کے جنگل میں سدبھاونا ایکسپریس کی کھڑکی سے نیچے گر گیا۔ وہ 19 گھنٹے تک ٹریک کے کنارے زخمی میدان میں پڑا رہا۔ چرواہوں کی اطلاع پر جی آر پی نے اسے چندوسی سی ایچ سی میں داخل کرایا۔ وارانسی ضلع کے بستی گاؤں کا رہنے والا راجو (33) مزدوری کرتا ہے۔ 23 جنوری کو نوجوان اپنے چچازاد بھائی ویرے کے ساتھ چندوسی کے کھرجا گیٹ میں اپنی موسی کی بہن کے گھر آیا تھا۔ جمعرات کی شام راجو اپنے کزن کے ساتھ سدبھاونا ایکسپریس سے وارانسی واپس جا رہا تھا۔ راستے میں بدایوں ضلع کے کریگی اسٹیشن کے قریب ٹرین کے دروازے پر کھڑا راجو رات تقریباً 9.30 بجے نیچے گر گیا۔

اودھ نامہ

سارے جہاں سے اچھا۔۔۔

آج سے 75 برس پہلے جب ہمارے بزرگوں نے آئین کے نفاذ کی تاریخ 26 جنوری متعین کی تھی تو ان کے ذہن میں کہیں نہ کہیں جنگِ آزادی کی تاریخ بھی رہی ہوگی، اسی لئے نومبر 1949 میں ہی مکمل ہو چکے آئین کے نفاذ کی تاریخ 26 جنوری 1950 متعین کی گئی، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ 26 جنوری 1930 میں پہلی بار ترنگا لہرایا گیا تھا اور مکمل آزادی کا مطالبہ بھی کیا گیا تھا۔ اس لئے اس تاریخ کو یادگار بنانے کے لئے ہی ہمارے آئین کا نفاذ 26 جنوری 1950 کو ہوا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے غلامی سے نجات پانے کے بعد زندگی کے مختلف شعبوں میں ترقیاتی منازل طے کئے ہیں لیکن ایک تلخ سچائی یہ بھی ہے کہ آئین کے تمام تقاضوں کو 75 برس میں بھی ہم پورا کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

ہمارا ملک مذہبی، لسانی، ثقافتی، تہذیبی ہر اعتبار سے کثرت میں وحدت کا پیغام دیتا ہے۔ اس لئے ہمارا آئین تمام تر تعصبات سے اوپر اٹھ کر ہر ایک شہری کے مفاد میں کام کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ ہمارے وزراء اور ممبران اسمبلی و پارلیامنٹ اپنی رکنیت کی بحالی اور عہدہ پر فائز ہونے سے پہلے یہ حلف لیتے ہیں کہ ہم بھارت کے شہری اپنی جمہوریت میں مکمل یقین رکھتے ہیں اور اپنے ملک کے آئینی تقاضوں کو پورا کریں گے۔ آزادانہ اور غیر متعصبانہ عمل کے ذریعہ ہر شہری کے ساتھ منصفانہ رویہ اپنائیں گے۔ مذہب، ذات، جماعت اور زبان کسی طرح کے تحفظات سے پاک رہیں گے لیکن عملی صورت کیا ہے۔ وہ سب کے سامنے ہے۔ انسانی حقوق کی پامالی کا گراف دن بہ دن بڑھتا جارہا ہے۔ عالمی اقتصادی ریکارڈ یہ بتاتا ہے کہ ملک کی آدھی ملکیت صرف بارہ صنعتی گھرانوں کے پاس ہے۔ ایک شخص ایسا ہے جس کی آمدنی میں روزانہ دو ہزار فی صد کا اضافہ ہورہا ہے تو دوسری طرف ملک کی 35 فی صد آبادی کی روزانہ آمدنی دنوں دن کم ہورہی ہے۔ آئین ہر شہری کو یہ آزادی بخشتا ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق پوشاک اور اپنی روز مرہ زندگی میں خورد ونوش اختیار کرے۔ اپنی تہذیب وتمدن کے تحفظ کے لئے آزاد ہوگا۔ ملک میں اظہار خیال کی آزادی کا عالم یہ ہے کہ چند برس قبل انگریزی کی عالمی شہرت یافتہ ادیبہ نین تارا سہگل کو ایک گروپ نے مہاراشٹر کے ساہتیہ سمیلن میں اس لئے شامل نہیں ہونے دیا کہ وہ ملک کے موجودہ حالات پر تبصرہ کرنے والی تھیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے ترقیاتی منازل طے کئے ہیں، خلاء میں ہماری آواز "سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا" گونجی ہے تو سمندر کی تہوں تک ہم نے اپنے "وکرانت" اتارے ہیں۔ چاند پر اتر کر ہم اپنے ملک کے یقیں محکم اور عمل پیہم کا پرچم لہرایا ہے اور سورج پر کمند ڈالنے والے ہیں۔ لیکن ایک ٹھوس سچائی یہ بھی ہے کہ انسانی زندگی کی سہولیات فراہم کرنے میں ہم اب بھی دنیا کے پسماندہ ملکوں کی قطار میں کھڑے ہیں۔

واضح ہو کہ ہمارا ملک دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے اور کسی بھی جمہوری ملک کا آئین اس ملک کی اگر روح ہے تو اس کے ہر ایک شہری کے دل کی دھڑکن بھی آئین ہے۔ اگر ہم سب صدق دل سے اس حقیقت کا اعتراف کرلیں تو شاید دنیا کی اس سب سے بڑی جمہوریت سے کسی کو شکایت نہیں ہوگی۔ 26 جنوری 1950 کو نئے جمہوری قوانین کے نفاذ کی خوشی میں پہلا یوم جمہوریہ منایا گیا اور پھر اسی طرح ہر سال 26 جنوری کو جشن جمہوریت "یوم جمہوریہ" کے نام سے منایا جانے لگا اور یہ تاریخ ہمارے ملک کی یادگار بن گئی کہ جس طرح 15 اگست کو شہداء وطن کی قربانیوں کو یاد کر کے انہیں مبارکباد پیش کی جاتی ہے اسی طرح 26 جنوری کو سیکولر جمہوری نظام کے بانیوں کو خراج عقیدت ومحبت پیش کی جاتی ہے۔

جمہوری قانون کے اعتبار سے اس ملک کے قانون کا مطالعہ کیا جائے تو ہمارے ملک کا قانون بہت مرتب اور متنوع ہے اور اس میں ہر طبقہ کا بھرپور خیال رکھا گیا ہے اور کسی طرح کی تفریق سے اسے پاک رکھا گیا ہے۔ اگر سب کے سب یہاں کے قانون کی مکمل طور پر پاسداری اور رعایت کرنے لگیں تو یہ ملک حقیقی معنی میں بے مثال جمہوری ملک بن جائے گا اور پھر کسی کو کسی سے شکایت نہیں رہ جائے گی۔ مسلسل 90 برسوں تک ایک طویل جدوجہد اور کوشش کے بعد اور لاکھوں ہندوؤں اور مسلمانوں کی جانیں جانے کے بعد اور لاکھوں کو قید و بند کی زندگی گزارنے کے بعد ہم کو آزادی نصیب ہوئی۔ جس میں سرخیل کے طور پر مہاتما گاندھی، مولانا محمد علی جوہر، رام پرشاد بسمل، جواہر لال نہرو، مولانا ابوالکلام آزاد، سردار ولبھ بھائی پٹیل، سروجنی نائیڈو، خان عبد الغفار، مولانا محمود الحسن سہارنپوری، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی، حسرت موہانی، شوکت علی، سوبھاش چندر بوس اور بہت سے لوگ آگے تھے۔ ہمارے ملک کی روشن تاریخ رہی ہے کہ اس میں کئی مذاہب ہونے کے باوجود یہ ملک گنگا جمنی تہذیب کی مثال پیش کرتا رہا ہے اور یہی اس ملک کی علامت وشناخت ہے۔ ہم تمام ہندوستانیوں کی ذمہ داری ہے کہ ہم اس جمہوری ملک کے نام کو پوری دنیا میں روشن کریں اور یہاں کے جمہوری دستور وقانون کو عملی طور پر اپنی طرز زندگی میں شامل کریں اور سب مل کر امن وشانتی اور محبت کے ساتھ رہیں اور ہر جگہ انسانیت اور شرافت کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور اس تاریخی دن کو پورے جوش وخروش اور محبت وعقیدت سے منائیں۔

ایودھیا کے بعد گیان واپی مسجد پر یلغار

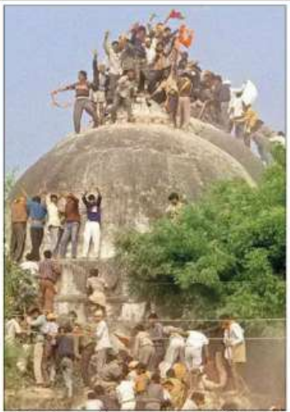

معصوم مرادآبادی

ایودھیا میں بابری مسجد کے مقام پر عظیم الشان رام مندر تعمیر کرنے کے بعد فسطائی طاقتوں کا اگلا نشانہ بنارس کی گیان واپی مسجد ہے۔ سترہویں صدی کی تعمیر شدہ اس مسجد کے نیچے بھی "ایک بڑے مندر" کے آثار تلاش کرلیے گئے ہیں۔ محکمہ آثار قدیمہ (اے ایس آئی) نے تین ماہ کے سروے کے بعد جو رپورٹ عدالت کو سونپی تھی، اسے طشت ازبام کردیا گیا ہے۔ فریق مخالف کا دعویٰ ہے کہ مسجد میں مندر کے 32 شواہد ملے ہیں۔ اے ایس آئی نے 839 صفحات کی اپنی سروے رپورٹ میں کہا ہے کہ "گیان واپی احاطے میں موجود مسجد سے پہلے وہاں ایک ہندو مندر تھا، جسے سترہویں صدی میں توڑنے کے بعد اس کے ستون اور دیگر اشیاء کا استعمال مسجد کی تعمیر میں کیا گیا۔" گیان واپی مسجد کا سروے اور اس کی رپورٹ کو عام کرنے کا حکم اسی عدالت نے دیا جس نے مسجد کے حوض میں موجود فوارے کو 'شیولنگ' قرار دینے کی کوشش کی تھی۔ اس نام نہاد 'شیولنگ' کا سروے ابھی آثار قدیمہ کی عینک سے نہیں ہوا ہے، لیکن سلسلہ واقعات یہی ثابت کرتے ہیں کہ سب کچھ اپنے وقت پر منصوبہ بند حکمت عملی کے تحت ہوگا۔ اے ایس آئی رپورٹ کو ہندو اپنے حق میں اہم ثبوت سمجھ رہے ہیں۔ اس رپورٹ کے منظر عام پر آنے کے بعد مرکزی وزیر گری راج سنگھ نے مسلمانوں سے کہا ہے کہ "وہ گیان واپی مسجد ہندوؤں کے حوالے کردیں۔" انھوں نے یہ بھی کہا کہ "اگر کوئی بابر یا اورنگ زیب بننے کی کوشش کرے گا تو ہندو نوجوان مہارانا پرتاپ بن جائیں گے۔" اس دوران گیان واپی مسجد کمیٹی نے اے ایس آئی رپورٹ کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ "یہ محض ایک رپورٹ ہے، کوئی عدالتی فیصلہ نہیں۔" کمیٹی نے کہا کہ "جب سپریم کورٹ عبادت گاہوں سے متعلق قانون مجریہ 1991 کے تحت معاملے کی سماعت کرے گا تو وہ اپنا موقف پیش کریں گے۔"

گیان واپی مسجد کے خلاف اے ایس آئی کی رپورٹ ایودھیا میں رام مندر کی پران پرتشٹھا کے دو روز بعد سامنے آئی ہے۔ اس وقت ہندو بریگیڈ میں جوش وخروش کی جو کیفیت ہے اسے پوری طرح الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی نے 22 جنوری کو ہندوتوادیوں میں جو آگ بھری ہے، اس کا اثر دیر تک اور دور تک محسوس ہوگا۔ انھوں نے صرف مندر کا افتتاح ہی نہیں کیا بلکہ اپنی تقریر میں آئندہ ہزار سال کی منصوبہ بندی کا خاکہ بھی پیش کردیا ہے۔ مرکزی کابینہ نے اس معاملے میں وزیراعظم کی جو قصیدہ خوانی کی ہے اس کا لب لباب یہ ہے کہ "1947 میں ملک کو محض جسمانی طور پر آزادی ملی تھی، لیکن اس میں اب روح پھونکنے کا کام وزیراعظم نریندر مودی نے کیا ہے۔ 22 جنوری کے سلسلہ واقعات پر سرسری نگاہ ڈالنے سے ہی اندازہ ہوجاتا ہے کہ ایک سیکولر جمہوری ملک کو پوری طرح زعفرانی لباس پہنادیا گیا ہے۔ وہ حکومت جو بلاتفریق مذہب وملت سب کے ساتھ انصاف کرنے کا حلف اٹھا کر اقتدار میں آئی تھی، مکمل طور پر ہندو راشٹر کے سانچے میں ڈھل چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت کی پوری مشنری ہندوتو کے ایجنڈے پر گامزن ہے۔ سیکولرازم اور فاشزم کے درمیان حائل باریک سی چلمن کو بھی تار تار کردیا گیا ہے۔

90 کی دہائی میں جب رام جنم بھومی مکتی آندولن شروع ہوا تھا تو اسے ایک مذہبی تحریک کا نام دیا گیا تھا، لیکن اس کے سیاسی مقاصد کسی سے پوشیدہ نہیں تھے۔ بعد کے دنوں میں یہ ثابت بھی ہوا کہ سنگھ پریوار نے ایودھیا کی تحریک بی جے پی کو اقتدار میں لانے کے مقصد سے شروع کی تھی، جس میں اسے سو فیصد کامیابی ملی۔ لیکن اب جبکہ بی جے پی پوری طرح مرکز کے اقتدار پر قابض ہے اور ملک کے بیشتر صوبوں میں بھی اسی کی حکومت ہے تو آخر وہ کون سا مقصد ہے جس کے تحت مسلم حکمرانوں کی تعمیر کردہ مسجدوں کو مندروں میں بدلنے کی خطرناک اور شرانگیز مہم چلائی جارہی ہے۔ ظاہر ہے اس کا ایک ہی مقصد ہے کہ ہندوؤں کے اندر فخر کا احساس پیدا کر کے انھیں ایک فاتح قوم کے طور پر جینے کا حق فراہم کیا جائے اور مسلمانوں کو یہ احساس دلایا جائے کہ وہ اس ملک کے اصل شہری نہیں ہیں بلکہ ان حملہ آوروں کے پسماندگان ہیں، جنھوں نے اس ملک پر 'آکرمن' کیا اور مندروں کو توڑ کر مسجدیں بنائیں۔ یہی وجہ ہے کہ یکے بعد دیگرے مسلم دور حکومت کی مسجدوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے اور ہر مسجد کے نیچے مندر کے باقیات ڈھونڈے جارہے ہیں۔ اس مقصد کے تحت بابری مسجد کے بعد کاشی اور متھرا کی مسجدوں کو ہی نشانے پر نہیں لیا گیا ہے بلکہ اس فہرست میں ہر روز ایک نئی مسجد کا اضافہ ہورہا ہے۔

تشویش ناک بات یہ ہے کہ یہ خطرناک مہم عدالتوں کے کاندھوں پر رکھ کر چلائی جارہی ہے اور عدالتیں دانستہ یا نادانستہ طور پر اس میں معاون بنتی جارہی ہیں۔ مستقبل میں بابری مسجد تنازعہ جیسے تباہ کن تنازعات کو روکنے کے لیے 1991 میں عبادت گاہوں کے تحفظ سے متعلق جو قانون منظور کیا گیا تھا، وہ خود بخود بے عمل ہوتا ہوا نظر آرہا ہے۔ حالانکہ سپریم کورٹ نے اس قانون کو کالعدم قرار دینے کی عرضیوں پر ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں سنایا ہے، لیکن جس تیزی کے ساتھ مسجدوں پر عدالتوں میں دعوے دائر کئے جارہے ہیں، اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں اس قسم کا کوئی قانون ہی موجود نہیں ہے۔ خود بنارس کے ضلع جج نے گیان واپی مسجد کے احاطہ میں پوجا کی اجازت طلب کرنے سے متعلق عرضی کو سماعت کے لیے قبول کرتے ہوئے کہا تھا کہ مذکورہ قانون اس کی راہ میں حائل نہیں ہے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ سپریم کورٹ نے بابری مسجد کی اراضی ہندو فریق کو سونپنے کا فیصلہ سناتے وقت واضح طور پر کہا تھا کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ بابری مسجد مندر توڑ کر بنائی گئی تھی۔ گیان واپی مسجد کی سروے رپورٹ میں جس طرح مسجد کے نیچے ایک بڑے مندر کے باقیات ملنے کا دعویٰ کیا گیا ہے، اسی طرح کا دعویٰ بابری مسجد کے نیچے کھدائی کے دوران بھی کیا گیا تھا، لیکن عدالت نے اس دعوے کو مسترد کردیا۔ گیان واپی مسجد کی سروے رپورٹ پر آل انڈیا مسلم مجلس اتحاد المسلمین کے صدر اور ممبر پارلیمنٹ بیرسٹر اسدالدین اویسی کا کہنا ہے "اے ایس آئی کے نتائج آثار قدیمہ کے پیشہ ور ماہرین یا تاریخ دانوں کے کسی بھی گروپ کے سامنے اکیڈمک جانچ میں ٹھہر نہیں پائیں گے۔ یہ رپورٹ اندازوں پر مبنی ہے اور سائنسی جانچ کا مذاق اڑاتی ہے۔ جیسا کہ ایک عظیم دانشور نے ایک بار کہا تھا کہ اے ایس آئی ہندوتو کی داسی ہے۔"

گیان واپی مسجد ایک تاریخی عبادت گاہ ہے، جو 1669 میں تعمیر ہوئی تھی۔ تب سے وہاں مسلسل نماز ادا کی جارہی ہے۔ 1937 کے دین محمد بنام حکومت ہند مقدمہ میں بھی گیان واپی کو مسجد تسلیم کرتے ہوئے اس میں نماز کا حق مسلمانوں کو دیا گیا ہے۔ 1944 میں گیان واپی مسجد کو وقف بورڈ میں درج کراتے ہوئے صوبائی سرکار نے گزٹ جاری کیا تھا۔ کاشی وشوناتھ مندر کے احاطہ میں زمین کے تبادلہ میں گیان واپی کو مسجد کے طور پر ہی تسلیم کیا گیا ہے۔ گیان واپی مسجد کی ملکیت مغل حکمراں اورنگ زیب کے نام تھی اور ان ہی کی طرف سے دی گئی زمین پر یہ مسجد تعمیر ہوئی تھی۔ المیہ یہ ہے کہ فرقہ پرست طاقتیں اورنگ زیب پر مندروں کو مسمار کرنے کے الزامات عائد کرتی ہیں، جبکہ ان کے بارے میں معتبر مورخین نے لکھا ہے کہ انھوں نے مندروں کو جائیدادیں عطا کیں اور انھیں عطیات فراہم کئے۔ بی این پانڈے سمیت متعدد غیر جانبدار مورخین نے اپنی کتابوں میں اس کے ثبوت پیش کئے ہیں، لیکن اس وقت ملک میں جو لہر چل رہی ہے اس میں کوئی معقول بات کہنا یا سچائی کا اظہار کرنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔

masoom.moradabadi@gmail.com

دولتمند ہندوستان کی چکاچوند

پی چدمبرم

ہمارا میڈیا آج کل ایسے شہروں کے تذکروں میں مصروف ہے جو متمول یا دولتمند ہندوستان کے شہر ہیں یا نادان ہیں۔ دولتمند ہندوستان کا جہاں تک سوال ہے اسی وقت ہندوستان دولتمند ہوتا ہے جب یہاں کے افراد کی سالانہ آمدنی 10 ہزار امریکی ڈالرس یا تقریباً 8,40,000 روپے ہو۔ ہمارے ملک میں میڈیا کے مطابق اس طرح کے لوگوں کی کمی نہیں ہے۔ میڈیا ان دعوؤں پر زور دے رہا ہے کہ سالانہ آمدنی عقل کو حیران کرنے والی CAGR بڑھ رہی ہے، سالانہ آمدنی کی کھپت میں اضافہ ہورہا ہے۔ سالانہ آمدنی میں اضافہ کا مطلب عوام کی قوت خرید میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ جب عوام کی سالانہ آمدنی میں اضافہ ہوگا تب عوام مختلف اشیاء خریدنے لگیں گے۔ سالانہ آمدنی ہندوستان کی معیشت کو سال تک (ابھی تک جس کا تعین نہیں کیا گیا کیونکہ گول پوسٹ مسلسل تبدیل ہورہی ہے) 6 کھرب ڈالرس کی معیشت بنادے گی۔ میں سالانہ آمدنی کیلئے بہت خوش ہوں۔ گولڈ مین سیاش کی رپورٹ کے مطابق سال 2026 تک سالانہ آمدنی کا حجم یا سائز 100 ملین (10 کروڑ) یا ہندوستان کی آبادی کا تقریباً 7 فیصد ہوگا۔ اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ Goldman Sachs سالانہ آمدنی کے بارے میں فکرمند کیوں ہے؟ باقی ہندوستانی عوام (93 فیصد) کیلئے فکرمند کیوں نہیں ہے کیونکہ گولڈ مین سیاش دولتمندوں کی ایک بینک ہے۔ اگر سالانہ آمدنی ایک الگ ملک ہوتا تو AI ایک اوسط آمدنی والا ملک ہوتا اور دنیا میں 15 واں سب سے بڑا ملک یہ دولتمند ہندوستانی ہیں (قابل احترام استثنیٰ کے ساتھ) جو اپنی آمدنی دولت کی بچت کرتے ہیں، خرچ کرتے ہیں، سرمایہ مشغول کرتے ہیں، اسراف کرتے ہیں، فضول خرچی کرتے ہیں اور اپنی آمدنی دولت اور ہر چیز کے لئے شور مچاتے ہیں۔ جب سالانہ آمدنی...... خریدتی ہے، استعمال کرتی ہے تو یہ ایک وہم پیدا کرتا ہے کہ تمام ہندوستانی خریدتے ہیں اور استعمال کرتے ہیں۔ سالانہ آمدنی تمام ہندوستان کیلئے متبادل بن گئی ہے۔ باقی 93 فیصد اوسط آمدنی حاصل کرتے ہیں یا کمائی کرتے ہیں اور بعض مطمئن زندگی گذارتے ہیں جبکہ اکثریت دونوں کاموں کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

بالائی نصف اور زیریں نصف: آیئے آمدنی کی نشاندہی کرنے والے تین روایتی نمبروں کو واضح کریں۔ جہاں تک دولتمند ہندوستان کا سوال ہے اس میں فی فرد کی سالانہ آمدنی 8,40,000، جبکہ اوسط سالانہ آمدنی 3,87,000 ہے اسی طرح فی کس اوسط این این آئی 1,70,000 ہے۔ اگر حقیقت میں دیکھا جائے تو اس طرح کی سالانہ آمدنی رکھنے والوں کی قلیل تعداد ہے جبکہ فی کس اوسط این این آئی (Net National Income) بے معنی ہے کیونکہ سالانہ آمدنی اوسط کو اوپر کی طرف کھینچتی ہے جبکہ زیادہ متعلقہ اعداد وشمار اوسط یا درمیانی آمدنی ہے۔ آپ کو بتادیں کہ ہندوستانی آبادی کے نصف حصہ (71 کروڑ) کی سالانہ آمدنی 3,87,000 روپے ہے یا اس سے کم ہے یا پھر ماہانہ 32 ہزار یا اس سے بھی کم ہے۔ اگر آپ معیشت کی سیڑھی کی نچلی جانب جائیں گے تو آمدنی کم ہوگی۔ ایسے میں یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آبادی کی نچلی سطح کے 10 فیصد یا 20 فیصد حصہ کی ماہانہ فی کس اوسط آمدنی 6000 روپے ہوگی جبکہ آبادی کی نچلی سطح 11-20 فیصد کی فی کس اوسط ماہانہ آمدنی 12000 ہوگی۔ آبادی کے یہ حصہ جس حالت میں رہ رہے ہیں اس بارے میں ہمیں فکرمند ہونا چاہئے۔ وہ جس قسم کی غذا کھاتے ہیں نگہداشت صحت کی جن سہولتوں سے استفادہ کرتے ہیں اس پر بھی ہمیں فکرمند ہونا چاہئے۔ UNDPS کے ہمہ جہتی غربت عشاریہ کے مطابق ہندوستانی آبادی میں سے 22.8 کروڑ لوگ یا تقریباً 10 فیصد خط غربت سے نیچے زندگی گذار رہے ہیں (نیتی آیوگ میں یہ 11.28 فیصد یا 16.8 کروڑ ہے)۔

یہاں ایک بات ضرور ہے کہ ہندوستان میں 7 کروڑ افراد کے بارے میں دعویٰ کیا جارہا ہے کہ یہ لوگ ہندوستان کے دولتمند لوگ ہوں گے، اس کا جشن منانے کے ساتھ ساتھ ہمیں ان لوگوں کی تکالیف محسوس کرنا چاہئے جو غربت کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں اور غریبوں کی نشاندہی یا شناخت بھی کوئی مشکل نہیں۔

> 15.4 کروڑ سرگرم اور MGNREGS کے تحت درج کردہ مزدور یا محنت کش جن سے سال میں 100 دن کام دینے کا وعدہ کیا گیا تھا انھیں بڑی افسوس کی بات ہے کہ گزشتہ 5 برسوں میں سالانہ اوسط صرف 49-51 دن کام دیا گیا۔

اکثر استفادہ کنندگان جنھیں ایل پی جی کنکشن دیا گیا لیکن گیا وہ سال میں اوسط صرف 3-7 ایل پی جی سلینڈرس کے متحمل ہوسکتے ہیں۔

> 10.47 کروڑ کسانوں میں سے ایسے کسان جو 1-2 ایکڑ اراضی سے بھی کم کے مالک ہیں یا اس پر کاشت کرتے ہیں (یہ تعداد 15 نومبر 2023 تک کم ہوکر 12.8 کروڑ ہوگئی) اور جنھوں نے فی سال 6000 روپے کسان سمان حاصل کیا۔

زیادہ تر یومیہ اُجرت پر کام کرنے والے مزدور جو زرعی مزدور کی حیثیت سے مصروف ہیں۔

بے گھر و بے آسرا لوگ جو فٹ پاتھوں پر ہوتے ہیں یا پلوں کے نیچے رہتے ہیں۔

وظیفہ پیرانہ سالی حاصل کرنے والی زیادہ تر تنہا خواتین۔

زیادہ تر وہ لوگ جو صاف صفائی خاص طور پر موریوں، ڈرینج اور عوامی بیت الخلاء صاف کرتے ہیں، جانوروں کی کھال اتارتے ہیں، جوتے چپل، سینڈلس وغیرہ بناتے ہیں یا درست کرتے ہیں وغیرہ۔

واضح رہے کہ 21-50 متعدد ایسے لوگوں کی جو اوسط آمدنی سے کم کمائی کرتے ہیں۔ آمدنی کی نچلی 20 فیصد سطح سے تعلق رکھنے والوں سے کچھ بہتر ہے۔ وہ بھوکے نہیں رہتے یا بے آسرا نہیں ہوتے، ان کے سروں پر چھت ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ غیر یقینی کے بالکل کنارے پر ہیں۔ اس کے علاوہ اکثر خانگی ملازمتوں میں جاب سیکوریٹی نہیں ہوتی یا سوشل سیکوریٹی کے فوائد نہیں ہوتے۔ مثال کے طور پر 2.8 کروڑ گھریلو ملازمین نے حکومت کے e-shram پورٹل پر اپنے ناموں کا اندراج کروایا۔ یہ ایسے لوگ ہیں جو اقلِ ترین اجرتیں حاصل کرنے سے بھی قاصر ہیں۔ (حقیقی تعداد کئی گنا زیادہ ہے) سرکاری اور پبلک سیکٹر ملازمتوں کے سواء کسی اور شعبہ کے ملازمین کی حالت ٹھیک ٹھاک نہیں ہے انہیں ہر وقت ملازمتوں سے محرومی کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ 2023ء میں صرف ٹکنالوجی کمپنیوں نے اسے 260000 ملازمین کو ملازمتوں سے نکال دیا جو انتہائی قابل تھے۔ 100 اسٹارٹ اپس نے 24000 ملازمین کو رخصت کردیا۔ یہاں ایک بات کہی جاسکتی ہے کہ بی جے پی حکومت میں صرف اور صرف دولت مندوں اور صنعت کاروں کا فائدہ ہوا۔

(مضمون نگار سابق مرکزی وزیر داخلہ وفینانس)

میرا روڈ کشیدگی: کیا یہ فرقہ واریت سے زیادہ امیر-غریب کی جنگ ہے

بلڈوزر کارروائی نے بگاڑے حالات!

سجاتا آنندن

ایودھیا میں رام للا کی پران پرتشٹھا سے قبل ممبئی واقع میرا روڈ پر ہوئی لڑائی نے اب فرقہ وارانہ کشیدگی کے بعد امیر-غریب کی لڑائی کا رنگ اختیار کرلیا ہے۔ میرا روڈ پر ہوئے تصادم کے ایک دن بعد مہاراشٹر میں بلڈوزر کلچر کی بھی انٹری ہوگئی اور میرا روڈ پر کئی دکانوں کو یہ کہہ کر منہدم کردیا گیا کہ یہ تجاوزات (ناجائز قبضہ) تھے اور بغیر اجازت کے بنائے گئے تھے۔ لیکن تھانے ضلع کے دیگر علاقوں میں بھی بلڈوزر کی گڑگڑاہٹ سنائی دے رہی ہے جہاں کئی ہندو دکانداروں کی دکانیں بھی بلڈوزر کی زد میں آئی ہیں۔ تھانے ضلع کے مسلم اکثریتی ممبرا علاقہ سے این سی پی کے تیز طرار رکن اسمبلی جتیندر اوہاڈ بھی اس معاملے میں کود پڑے ہیں، اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ امیر وغریب کی لڑائی ہے۔ انھوں نے کہا کہ "بنگلوں اور عالیشان اپارٹمنٹس میں رہنے والے امیر لوگ ایسے تصادم کو اکساتے ہیں اور بلڈوزر چلواتے ہیں تاکہ ان کے بنگلوں کے لیے مزید زمین مل سکے۔" انھوں نے یہ بھی کہا کہ ان سب میں غریب ظلم کا شکار ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں "ہم بھگوان رام کو مریادا پرشوتم کہتے ہیں، لیکن رام بھکتوں نے بھی حدیں طاق پر رکھ کر پران پرتشٹھا کے دن علاقے میں گڑبڑی کرنے کی کوشش کی۔"

اس دوران میرا روڈ سے مل رہیں اطلاعات کی بنیاد پر بتایا جارہا ہے کہ اس علاقے کو خاص طور سے نشانے پر لیا گیا ہے، کیونکہ یہاں [illegible]

یہاں کے میئر کانگریس کے مظفر حسین تھے۔

مظفر حسین نے ایک ٹرسٹ قائم کیا تھا جو تھری-ان-ون شانتی استھل یعنی قبرستان، شمشان اور سیمٹری کا مینجمنٹ دیکھتا ہے۔ اس کے پیچھے سوچ یہ تھی کہ جو لوگ اپنی زندگی میں امن سے ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں، وہ بعد از مرگ بھی سکون سے ایک جگہ آرام کرسکتے ہیں۔ ایسے کئی مواقع آئے جب لوگوں کو دوسرے قبرستان یا سیمٹری میں جگہ نہیں ملی تو انھیں یہاں جگہ دی گئی ہے۔ میرا روڈ کے امن میں اس قدم کا بھی بڑا تعاون ہے۔ لیکن کوئی 8 سال پہلے اس پرامن اتحاد باہمی کو چیلنج ملا تھا جب جین طبقہ نے ایشو اٹھایا تھا کہ جین جشن کے دوران مسلمانوں کو گوشت کی دکانیں بند رکھنی چاہئیں۔ اس کے بعد سے ہندوتوا طاقتوں نے ہر موقع پر کچھ نہ کچھ گڑبڑی کرنے کی کوشش کی ہے۔

میرا روڈ پر ہندو، مسلم اور عیسائیوں کی تقریباً یکساں آبادی ہے اور وہ بغیر کسی دقت کے ایک ساتھ سالوں سے رہ رہے ہیں۔ اس علاقے میں جو بھی جرائم ہوتا ہے وہ گینگ وار وغیرہ سے جڑا ہوتا ہے، لیکن اب [illegible]

جنھوں نے ایسا جھنڈا نہیں لگایا تھا۔

ایسے میں جب اگلے دن میں بینہ رام بھکت علاقے میں واپس آئے تو دکانداروں نے ان کا جواب دیا، جس کے بعد حالات فرقہ وارانہ فسادات جیسے بن گئے۔ خوش قسمتی سے اس معاملے میں کسی کی جان نہیں گئی۔ پولیس نے واقعہ کو لے کر 19 لوگوں کو حراست میں لیا ہے۔ لیکن مہاراشٹر کی بھگوا حکومت نے اگلے ہی دن یہاں بلڈوزر بھیج کر اپنی منشا ظاہر کردی ہے۔ اس کارروائی میں ایسی دکانیں بھی منہدم کردی گئیں جو تقریباً دو دہائی سے علاقے میں چل رہی تھیں۔

اب اس معاملے میں اے آئی ایم آئی ایم بھی کود پڑی ہے۔ اس کے مہاراشٹر سے واحد رکن پارلیمنٹ امتیاز جلیل نے کہا ہے کہ میرا روڈ پر ہنگامہ بی جے پی کے ذریعہ مراٹھا ریزرویشن سے توجہ بھٹکانے کی کوشش ہے۔ انھوں نے اسے شندے حکومت کی سازش قرار دیا ہے۔ جلیل نے کہا کہ مراٹھا ریزرویشن تحریک کے لیڈر جرانگے ممبئی کی طرف محاذ لے کر آرہے ہیں، ایسے میں شندے حکومت انھیں ڈرانا چاہتی [illegible] امیر-غریب کی لڑائی والا رنگ اختیار کرلیا تو شندے حکومت کے لیے مزید مصیبتیں کھڑی ہوسکتی ہیں۔ ☆☆☆

مراسلہ

ہندوستان کے فرقہ وارانہ موزیک میں غلام جیلانی کی کہانی

ایودھیا میں رام مندر کے تاریخی افتتاح کی تیاریوں کے درمیان، دستکاری اور اتحاد کی ایک متاثر کن کہانی ہزاری باغ جھارکھنڈ کے دل سے نکلتی ہے۔ اس تقریب کے ارد گرد جوش وخروش اور توقعات کے درمیان غلام جیلانی کے مستعد ہاتھ تیسری نسل کے درزی نے ایک شاندار 40 فٹ لمبا اور 42 کی زینت بنے گا۔ رکھتے مجھے فخر ہیں مجھے یہ پرچم عقیدت واحترام کی علامت ہے، ایک طرف بھگوان ہنومان کی تصویریں ہیں اور دوسری طرف جو مذہبی اساطیری بھگوان ہنومان کے کندھوں پر بھگوان رام اور لکشمن ہیں۔ جیلانی کی فنکاری اور لگن کا ایک ثبوت جھنڈے بنانے میں مہارت تاریخی رام مندر کی زینت بنے گا، جس کا خواب 100 کروڑ سے زیادہ لوگ کہ میرا سلا ہوا یا جھنڈا لوگ دیکھ رہے ہیں۔ اگر مجھے موقع ملا تو میں افتتاحی تقریب میں شرکت کے لیے ایودھیا ضرور جاؤں گا۔ جیلانی نے اپنے تعاون پر خوشی اور اعزاز کے جذبات کا اظہار کیا۔ یہ ہندوستان کی ثقافت اور روایت کی بھرپور ٹیپ سٹری میں ایک پرجوش لمحہ ہے جب دستکاری مذہبی حدود کو عبور کرتی ہے۔ جیلانی، جنھوں نے سلائی اپنے والد عبدالشکور سے سیکھا، دستکاری کی وراثت کو نسل آگے بڑھا رہے ہیں۔ مہارت اور وقف اتحاد اور تعاون کے جوہر کی علامت ہے جو ہندوستان کی ہم آہنگی کی ثقافت کو بنیاد بناتی ہے۔ مزید براں، ویردستر الیا، جہاں جیلانی کام کرتے ہیں، تکثیریت کے ثبوت کے طور پر قائم کا فن گیا نسل دران کی ہے۔ 1977 میں قائم کیا؟ یہ مذہبی مواقع کے لیے سالانہ 2 لاکھ سے زیادہ جھنڈے بناتا ہے، یہاں تک کہ رام نومی اور شیوراتری جیسے تہواروں کے دوران بین الاقوامی احکامات کو پورا کرتا ہے جیسا کہ قوم 22 جنوری کی تیاری کررہی تھی، جب وزیر اعظم نریندر مودی مندر میں رام للا کی پران پرتشٹھا کے لیے موجود ہوں گے۔ جیلانی جیسی کہانیاں ہندوستان کی ہم آہنگی کے موتی کی جوہر کی مثال دیتی ہیں۔ جیلانی کا کام ہندوستان کے ثقافتی تانے بانے کی جامعیت کی بازگشت کرتا ہے۔ جیلانی جیسی کہانیاں یاد دہانی کے طور پر کام کرتی ہیں کہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی ہندوستان کی شناخت کا لازمی جزو ہے، وہ واضح کرتے ہیں کہ ہندوستان کی ہم آہنگی ثقافت محض ایک مثالی نہیں ہے بلکہ ایک متحرک [illegible]

انشاوارثی، جرنلزم اور فرانکوفون اسٹڈیز

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک پبلشر پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

پدم ایوارڈ: جنوبی قلعہ فتح کرنے اور ذات پر مبنی مساوات پر نشانہ لگانے کی کوشش، مگر منزل ہنوز دور است

تسلیم خان

انتخابی سال میں سماجی انصاف کی علامت بہار کے سابق وزیر اعلیٰ کرپوری ٹھاکر کو بھارت رتن اور پدم ایوارڈز کی فہرست میں جنوبی ہند کے غلبے کے علاوہ او بی سی، درج فہرست ذاتوں اور قبائل، مسلمان، عیسائی، بدھ مت، جین اور پارسی وغیرہ سے وابستہ شخصیات کی موجودگی نے بی جے پی کے سیاسی ارادوں کے اشارے دیے ہیں۔ یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ مغربی بنگال اور جنوبی ہندوستان اب بھی اس کے لیے دشوار ہیں۔ اگر ہم اس بار کے پدم ایوارڈز کی فہرست کو ذاتوں کی بنیاد پر دیکھیں تو اس میں 40 او بی سی، 11 درج فہرست ذات، 15 درج فہرست قبائل، 9 عیسائی، 8 مسلمان، 5 بدھ، 3 سکھ، 2 جین، 2 پارسی اور 2 دیگر مذاہب سے وابستہ شخصیات شامل ہیں۔ اگر خطے کی بنیاد پر دیکھا جائے تو جنوبی ہندوستان سب سے آگے نظر آتا ہے۔ جن 5 لوگوں کو پدم وبھوشن سے نوازا گیا ہے ان میں سے 2 کا تعلق آندھرا پردیش، 2 کا تمل ناڈو اور ایک بیدیشور پاٹھک کا تعلق بہار سے ہے، جنہیں یہ اعزاز بعد از مرگ دیا گیا ہے۔ آندھرا سے ایوارڈ حاصل کرنے والوں میں فلم اداکار چرنجیوی اور سابق نائب صدر اور بی جے پی صدر ایم وینکیا نائیڈو شامل ہیں۔ وہیں، تمل ناڈو سے فلم اداکارہ وجینتی مالا اور کلاسیکل ڈانسر پدما سبرامنیم کے نام شامل ہیں۔

پدم بھوشن ایوارڈز کی فہرست میں جہاں مہاراشٹر اور مغربی بنگال نمایاں طور پر نظر آتے ہیں، وہیں کیرالہ اور تمل ناڈو بھی نمایاں ہیں۔ ان ریاستوں کے نام بھی پدم شری ایوارڈز کی فہرست میں بار بار آتے ہیں۔ تو کیا قبول کر لیا جائے کہ بی جے پی میں مبینہ طور پر مودی ہی سب کچھ ہونے کے باوجود زعفرانی جماعت کو جنوبی قلعہ کا دروازہ کھولنا دشوار نظر آتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ بی جے پی جنوبی ہند میں کرناٹک سے آگے نہیں بڑھ سکی ہے اور اپنے اختیار میں ہر وسائل (سام، دام، ڈنڈ، بھید) استعمال کرنے کے باوجود وہ تلنگانہ میں دوسرے مقام والی پارٹی بھی نہیں بن پائی ہے۔ کیرالہ اور تمل ناڈو اب بھی ان کے لیے خواب کی طرح ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایودھیا میں رام مندر کے افتتاح سے پہلے وزیر اعظم مودی جنوبی ہندوستان کے مندروں میں پوجا کر رہے تھے اور علاقائی معروف ہستیوں کی شان میں قصیدے پڑھ رہے تھے۔

سینئر صحافی اور ستیہ ہندی ڈاٹ کام کے ایڈیٹر آشوتوش کا بھی کہنا ہے کہ آندھرا، تلنگانہ اور تمل ناڈو بی جے پی کی کمزور ترین کڑیاں ہیں۔ وہ کہتے ہیں، "وزیر اعظم مودی کا جنوب کے مندروں کا دورہ، مقامی معروف ہستیوں کو سلام کرنا وغیرہ بے وجہ نہیں تھا۔ اگرچہ اسے عقیدے کا نام دیا گیا لیکن وہ ایک تیر سے دو نشانے لگانے کی کوشش کر رہے تھے۔" آشوتوش کا مزید کہنا ہے، "تمام کوششوں کے باوجود تلنگانہ میں بی جے پی کو جو جھٹکا لگا ہے وہ اس کے لیے ایک سبق ہے اور اسی لیے پدم ایوارڈز کے ذریعے اس سے نمٹنے کی کوشش کی گئی ہے۔"

صحافی اور مفکر دلیپ منڈل اس کی مختلف جہتیں پیش کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، "بھارت رتن اور پدم ایوارڈز کا اعلان ہمیشہ انتخابی سالوں میں صرف سیاسی پیغامات اور وجوہات کی بنا پر کیا جاتا ہے۔" دلیپ منڈل کے مطابق، "اگر کوئی سیاسی پارٹی کسی خاص علاقے یا شخص کو پدم ایوارڈ دے کر 100-50 ووٹوں کا فائدہ دیکھتی ہے، تو وہ اس موقع کا ضرور فائدہ اٹھاتی ہے۔

تو کیا پدم ایوارڈز کی فہرست میں او بی سی، ایس سی-ایس ٹی کے علاوہ مسلمانوں کی موجودگی کو بی جے پی کی سوشل انجینئرنگ کی مشق سمجھا جائے، جس کا مطلب یہ ہے کہ رام مندر، ہندوتوا، مودی کی مبینہ مقبولیت اور کاغذ پر ہی کھینچ ہندوستان کے وشوگرو بننے کے دعوے انتخابات جیتنے کے لیے کافی نہیں ہیں؟ سینئر صحافی پونیا پرسن واجپائی اس سے متفق نظر نہیں آتے۔ وہ کہتے ہیں، "بی جے پی کے ساتھ ملک کو مودی کا پیغام واضح ہے کہ ان کا وجود ہی سب کچھ ہے۔ انہوں نے ایک ایسی سیاست شروع کی ہے جو روایتی سیاست سے ہٹ کر ایک ایسی بڑی لکیر کھینچ لی ہے جس کے سامنے باقی تمام سیاسی جماعتوں کی لکیریں چھوٹی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ، "دوسری پارٹیوں کی سیاسی لکیریں نہ صرف چھوٹی کر دی گئی ہیں بلکہ یہ بیانیہ بھی لگاتار قائم کیا جا رہا ہے کہ ان کی لکیریں بی جے پی کی لکیر سے بڑی نہیں ہو سکتیں۔"

آشوتوش پدم ایوارڈز میں مسلمانوں، عیسائیوں وغیرہ کی نمائندگی کو محض علامت قرار دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، "اسے علامتوں کے علاوہ کچھ نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ اگر واقعی مودی اور ان کی بی جے پی نے مسلمانوں کے تئیں اپنا ذہن بدل لیا ہے تو بی جے پی کسی مسلمان کو انتخابی ٹکٹ کیوں نہیں دیتی؟ مودی کی کابینہ میں ایک بھی مسلمان کیوں نہیں ہے؟ اتر پردیش میں بی جے پی کا کوئی ایم ایل اے مسلمان کیوں نہیں ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ اگر سب کا ساتھ۔ سب کا وکاس کے نعرے کو واقعی لاگو کرنا ہے تو بی جے پی کو زمین پر ایسا کرنا پڑے گا۔ آشوتوش سوال اٹھاتے ہیں، "زمینی سطح پر مسلمانوں کے تئیں بی جے پی کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ ممبئی میں میرا روڈ کا حالیہ واقعہ اس کا ثبوت ہے۔

> **تو کیا قبول کرلیا جائے کہ بی جے پی میں مبینہ طور پر مودی ہی سب کچھ ہونے کے باوجود زعفرانی جماعت کو جنوبی قلعہ کا دروازہ کھولنا دشوار نظر آتا**

جنوبی ہند کے علاوہ مغربی بنگال اور بہار بھی بی جے پی کے لیے مشکل رہے ہیں۔ تاہم، بی جے پی نتیش کمار کی جے ڈی یو کے ساتھ بہار میں برسر اقتدار رہی اور اسے لوک سبھا انتخابات میں بھی فائدہ ہوا۔ لیکن اس بار صورتحال مختلف نظر آ رہی ہے، خاص کر نتیش کے جانے کے بعد۔ لیکن پونیا پرسن واجپائی کا ماننا ہے، "جو بھی کہا جائے لیکن حقیقت یہ ہے کہ بی جے پی بہار اور بنگال دونوں میں دوسری سب سے بڑی پارٹی بن گئی ہے، جسے ڈیڑھ دو دہائی قبل تک ناممکن سمجھا جاتا تھا۔ ایسی صورت حال میں کرپوری ٹھاکر کو بھارت رتن دینا نہ صرف علامتی ہے بلکہ اس طبقے کو مزید تقویت بھی دیتا ہے جو بی جے پی کے پالے میں آ چکا ہے۔"

لیکن آشوتوش اس سے متفق نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں، "بی جے پی نے اپنے ایجنڈے کے حوالے سے تنازعہ برقرار رکھا ہے، جسے وہ خود توڑنا نہیں چاہتی۔ اس کے باوجود بہار اور بنگال اس کی کمزور کڑی ہی رہیں گے۔ اگرچہ پدم ایوارڈز کے حوالے سے تجزیہ اور تنازعہ کوئی پرانی بات نہیں ہے تاہم یہ سچ ہے کہ ان ایوارڈز کے اعلان کے پیچھے سیاسی، ذاتی اور دیگر باتوں کو اہمیت دی گئی ہے۔ اور خواہ کوئی بھی حکومت ہو وہ اس لالچ سے اچھوتی نہیں رہی۔ سیاست نے جس طرح معاشرے کے ہر طبقے کو متاثر کیا ہے، فن کا شعبہ بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ ہر بار کی طرح اس بار بھی فن، تعلیم، سماجی خدمات اور سیاست سے وابستہ لوگوں کو اعزاز سے نوازا جا رہا ہے، لیکن ہمیشہ کی طرح اس بار بھی پدم ایوارڈ کے پیچھے سیاسی ارادوں پر سوال اٹھنا فطری ہے۔ اس سال جن 132 لوگوں کو پدم ایوارڈ سے نوازا گیا ہے، ان میں سے کئی ایسے ہیں جن کے انتخاب میں خامی نکالنا مشکل ہوگا لیکن ذات اور علاقے کی بنیاد پر اس کا تجزیہ حکمران جماعت کے ارادوں اور اس کے مخطے کے لحاظ سے درپیش چیلنجز کو ضرور واضح کرتا ہے۔

قومی ووٹرس ڈے: ای وی ایم-وی وی پیٹ پر انتخابی کمیشن کے دعوے اور اپوزیشن پارٹیوں کے فکر انگیز سوالات!

شالنی سہائے

انتخابی کمیشن نے 25 جنوری 2024 (جمعرات) کو ملک بھر میں 14 واں قومی ووٹرس ڈے منایا۔ اس موقع پر انتخابی کمیشن نے ووٹرس سے، خصوصاً پہلی بار ووٹ دینے کے لیے اہل بنے شہریوں سے گزارش کی کہ وہ جمہوریت کے اس جشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے بھی اس موقع پر ایک نمائش میں شرکت کی، وہیں انتخابی کمیشن نے ملک بھر میں ای وی ایم اور وی وی پیٹ کا ڈیمو پیش کر ووٹرس میں بیداری پھیلائی۔ حالانکہ حال کے دنوں میں انتخابی کمیشن پر اعتماد لگاتار سوالوں کے گھیرے میں رہا ہے، کیونکہ کمیشن نہ تو الیکٹورل بانڈ کے ایشو پر، نہ ہی مثالی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی معاملے پر، اور نہ ہی بغیر نقص ووٹر لسٹ شائع کرنے کے معاملے پر کھرا اترا ہے۔ اتنا ہی نہیں، ای وی ایم-وی وی پیٹ سے متعلق اٹھائے گئے فکر انگیز سوالات کے جواب دینے میں بھی انتخابی کمیشن ناکام رہا ہے۔ اس کے علاوہ اپوزیشن پارٹیوں کے ذریعہ گزشتہ تقریباً 6 ماہ سے لگاتار اٹھائے جا رہے ایشوز پر بات کرنے کے لیے ملنے سے بھی ایک طرح سے انکار کرتا رہا ہے۔

> **انتخابی کمیشن نے جمعرات کو ایک یادگاری ڈاک ٹکٹ، ایک تشہیری ویڈیو، ایک لوگو اور ایک نئی ٹیگ لائن جاری کی ہے، لیکن ای وی ایم-وی وی پیٹ پر اٹھائے گئے سوالات کے جواب اب تک نہیں دیے ہیں۔**

حال ہی میں مرکز کی مودی حکومت کے ذریعہ انتخابی کمشنرز کی تقرری کے طریقے میں تبدیلی کے تحت صرف وزیر اعظم اور ایک مرکزی وزیر کو مضبوط کرنے سے بھی انتخابی کمیشن پر اعتبار کو نقصان پہنچا ہے۔ حالانکہ تقرری کے معاملے میں اپوزیشن کے لیڈر کو بھی شامل کیا گیا ہے، لیکن سبھی جانتے ہیں کہ ایسے معاملوں میں اپوزیشن لیڈر کی رائے پر کیا ردعمل ہوتا ہے۔ سول سوسائٹی کو لے کر بھی انتخابی کمیشن کا رویہ کافی خشک اور تکبر بھرا رہا ہے۔ الزام ہے کہ انتخابی کمیشن نے سابق آئی اے ایس اور آئی ایف ایس افسروں کے ذریعہ دی گئی عرضداشت کا نوٹس تک نہیں لیا، جس میں انتخابی عمل کو لے کر کچھ سوالات اٹھائے گئے تھے۔ کمیشن نے ان وکیلوں سے بھی ملنے سے انکار کر دیا جو سوشل میڈیا کے ساتھ ہی سڑکوں پر بھی سرگرم طور سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ انتخاب ای وی ایم کی جگہ بیلٹ پیپر سے کرائے جائیں۔

واضح رہے کہ انڈیا اتحاد میں شامل 28 سیاسی پارٹیوں نے رسمی طور پر انتخابی کمیشن سے اپیل کی تھی کہ ووٹ شماری کے دوران وی وی پیٹ پرچیوں کی بھی گنتی کرائی جائے تاکہ غیر جانبدارانہ انتخاب کو لے کر اٹھ رہے اندیشے ختم ہو سکیں۔ ای وی ایم اور وی وی پیٹ کے ناقدین، جن میں کمپیوٹر انجینئرز بھی شامل ہیں، اس بات کو اٹھا رہے ہیں کہ ہندوستان کے علاوہ صرف چند ملک ہی ای وی ایم کے ذریعہ ووٹنگ کراتے ہیں۔ ان میں برازیل، وینزویلا اور آسٹریلیا شامل ہیں۔ لیکن انتخابی کمیشن ای وی ایم اور وی وی پیٹ کا سورس کوڈ بتانے سے انکار کرتا رہا ہے، جبکہ آسٹریلیا میں ایسا انتظام ہے۔ اسی طرح بلجیم بھی ووٹرس کو ووٹنگ سلپ کو ایک ڈبے میں ڈالنے کی اجازت دیتا ہے جن کی بعد میں گنتی ہوتی ہے۔

انتخابی کمیشن نے ان رپورٹس اور عرضداشت پر بھی کوئی جواب نہیں دیا ہے جسے سپریم کورٹ کے سابق جج مدن لوکر کی قیادت والے سٹیزنس کمیشن آن الیکشن نے داخل کیا تھا۔ اس میں انتخابی عمل میں جوابدہی اور شفافیت کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ سٹیزنس کمیشن کے چینئی باشندہ ایک رکن ایم جی دیواشیم نے کہا ہے کہ "انتخاب نہ صرف غیر جانبدار ہونے چاہئیں، بلکہ غیر جانبدار نظر بھی آنے چاہئیں۔"

اس درمیان مدھیہ پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور کانگریس کے سینئر لیڈر دگوجے سنگھ نے کہا ہے کہ انتخابی کمیشن کے پاس اپنی کوئی ٹیکنیکل ٹیم نہیں ہے اور وہ پرائیویٹ فرموں کے کمپیوٹر پروفیشنلز کی خدمات لے کر ای وی ایم کا رکھ رکھاؤ مرمت کے ساتھ ہی وی وی پیٹ سسٹم اور انتخابی نشان کو پروگرام کرنے کا کام کرتا ہے۔ لیکن اس کام میں حکومت طے کرتی ہے کہ کس فرم کے سافٹ ویئر ڈیولپر اور پروگرامر کام کریں گے۔ اس سے شبہات بڑھ جاتے ہیں۔ سابق آئی اے ایس افسر افضل امان اللہ نے بھی کہا ہے کہ ایسے وقت میں جب سب سے زیادہ محفوظ مانے جانے والے بینک اکاؤنٹ، میل اور اسمارٹ فون جیسے ہائی ٹیک ہارڈ ویئر ہیک ہو سکتے ہیں تو کیا ای وی ایم اور وی وی پیٹ کو ہیک نہیں کیا جا سکتا۔ ان سبھی ایشوز پر انتخابی کمیشن کا ایک ہی ردعمل رہا ہے، جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ای وی ایم قانونی فریم ورک کے تحت کام کرتی ہے اور اس کی ویب سائٹ پر سارے سوالوں کے جواب موجود ہیں۔

28 سیاسی پارٹیوں والے انڈیا اتحاد نے 9 اگست 2023 کو انتخابی کمیشن کو عرضداشت دیا تھا جس میں ای وی ایم اور وی وی پیٹ پر سوال اٹھائے گئے تھے۔ اس کے بعد اتحاد نے مزید چار خطوط لکھے تھے، لیکن کمیشن کی طرف سے ابھی تک کوئی جواب نہیں ملا ہے۔ دگوجے سنگھ نے بدھ کے روز بھوپال میں ایک پریس کانفرنس کر ڈیمو کیا تھا جس میں بتایا گیا تھا کہ کیسے ای وی ایم اور وی وی پیٹ کو ہیک کیا جا سکتا ہے۔ انھوں نے اس کے لیے ایک ڈمی ای وی ایم اور وی وی پیٹ کا استعمال کیا جسے گجرات کے آئی آئی ٹی انجینئر راہل مہتا نے تیار کیا ہے۔ اس کے لیے 10 لوگوں کو رینڈم طریقے سے بلا کر انھیں ووٹ کرنے کے لیے کہا گیا اور اسے وی وی پیٹ سے ملان کیا گیا۔ لیکن ان میں سے 5 ووٹ کسی اور کو گئے جنھیں لوگوں نے کسی اور کو دیا تھا۔

یرغمالوں کا دباؤ: نیتن یاہو جھکنے پر مجبور

ڈاکٹر سلیم خان

اسرائیلی وزیر اعظم نے ابھی حال میں حماس کے خلاف مکمل کامیابی تک جنگ جاری رکھنے کا اعلان تو کیا مگر نیتن یاہو نے اپنی کابینہ اور یرغمالوں کے اہل خانہ کی جانب سے معاہدے کے لیے شدید دباؤ میں آ کر جنگ بندی کی تجویز پیش کر دی تاکہ یرغمالوں کے عوض سمیت اسرائیلی جیلوں میں قید فلسطینیوں کی رہائی ممکن ہو سکے۔ فریقین کے درمیان مستقل جنگ بندی کے تعلق سے معمولی اختلافات کی وجہ سے یہ منصوبہ تعطل کا شکار ہے۔ باوثوق ذرائع کے مطابق اسرائیل اور حماس کے نمائندے براہ راست بات چیت میں شریک نہیں تھے البتہ فریقین ثالثوں کے ذریعے قطر کی سربراہی میں جاری مذاکرات کے اندر امریکہ اور مصر بات چیت کر رہے تھے۔ مصری سکیورٹی ذرائع کا کہنا ہے کہ حماس کو ایک ماہ کے لیے جنگ بندی پر راضی کرنے کے لیے کام جاری ہے تاکہ مستقل جنگ بندی کی راہ ہموار ہو۔ تاہم حماس نے ضمانت طلب کی ہے کہ سمجھوتے کے دوسرے مرحلے پر بھی عمل درآمد کیا جائے گا۔ حماس کے سینئر عہدیدار سمیع ابو زہری کا کہنا تھا کہ ان کی تنظیم ہر کسی سے بات چیت کے لیے آزاد ہے اور تمام تجاویز اور اقدامات کے لیے تیار ہیں لیکن معاہدے کی بنیاد جارحیت اور غزہ کی پٹی پر قبضے کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ اسرائیل نے حماس کو تجویز دی کہ اگر وہ اپنے چھ رہنماؤں کو غزہ سے نکال دیں تو جنگ ختم کر دی جائے گی۔ ان رہنماؤں میں سات اکتوبر 2023 کے حملے کے مبینہ سربراہ یحییٰ سنوار اور محمد الضیف شامل ہیں۔ اس تجویز کو حماس نے مسترد کر دیا۔ اسرائیلی وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو کا دفتر اپنی انا کے سبب فریقین کے درمیان کسی قسم کی تجویز اور بات چیت پر خاموش ہے۔ تاہم اسرائیل کے مقامی نیوز نیٹ ورک 'این 12' نے ایک لیک ویڈیو جاری کی ہے جس میں نیتن یاہو نے کہا کہ جنوری کے شروع میں 'ہتھیار ڈالنے اور جلاوطنی' کا منظر نامہ پیش کیا گیا تھا۔ اسرائیل کے رویہ میں تبدیلی کی ایک وجہ تو غزہ کے اندر حماس کے ہاتھوں یرغمال بنائے جانے والوں کے لواحقین کے پیمانہ صبر بھی اب لبریز ہو چکا ہے وہ آئے دن سڑکوں پر اتر کر احتجاج کرتے ہوئے بینجمن نیتن یاہو کے گھر تک دھرنا دینے کے لیے پہنچ جاتے ہیں۔ دوسرا سبب ایک دن چوبیس اسرائیلی فوجیوں کی ہلاکت بھی ہے۔

امریکی نیوز ایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس کا ایک نامہ نگار جب ان مظاہرین سے سوالات کیے جو غزہ اسرائیل جنگ کے آغاز میں 100 سے زائد یرغمالیوں کو رہا کرانے کے لیے مظاہرہ کر رہے تھے تو انہوں نے بتایا کہ وہ اسرائیلی حکومت کی سست روی پیش رفت سے مایوس ہو گئے ہیں۔ اسرائیلی یرغمالیوں کے لواحقین کی نمائندگی کرنے والے ایک گروپ نے کہا کہ ہم 105 دن سے التجائیں کر رہے ہیں اور اب حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ یرغمالیوں کی رہائی کے لیے جرأت مندانہ اقدامات کیے جائیں۔ اسرائیل کی جنگی کابینہ کے ایک رکن نے اس حقیقت کو تسلیم کیا یرغمالیوں کی رہائی کو محفوظ بنانے کا واحد راستہ جنگ بندی ہے لیکن چونکہ اس سے وزیر اعظم کی انا کو ٹھیس پہنچتی ہے اور سیاسی نقصان ہوتا ہے اس لیے وہ اسے نظر انداز کرتے ہیں۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ یرغمالیوں کی رہائی کی خاطر جنگ بندی معاہدے کا داخلی دباؤ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کے باوجود اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے اپنے اڑیل رویہ پر اصرار کرتے ہوئے میڈیا کی ان قیاس آرائیوں کی تردید کر دی ہے جن میں کہا گیا تھا کہ غزہ میں جنگ بندی کا ایک نئے معاہدے کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ اس طرح کے بیانات سے اسرائیلی جنگی قیدیوں کے اہل خانہ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور انہوں نے اسرائیلی کنیسٹ (ایوان پارلیمان) پر دھاوا بول کر اپنی حکومت کو نہایت واضح اور سخت پیغام دے دیا۔ ان مظاہرین کا کہنا تھا کہ وہ غزہ میں حماس کے ہاں قید کیے گئے اپنے پیاروں کی رہائی تک حکومت پر دباؤ برقرار رکھیں گے اور اسے کوسکون کا سانس نہیں لینے دیں گے۔ غزہ میں حماس کے زیر حراست افراد کے درجنوں اہل خانہ نے اس وقت دھاوا بولا جب اسرائیلی پارلیمنٹ میں فنانس کمیٹی کے اجلاس جاری تھا۔ وہ حملہ آور نعرے لگا رہے تھے کہ "ہمارے پیارے وہاں مر رہے ہیں تم یہاں نہیں بیٹھو گے" اس کے صاف معنیٰ ہیں کہ وہ انہیں بیٹھنے نہیں دیں گے۔

یرغمالیوں کے اہل خانہ کا احتجاج وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کی حکومت پر ان کے لواحقین کی رہائی کے لیے حماس کے ساتھ معاہدہ کرنے کی خاطر دباؤ ڈالنے کی مہم کا ایک حصہ تھا۔ قیدیوں کے رشتہ دار بار بار اپنے احتجاجی مظاہروں کو منظم کر کے حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ ان کے گھر والوں کی رہائی کے لیے مزید کوششیں کی جائیں۔ ان لوگوں نے نیتن یاہو کی رہائش گاہ کے سامنے جمع ہو کر خیمے گاڑ دیے اور ان سے اپنے پیاروں کی رہائی کو یقینی بنانے کے لیے فوری معاہدہ کرنے کا مطالبہ کرتے رہے مگر مغرور حکمراں کے کان پر جوں نہیں رینگی۔ وہاں سے مایوس ہو کر سینکڑوں افراد تل ابیب میں واقع جنرل اسٹاف ہیڈ کوارٹر کے سامنے پہنچ گئے اور اپنا احتجاج درج کرایا لیکن نیتن یاہو کی رعونت کے آگے اس کے ہاتھ بھی بندھے ہوئے ہیں اس لیے کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ عوام کے اندر پھیلنے والی اس بے چینی کا فائدہ اٹھا کر نیتن یاہو کی جگہ کسی اور کو وزیر اعظم بنا دینا اب امریکہ کے لیے بہت سہل ہو گیا ہے۔ وہ وقت دور نہیں جب اسرائیلی کابینہ نیتن یاہو سمیت ان کی مجرمانہ حرکتوں پر قدغن لگانے پر مجبور ہو جائے گی۔

ایک طرف مظاہرین وزیر اعظم کے گھر کے باہر احتجاج کر رہے ہیں دوسری جانب اسرائیلی فوج کے سابق سربراہ گادی آئزنکوٹ نے اسرائیل کی موجودہ حکمت عملی پر تنقید کر کے آگ میں گھی ڈالنے کا کام کر دیا ہے۔ عوام، فوج اور امریکہ کے تین طرفہ دباؤ میں اسرائیل کی قیادت کو متعدد متضاد مشکلات کا سامنا ہے۔ ایسے میں عسکری سرگرمیوں کے اندر اضافے کے سبب حماس کے ہاتھوں یرغمالیوں کی زندگی کے خطرات میں اضافہ کا اندیشہ ہے۔ نیتن یاہو کا منشا یہ ہے کہ وہ حماس کے خلاف مکمل کامیابی کے لیے بھرپور کوشش کرنے کے عزم کا اظہار تو دہراتے رہتے ہیں لیکن یہ نہیں بتاتے کہ ان کا لائحہ عمل کیا ہے۔ اب حالت یہ ہو گئی ہے کہ آپسی اختلاف کی پردہ داری کے لیے نیتن یاہو اسرائیلی کابینہ کے بحث و مباحثے کو روکنے پر مجبور ہو گئے ہیں لیکن یہ تو کسی مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ ارکان پارلیمان کو خاموش کرنا تو کسی قدر آسان ہے مگر عوام پر یہ حربہ کام نہیں آتا۔ پہلے جو لوگ سڑکوں پر اتر کر یرغمالیوں کو چھڑانے کی بات کر رہے تھے اب وہ مظاہرین حکومت کے خلاف یک زبان ہو کر دارالحکومت تل ابیب میں وزیر اعظم کے فوری استعفیٰ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ تازہ ترین احتجاج میں مظاہرین نے غزہ جنگ کے لیے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کو ذمہ دار قرار دے کر شیطان کا چہرہ بتایا۔ اسرائیلی حکومت کے خلاف نعرے لگانے والے یہ مظاہرین ملک میں فوری طور پر نئے انتخابات کے مطالبہ کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق اس صورتحال کو بدلنے کی طاقت ان کے پاس ہے اس لیے موجودہ حکومت کو اب واپس گھر جانا پڑے گا۔ یہ ضرورت اس لیے بھی لازمی ہو گئی ہے کیونکہ حماس کے قبضے سے یرغمالیوں کو آزاد کروانے پر اسرائیلی کابینہ میں جو اختلافات پہلے زبانی جمع خرچ تک محدود تھے وہ اب ہاتھا پائی تک پہنچ گئے ہیں۔ اسرائیلی نیوز ویب سائٹ کے مطابق اسرائیلی وزیر دفاع یوآو گیلنٹ کے حامیوں نے وزیر اعظم نیتن یاہو کے آفس پر دھاوا بول دیا۔ اس دوران امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے 3 اسرائیلی کمانڈروں نے اعتراف کیا کہ بیک وقت حماس کو شکست دے کر یرغمالیوں زندہ بچانا ممکن نہیں ہے، یرغمالیوں کی تیز ترین واپسی کا راستہ سفارتی طریقہ کار ہے۔ اس مشورے کو وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو جتنی جلدی قبول کر لیں اس میں ان کی بھلائی ہے۔

ایک طرف اسرائیلی خیمہ میں یہ انتشار ہے دوسری جانب حماس کے رہنما خالد مشعل نے عمان میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری بہادر، جانثار اور ثابت قدم قوم نے غزہ جنگ کے 100 دنوں میں دشمن کی ننگی جارحیت کا جس بہادری اور دلیری سے مقابلہ کیا ہے اس نے دنیا کو یہ پیغام دیا ہے کہ فلسطینی قوم ناقابل شکست ہے۔ اسرائیل تمام تر جنگی مشین اور وحشت و بربریت کے جرائم کا ارتکاب کرنے کے باوجود فلسطینی قوم کو جھکانے اور فلسطینی مزاحمت کو کچلنے میں بری طرح ناکام رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ غزہ کی جنگ میں ایک نئی تاریخ رقم ہو رہی ہے جس کی منزل فلسطین کی آزادی ہے۔ غزہ کے فاقہ کش محصور پوری بہادری اور ثابت قدمی کے ساتھ قتل عام، جارحیت اور جنگی جرائم سہہ رہے ہیں۔ ہمارا دشمن صدمہ محسوس کرتا ہے کیونکہ مجاہدین اب بھی زیر زمین سرنگوں میں ثابت قدم ہیں اور انہیں تباہ کرنے میں دشمن ناکام ہو گیا ہے۔ خالد مشعل نے یہ بھی کہا کہ اسرائیل روز بروز نفسیاتی شکست کے علاوہ عالمی سطح پر تنہائی کا شکار ہو رہا ہے جب کہ فلسطینیوں کی عالمی حمایت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اسرائیلی ریاست اندر سے کھوکھلی ہو چکی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دشمن کی حکومت کے درمیان اختلافات کتنے شدید ہوتے جا رہے ہیں۔ دشمن جتنا زیادہ وہ جنگ میں الجھتا جاتا ہے اس کا بحران اتنا ہی گہرا ہوتا جاتا ہے اور یہی چکر اس کو نیست و نابود کر دے گا۔ ان شاء اللہ۔

انڈیا اتحاد: کشتی ڈگمگا رہی ہے

سید سرفراز احمد، بھینسہ

متحد ہونا متحد رہنا اور متحدہ کام کرنا اگر یہ سہ لسانی فارمولہ پر کام کیا جائے تو اتحاد کے باقی رہنے کی گنجائش بھی باقی رہتی ہے کسی بھی اتحاد کے معاملہ میں کوئی ذاتی مفاد شامل نہ ہو دولت بٹورنے کی نیت نہ ہو عہدے کی خواہش نہ ہو تب ہی اتحاد دیرپا یا مستقل قائم رہ سکتا ہے ورنہ ایک جٹ ہوتے بھی نہیں کہ بکھرنے لگتے ہیں کے مترادف کیفیت برپا ہو جاتی ہے ویسے ایک کہاوت ہے اکیلا ایک چنا نہیں پھوڑ سکتا واقعتاً ہم روزمرہ کی زندگی میں بھی دیکھتے ہیں خواہ وہ نجی، خاندانی، تجارتی ہو زندگی کے ہر شعبہ میں اتحاد ناگزیر ہے ورنہ کسی بھی مشکل کام کو انجام دینا بہت مشکل ہو جاتا ہے اس سے آگے بڑھ کر دیکھا جائے تو سیاسی معاملات انتہائی اہم ہوتے ہیں جس کیلئے اتحاد سب سے اہمیت کا حامل ہے لیکن سیاست ہمیشہ دو کوڑی کے روپ میں دیکھی جاتی ہے کب کون کونسا روپ اختیار کرتا ہے جسکا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا چونکہ سیاست میں دوستی اور دشمنی شانہ بشانہ چلتے ہیں اگر ہم بھارت کی موجودہ سیاسی صورتحال پر روشنی ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہیکہ ایک سیاسی گوشہ اس ملک کے آئین اور جمہوریت کے بالکل متضاد چل رہا ہے اور دوسرا سیاسی گوشہ جمہوریت اور آئین کو حقیقی روح میں واپس لانے کی کوشش کر رہا ہے جس کی کوشش کیلئے قومی و علاقائی سیکولر پارٹیوں نے ایک متحدہ پلیٹ فارم بھی سجایا ہے لیکن پلیٹ فارم سجانا جتنا آسان ہے اسکو چلانا اتنا ہی مشکل ہے متحدہ پلیٹ فارم کو چلانے کیلئے حوصلے قربانیاں آزمائشیں پیش آتی ہیں اگر وہ اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو تب ہی مستقبل کا لائحہ عمل تیار کر سکتے ہیں ورنہ کوئی معمولی امید بھی نہیں کی جا سکتی۔

ہمارا ملک پچھلے دس سالوں سے بڑے ہی نازک دور سے گذر رہا ہے اس ملک کی سیاست نے یہاں کی عوام کو تقسیم کر کے رکھ دیا ہے جس ملک کو دنیا کے سب سے بڑے جمہوری ملک ہونے کا اعزاز حاصل ہے وہ ملک آج جمہوریت کا صرف نام لیوا بن چکا ہے جس ملک کو مذہب سے اوپر جمہوریت کو فوقیت دی جاتی تھی وہ ملک کی سیاست کا ایک حصہ آج جمہوریت اور آئین پر مذہب کو فوقیت دے رہی ہے اسی لیے اس ملک کی عوام جمہوریت اور ہندوتوا کی کشمکش میں الجھ کر رہ گئی ہے اچھی بات یہ ہیکہ آج بھی اس ملک کی عوامی اکثریت ہو یا سیاسی اکثریت جمہوریت کے گن گاتی ہے اور جمہوریت کا دم بھرنے کی کوشش کر رہی ہے اسی کوشش کیلئے ملک کی قومی و علاقائی پارٹیوں نے مذہب سے اوپر اٹھ کر سیکولرزم کو پروان چڑھانے آئین کا تحفظ کرنے کیلئے ایک متحدہ لیپیٹ فارم انڈیا اتحاد کو سجایا ہے یہ بڑا ہی خوش آئند اقدام ہے لیکن جس اتحاد نے ایک بڑے کام کیلئے اپنے آپ کو تیار کیا ہے وہ اتحاد ابھی اتنی بڑی قربانیوں کو جھیلنے کیلئے تیار نظر نہیں آ رہا ہے یا پھر وہ ان قربانیوں کے قابل ہی نہیں ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہیکہ وہ اس ملک کے عوام کی بھلائی کو ٹھکرا کر اپنے سیاسی مفادات کو ترجیح دے رہے ہیں تو بھلا ایسے اتحاد سے آگے بھی کوئی کیسے اچھی امید کر سکتا ہے؟ کسی بھی سیاسی اتحاد میں اختلافات کا پایا جانا ایک عام سی بات ہے لیکن ان اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اتحاد پر ڈٹ کر رہنا یہ استقامت کی اور بڑے پن کی نشانی ہوتی ہے لیکن شائد اس قابل بھی کوئی نہیں ہے اور انڈیا اتحاد میں ابھی تک یہ سب نظر بھی نہیں آ رہا ہے۔

اسمیں کوئی شک نہیں ہیکہ انڈیا اتحاد کی سب سے بڑی پارٹی کانگریس ہے جسکو انڈیا اتحاد میں مرکزی کردار کی ذمہ داری سونپی گئی ہے یعنی کانگریس کے قومی صدر ملیکا ارجن کھرگے کو اس انڈیا اتحاد کی بڑی ذمہ داری دی گئی لیکن جس طریقے سے انڈیا اتحاد میں شامل پارٹیوں کے اختلافات جو منظر عام پر آ رہے ہیں وہ انڈیا اتحاد کے کھوکھلے پن کی کھلی دلیل ہے حالانکہ اسی انڈیا اتحاد سے حکمران جماعت کے پیروں تلے زمین کھسک رہی تھی لیکن اب شائد حکمران کیلئے یہ خوشخبری ہو سکتی ہے ابھی مغربی بنگال کی ترنمول کانگریس کی سربراہ و وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کا جس طریقے سے ردعمل سامنے آیا ہے وہ اپنے آپ میں ایک حماقت کی نشانی ہے ممتا بنرجی نے کھلے الفاظ میں یہ کہا کہ ہمارا انڈیا اتحاد سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ہم لوک سبھا انتخابات میں بنگال کی 42 نشستوں پر تنہا الیکشن لڑیں گے اور لوک سبھا انتخابات کے بعد ہی فیصلہ کریں گے کہ آیا انھیں کس کا ساتھ دینا ہے دیدی کا فرمان جاری ہوتے ہی دوسری طرف پنجاب کے عام آدمی پارٹی کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان نے بھی پنجاب کی تمام 13 نشستوں پر اکیلے الیکشن لڑنے کا فیصلہ صادر کیا ہے اور تیسری طرف بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار اور تیجسوی میں بھی اختلافات منظر پر آنے لگے جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہیکہ بہار میں بھی سب کچھ ٹھیک نہیں چل رہا ہے آر جے ڈی اور جے ڈی یو کے اتحاد سے بہار میں حکومت تشکیل دینے والے آج ایک حمام کے ننگے بن چکے ہیں دیدی کا ماننا ہیکہ انھوں نے کانگریس کو بہت سی تجاویز دی تھی لیکن اسے مسترد کر دیا گیا اور ہم کانگریس کو بنگال میں دو نشستیں دینے پر آمادہ ہوئے تھے لیکن کانگریس کو مزید نشستیں درکار تھی جسکے سبب ترنمول کانگریس پارٹی نے تنہا الیکشن لڑنے کا فیصلہ لیا ہے عام آدمی پارٹی کے قومی سربراہ اروند کیجریوال منیش سسودیا اور سنجے سنگھ کی گرفتاری کے بعد فی الحال ایسے چپ سادھے ہوئے ہیں جیسے کہ انھیں کسی سانپ نے سونگھ لیا ہے پنجاب کے بھگونت مان کا فیصلہ اس بات کی طرف واضح اشارہ دے رہا ہیکہ عام آدمی پارٹی حکمران جماعت کے خوف سے انڈیا اتحاد سے دوری بنانا چاہ رہی ہو اور کہیں نہ کہیں کیجریوال کو بھی یہ خوف کھائے جا رہا ہوگا کہ حکمران جماعت انھیں بھی سلاخوں کے پیچھے نہ بھیج دیں بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار جو سیاست میں ایک اچھا خاصہ تجربہ رکھتے ہیں اور سیاسی چانکیہ مانے جاتے ہیں چونکہ ماضی میں بی جے پی کے ساتھ اتحاد بھی رہ چکا ہے لیکن تیجسوی کے ساتھ انکے اختلافات ایک بہانہ ہو سکتے ہیں کیونکہ شائد وہ انڈیا اتحاد کے سربراہ کے طور پر خود کو دیکھنا چاہتے تھے لیکن ایسا نہیں ہوسکا نتیش کمار کی ہمیشہ سے یہ سیاسی شعبدہ بازی رہی کہ وہ ہر حال میں اپنی گدی کی راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں شائد جسکے بغیر انکا جینا محال ہے اب کیا پتہ لوک سبھا انتخابات تک نتیش کدھر ڈوبیں گے کدھر نکلیں گے جسکا کوئی بھروسہ نہیں۔

اہم سوالات یہ ہیکہ کیا انڈیا اتحاد لوک سبھا انتخابات تک اپنی ثابت قدمی دکھا پائے گا؟ اگر دکھا پائے گا تو کیا اکثریت اگر چہ حاصل ہو جائے گی تو حکومت چلا سکے گا؟ پھر تو اور مزید مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے قبل اسکے کہ انڈیا اتحاد کی علاقائی پارٹیوں کو اپنا اپنا بھی جائزہ لیتے ہوئے اتحاد کے ساتھ چلنا چاہیے کیونکہ اہم بات یہ ہیکہ عوام کی رائے ریاستی سطح پر الگ اور ملکی سطح پر الگ ہوتی ہے یہ بات علاقائی جماعتوں کو اچھا ذہن نشین کر لینا چاہیے مطلب یہ ہیکہ ملک کی عوام میں لوک سبھا انتخابات کیلئے جو رائے کا رجحان پیدا ہو رہا ہے وہ علاقائی پارٹیوں کی بہ نسبت دو دھڑوں میں یعنی ملک کی دو قومی پارٹیوں بی جے پی اور کانگریس میں تقسیم ہوتا دکھائی دے رہا ہے ایسا بھی نہیں ہیکہ علاقائی پارٹیوں کو عوام مکمل فراموش کر دے گی وہ بھی اپنے حصہ میں کچھ نشستیں حاصل کر لیں گے لیکن اکثریتی رائے کے تناظر میں لوک سبھا الیکشن بی جے پی بمقابلہ کانگریس ہونے کی توقع ہے تو کہنا یہ ہیکہ علاقائی پارٹیاں کیوں کانگریس کو بڑا بنا کر اسکے ساتھ نہیں چلنا چاہتی ہے؟ حالانکہ کانگریس ہی بی جے پی سے مقابلہ کی اصل دعویدار ہے اور قومی پارٹی بھی بلکہ کھرگے راہل گاندھی اور پرینکا بی جے پی کو اقتدار سے بے دخل کرنے کیلئے شب و روز جدوجہد کر رہے ہیں آئین کو بچانے جمہوریت کا تحفظ کرنے مذہب کی آگ کو پھیلنے سے روکنے کیلئے محبت کی دکان کھول رہے ہیں تو کیا علاقائی جماعتیں چھوٹی چھوٹی قربانیاں نہیں دے سکتی؟ حالانکہ کیجریوال اور ممتا دیدی سینہ ٹھوک کر بی جے پی پر ملک میں نفرت پھیلانے کا الزام لگاتے ہیں تو محبت کی دکان لگانے میں کیوں پس و پیش کر رہے ہیں؟ سیکولر علاقائی جماعتوں کو یہ سیاسی منطق سے اور اپنی سیاسی قوت پر جو فخر ہے اس سے باہر نکلنا ہوگا تب ہی آپ بی جے پی کو لوک سبھا انتخابات میں بازی مارنے سے روک سکتے ہیں۔

ابھی تو انڈیا اتحاد کو آزمائشوں اور قربانیوں کے سمندر سے گذرنا ہے جو آگ کے دریا کے مترادف ہے جو ایک طویل مسافت ہے لیکن ابھی سے یہ کشتی ڈگمگاتی نظر آ رہی ہے کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ ایک ایک سیاسی مسافر کشتی سے جاتا رہے اور صرف ملاح ہی باقی رہ جائے انڈیا اتحاد میں شامل جماعتوں کو بار بار سر جوڑ کر بیٹھنا چاہیے قربانیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہیے تب ہی وہ بی جے پی سے مقابلہ کر سکتے ہیں کیونکہ یہ سفر کا ابھی تو آغاز ہوا ہے جو ایک طویل سفر ہے جسمیں پر خار کانٹے بچھائے جائیں گے قدم قدم پر مشکلیں آئیں گی لیکن ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے صبر و تحمل سے کام کرنے والے ہی منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں اگر انڈیا اتحاد بکھرتا رہا تو ملک کی عوام میں ایک منفی پیغام بھی جائے گا جسکا منفی اثر بھی رائے دہی پر پڑ سکتا ہے اور بی جے پی کا کام آسان ہو سکتا ہے ایک بات انتہائی اہم ہیکہ ملک کی عوام لوک سبھا انتخابات میں علاقائی جماعتوں کی کٹھ پتلی نہ بنیں بلکہ قومی سیکولر پارٹی کو اولین ترجیح میں شامل کریں تاکہ ملک میں جو نفرت اور مذہب کی سیاست کا پرچار ہو رہا ہے وہ محبت اخوت اور امن میں بدل سکے انڈیا اتحاد میں شامل تمام پارٹیوں کا منشا بھی یہی ہونا چاہیے اگر انڈیا اتحاد تاش کے پتوں کی طرح ٹوٹ کر بکھرتا رہا تو اسکا خمیازہ خود انھیں اپنی ریاست کے آئندہ الیکشن میں بھگتنا بھی پڑ سکتا ہے۔

☆☆☆

کرتویہ پتھ پر دنیا نے ہندوستان کی فوجی بہادری اور ثقافتی ورثے کی جھلک دیکھی

پہلی بار، پریڈ کا آغاز 100 سے زائد خواتین فنکاروں نے ہندوستانی موسیقی کے آلات بجا کر کیا، فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون نے اس سال پریڈ میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی

نئی دہلی، 27 جنوری۔ ملک آج 75 واں یوم جمہوریہ منا یا گیا اور اس موقع پر کرتویہ پتھ پر منعقدہ مرکزی تقریب کے دوران دنیا نے ہندوستانی فوجی بہادری اور شاندار ثقافتی ورثے کو دیکھا۔ فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون نے اس سال پریڈ میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اس پریڈ میں ہندوستان کے بھرپور ثقافتی تنوع، اتحاد اور پیشرفت، بڑھتی ہوئی مقامی صلاحیتوں اور ملک میں بڑھتی ہوئی خواتین کی طاقت پر مبنی فوجی بہادری کا ایک انوکھا امتزاج دیکھا گیا۔ ترقی یافتہ ہندوستان اور ہندوستان۔ جمہوریت کی ماں کے موضوعات پر مبنی اس سال کی پریڈ میں تقریباً 13,000 خصوصی مہمانوں نے شرکت کی۔ اس اقدام کے تحت سماج کے تمام طبقات کے لوگوں کو اس قومی تہوار میں شرکت کرنے، منانے اور عوامی شرکت کی حوصلہ افزائی کا موقع فراہم کیا گیا۔ پہلی بار، پریڈ کا آغاز 100 سے زائد خواتین فنکاروں نے ہندوستانی موسیقی کے آلات بجا کر کیا۔ پریڈ کا آغاز ان خواتین فنکاروں کی مدھر موسیقی سے ہوا جو شنکھ، ندا سورم، نگاڑا وغیرہ بجا رہی تھیں۔ یہ کرتویہ پتھ پر مارچ کرتے ہوئے تمام خواتین کے سہ فریقی دستے کی پہلی شرکت کا بھی گواہ بنا۔ خواتین پائلٹس نے بھی خواتین کی طاقت کی نمائندگی کرتے ہوئے سیلوٹ فلائی پاسٹ کے ذریعے حاضرین کو محظوظ کیا۔

سنٹرل آرمڈ پولیس فورس (سی اے پی ایف) کے دستوں میں بھی صرف خواتین اہلکار شامل تھیں۔ اس سال یوم جمہوریہ کی پریڈ صبح 10.30 بجے شروع ہوئی اور تقریباً 90 منٹ تک جاری رہی۔ یوم جمہوریہ کی تقریبات کا آغاز وزیر اعظم نریندر مودی کے نیشنل وار میموریل پہنچنے کے ساتھ ہوا، جہاں انہوں نے ملک کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے والے شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد وزیر اعظم اور دیگر معززین پریڈ دیکھنے کے لیے کرتویہ پتھ پر سلامی دینے والے اسٹیج پر آئے۔ صدر دروپدی مرمو اور فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون کی پنڈال میں آمد صدر کے باڈی گارڈ کی نگرانی میں ہوئی۔ قابل ذکر ہے کہ صدر کا باڈی گارڈ ہندوستانی فوج کی سب سے سینئر رجمنٹ ہے۔ یہ یوم جمہوریہ اس ایلیٹ رجمنٹ کے لیے خاص تھا کیونکہ انگر کشک نے 1773 میں اپنے قیام کے بعد سے 250 سال مکمل کر لیے ہیں۔ محترمہ مرمو اور مسٹر میکرون روایتی بگی میں سوار ہو کر کرتویہ پتھ پر پہنچے۔ یہ رواج 40 سال کے وقفے کے بعد اس سال دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے۔ حسب روایت پہلے قومی پرچم لہرایا گیا۔ اس کے بعد قومی ترانہ ہوا اور دیسی گن سسٹم 105 ملی میٹر انڈین فیلڈ گن کے ساتھ 21 توپوں کی سلامی دی گئی۔ اس کے بعد 105 ہیلی کاپٹر یونٹ کے چار Mi-17 IV ہیلی کاپٹروں نے کرتویہ پتھ پر موجود ناظرین پر پھولوں کی بارش کی۔ اس کے بعد خواتین کی طاقت کی علامت 'آوا ہن' بینڈ کی جانب سے پرفارمنس کا انعقاد کیا گیا جس میں 100 سے زائد خواتین فنکاروں نے مختلف قسم کے تال بجاتے ہوئے حصہ لیا۔ اس کے بعد پریڈ کا آغاز صدر نے سلامی لینے کے ساتھ کیا۔ اس سال پریڈ کی کمان دوسری نسل کے فوجی افسر پریڈ کمانڈر جنرل آفیسر کمانڈنگ، دہلی ایریا لیفٹیننٹ جنرل بھونیش کمار نے سنبھالی۔

اس دوران چیف آف اسٹاف، ہیڈ کوارٹر دہلی ایریا میجر جنرل سمیت مہتا نے پریڈ میں سیکنڈ ان کمانڈ کے طور پر شرکت کی۔ بہادری کے اعلیٰ ترین ایوارڈز کے اعزازی فاتحین میں پرم ویر چکرا کے فاتح صوبیدار میجر (اعزازی کیپٹن) یوگیندر سنگھ یادو (ریٹائرڈ) اور صوبیدار میجر سنجے کمار (ریٹائرڈ) اور اشوک چکرا کے فاتح میجر جنرل سی اے پتھاوالا (ریٹائرڈ)، کرنل ڈی شری رام کمار اور لیفٹیننٹ کرنل جس رام سنگھ (ریٹائرڈ) شامل ہوئے۔ پرم ویر چکر دشمن کے سامنے بہادری اور خود کی قربانی کے سب سے نمایاں کام کے لیے دیا جاتا ہے، جبکہ اشوک چکر دشمن کے مقابلے میں بہادری اور خود کی قربانی کے علاوہ دیگر کاموں کے لیے دیا جاتا ہے۔

اس سال کرتویہ پتھ فرانسیسی مسلح افواج کے مشترکہ بینڈ اور مارچنگ دستے کے مارچ پاسٹ کا گواہ بنا۔ تیس رکنی بینڈ کی قیادت کیپٹن خوردہ کر رہے تھے۔ اس کے بعد 90 رکنی مارچنگ دستہ آیا، جس کی قیادت کیپٹن نول نے کی۔ ایک ملٹی رول ٹینکر ٹرانسپورٹ ہوائی جہاز اور فرانسیسی فضائی اور خلائی فورس کے دو رافیل لڑاکا طیاروں نے سلامی کے پلیٹ فارم سے آگے بڑھتے وقت فوجیوں کے اوپر سے پرواز کی۔ اب بات ہندوستانی فوج کے دستے کی کریں تو میکانائزڈ کالم کی قیادت کرنے والا پہلا فوجی دستہ 61 کیولری رہا، جس کی قیادت میجر یشدیپ اہلاوت نے کی۔ یہ قابل ذکر ہے کہ 61 کیولری، جو 1953 میں قائم کی گئی تھی، دنیا کی واحد فعال ہارس کیولری رجمنٹ ہے، جو تمام اسٹیٹ ہارسڈ کیولری یونٹس پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد 11 میکانائزڈ کالم، 12 مارچنگ دستے اور آرمی ایوی ایشن کور کے جدید لائٹ ہیلی کاپٹروں نے سلامی پرواز کی۔ اس سال کی پریڈ میں میکانائزڈ کالم میں ٹینک T-90 بھیشم، ناگ (این اے جی) میزائل سسٹم، انفنٹری کمبیٹ وہیکل، آل ٹیرین وہیکل، پناکا، ویپن لوکیٹنگ ریڈار سسٹم سواتی، سرونر موبائل برجنگ سسٹم، ڈرون جیمر سسٹم اور درمیانی دوری رینج کی سطح سے ہوائی میزائل سسٹم وغیرہ سب سے زیادہ توجہ کا مرکز رہے۔ پہلی بار کرتویہ پتھ پر تمام خواتین کا سہ فریقی دستہ شامل ہوا، جس کی قیادت ملٹری پولیس کی کیپٹن سندھیا نے کی۔ تین اضافی افسران میں کیپٹن شرنیا راؤ، سب لیفٹیننٹ انشو یادو اور فلائٹ لیفٹیننٹ شرشتی راؤ شامل رہیں۔ ویمن آرمڈ فورسز میڈیکل سروسز ٹیم کی قیادت میجر سرشتی کھلر کر رہی تھیں اور ان میں آرمی ڈینٹل کور کی کیپٹن امبا سامنت، انڈین نیوی کی سرجن لیفٹیننٹ کنچنا اور انڈین ایئر فورس کی فلائٹ لیفٹیننٹ دیویا پریا شامل رہیں۔ فوج کے مارچ کرنے والے دستوں میں مدراس رجمنٹ، گرینیڈیئرز، راجپوتانہ رائفلز، سکھ رجمنٹ اور کماؤں رجمنٹ شامل تھے۔ ہندوستانی بحریہ کے دستے میں 144 مرد اور خواتین اگنی ویر شامل ہوئے جن کی قیادت ٹیم کمانڈر کے طور پر لیفٹیننٹ پرجول ایم اور پلاٹون کمانڈر کے طور پر لیفٹیننٹ مدیتا گوئل، لیفٹیننٹ شروانی سپریا اور لیفٹیننٹ دیویکا ایچ نے کی۔ اس کے بعد بحریہ کی جھانکی پیش کی گئی جس میں خواتین کی طاقت اور سمندر میں سمندری طاقت انڈ بھائریشن کے ذریعے کے موضوعات کو دکھایا گیا تھا۔ جھانکی کے پہلے حصے میں ہندوستانی بحریہ کے تمام کرداروں اور تمام رینکوں میں خواتین کو پیش کیا گیا تھا اور دوسرے حصے میں پہلا مقامی کیریئر جنگی گروپ تھا جس میں طیارہ بردار بحری جہاز وکرانت، اس کے انتہائی قابل ایسکارٹ جہاز دہلی، کولکتہ اور ہلکے جنگی طیارے شیوالک اور ایڈوانسڈ لائٹ ہیلی کاپٹر، کلوری کلاس آبدوزیں اور GSAT-7، رکمنی سیٹلائٹس شامل ہیں۔ ہندوستانی فضائیہ (آئی اے ایف) کا دستہ اسکواڈرن لیڈر رشمی ٹھاکر کی قیادت میں 144 ایئرمین اور چار افسران پر مشتمل تھا۔ اسکواڈرن لیڈرس سمیتا یادو اور پرتیتی اہلوولیہ اور فلائٹ لیفٹیننٹ کیرتی روہیل نے دستے کے کمانڈر کے پیچھے اضافی افسران کے طور پر مارچ پاسٹ کیا۔ فضائیہ کا ٹیبلو انڈین ایئر فورس: سکشم، سشکت، آتم نربھر کے موضوع پر مبنی تھا۔ جھانکی میں ایل سی اے تیجس اور ایس یو-30 کو آئی او آر کے اوپر اڑتے دکھایا گیا تھا۔

سات دنوں میں بنگال کا فنڈ لوٹائیں

ممتا بنرجی نے مرکزی حکومت کو دیا الٹی میٹم

کولکاتہ۔ مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے ایک بار پھر مرکز کی مودی حکومت پر حملہ کیا ہے اور جلد از جلد اس فنڈ کی فراہمی کا مطالبہ کیا ہے جو ریاست کو ملنا ہے لیکن طویل عرصہ سے جاری نہیں کیا جا رہا۔ ممتا بنرجی نے بقایہ فنڈ کو جاری کرنے کے لیے مرکزی حکومت کو باضابطہ سات دنوں کا الٹی میٹم دے دیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ممتا بنرجی نے مرکزی حکومت کو متنبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر سات دن کے اندر مغربی بنگال کو بقایہ فنڈ جاری نہیں کیا گیا تو ترنمول کانگریس بڑی سطح پر احتجاجی مظاہرہ کرے گی۔ دراصل وزیر اعلیٰ پہلے بھی کئی بار مرکزی حکومت سے فنڈ جاری کرنے کا مطالبہ کر چکی ہیں۔ گزشتہ سال 20 دسمبر کو انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات بھی کی تھی جس میں بقایہ فنڈ معاملے پر تبادلہ خیال ہوا تھا۔ میٹنگ کے بعد ممتا بنرجی نے کہا تھا کہ وزیر اعظم نے تجویز پیش کی کہ ریاست اور مرکز کے افسران ایک ساتھ بیٹھ کر اس مسئلہ کا حل نکالیں گے۔ حالانکہ اب تک مغربی بنگال کا بقایہ فنڈ مرکزی حکومت کے ذریعہ جاری نہیں کیا گیا ہے۔

قابل ذکر ہے کہ مغربی بنگال حکومت نے جو اعداد و شمار پیش کیے ہیں اس کے مطابق مرکزی حکومت پر ریاست کا 'پردھان منتری آواس یوجنا' کے تحت 9330 کروڑ روپے، منریگا کے تحت 6900 کروڑ روپے، قومی ہیلتھ مشن کے تحت 930 کروڑ روپے، پی ایم گرام سڑک یوجنا کے تحت 770 کروڑ روپے، سوچھ بھارت مشن کے تحت 350 کروڑ روپے بقایہ ہے۔ علاوہ ازیں مڈ ڈے میل کے تحت بھی 175 کروڑ روپے کا فنڈ جاری ہونا باقی ہے۔ 20 دسمبر 2023 میں جب وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے پی ایم مودی سے ملاقات کی تھی امید کی جا رہی تھی کہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ممتا بنرجی نے اس موقع پر کہا تھا کہ مغربی بنگال کے لیے مرکزی حکومت کو ایک لاکھ 16 ہزار کروڑ روپے جاری کرنا ہے۔ پی ایم مودی کے ذریعہ ریاستی و مرکزی افسران کی میٹنگ کا بھروسہ دینے سے امید جاگی تھی کہ بقایہ فنڈ جاری ہو جائیں گے لیکن ہنوز ریاست کو اس کا انتظار ہے۔

جیتن رام مانجھی بہار میں اقتدار کی کنجی بن کر ابھرے

پٹنہ، 27 جنوری (یو این آئی) بہار کے سابق وزیر اعلیٰ اور ہندوستانی عوام مورچہ (ہم) کے سرپرست جیتن رام مانجھی اپنے چار اراکین اسمبلی کے ساتھ بہار میں اقتدار کی کنجی بن کر ابھرے ہیں۔ این ڈی اے میں کسی بھی خلل سے بچنے اور جادوئی نمبر کو یقینی بنانے کے لیے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) ریاستی یونٹ کے صدر سمرت چودھری نے ہفتہ کو مسٹر مانجھی سے جلدی میں ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں نے تقریباً آدھے گھنٹے تک بند کمرے میں بہار کے بدلے ہوئے سیاسی منظرنامے پر تبادلہ خیال کیا۔ تاہم، میٹنگ کے بعد مسٹر چودھری کو نامہ نگاروں کے سوالات سے گریز کرتے ہوئے دیکھا گیا اور پارٹی دفتر واپس چلے گئے۔ سمجھا جاتا ہے کہ مسٹر چودھری نے مسٹر مانجھی کو این ڈی اے کے ساتھ رہنے پر راضی کرنے کے لئے فون کیا تھا۔ کہا جا رہا ہے کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کو این ڈی اے کے ساتھ حکومت بنانے سے روکنے کے ارادے سے راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) نے مسٹر مانجھی کو عظیم اتحاد میں شامل ہو کر نئی حکومت کی قیام میں مدد کرنے کے لئے ان کے بیٹے سنتوش کمار سمن کو نائب وزیر اعلیٰ بنانے کی پیشکش بھی کی تھی۔

مہاراشٹر حکومت نے قبول کیا مراٹھا ریزرویشن کا مطالبہ، منوج جرانگے پاٹل کی تحریک ختم

نئی دہلی: مہاراشٹر حکومت نے مراٹھا ریزرویشن تحریک کے لیڈر منوج جرانگ پاٹل کا مطالبہ قبول کر لیا ہے، جرانگے نے اس کی اطلاع دی۔ کارکن منوج جرانگے نے کہا، "وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے بہتر کام کیا ہے۔ ہمارا احتجاج اب ختم ہو چکا ہے۔ ہماری درخواست قبول کر لی گئی ہے۔ ہم حکومت کا خط قبول کریں گے۔ ہفتہ کو وزیر اعلیٰ کے ہاتھ سے جوس پیوں گا۔" 'نیوز پورٹل' آج تک' پر شائع رپورٹ کے مطابق، مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے جمعہ کی رات مراٹھا ریزرویشن کے لیے تحریک چلانے والے کارکن منوج جرانگے کے پاس ان کے مختلف مطالبات کے حوالہ سے ایک آرڈیننس کا مسودہ بھیجا تھا۔ وزیر اعلیٰ کے دفتر سے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ شندے نے مطالبات پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ کی اور بعد میں آرڈیننس کے مسودہ کے ساتھ ایک وفد کو کارکنوں سے ملنے کے لئے بھیجا۔ جرانگے اپنے ہزاروں حامیوں کے ساتھ نوی ممبئی میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ خیال رہے کہ مراٹھا ریزرویشن کارکن لیڈر منوج جرانگے نے ریاستی حکومت کو ان کا مطالبہ قبول کرنے کے لیے سنیچر یعنی آج دوپہر 12 بجے تک کا وقت دیا تھا۔ جرانگے نے یہ بھی کہا تھا کہ حکومت آج رات تک آرڈیننس جاری کرے۔ مراٹھا ریزرویشن کارکنوں نے دھمکی دی تھی کہ اگر ان کے مطالبات پورے نہیں ہوئے تو وہ ممبئی کے آزاد میدان تک بڑے پیمانے پر احتجاج کریں گے۔ حکومت کو الٹی میٹم دیتے ہوئے منوج جرانگے نے کہا تھا، "میں اپنا فیصلہ کل دوپہر یعنی ہفتہ کی دوپہر 12 بجے لے لوں گا لیکن اگر میں آزاد میدان کے لیے روانہ ہوا تو میں تحریک واپس نہیں لوں گا۔ اگر حکومت راضی نہیں ہوتی تو ہم دکھائیں گے کہ ہم کیا کر سکتے ہیں۔" انہوں نے کہا کہ جب تک ان کی برادری کو سرکاری ملازمتوں اور تعلیم میں ریزرویشن نہیں دیا جاتا، مظاہرین درمیانی راستے سے تحریک نہیں روکیں گے، جبکہ مہاراشٹر کے وزیر دیپک کیسرکر نے کہا کہ کارکن کے مطالبات قبول کر لیے گئے ہیں۔ منوج جرانگے پڑوسی نئی ممبئی کے واشی علاقے کے شیواجی چوک میں ایک سرکاری وفد سے ملاقات کے بعد مظاہرین سے خطاب کر رہے تھے۔ کارکن نے پہلے کہا تھا کہ وفد نے انہیں کچھ دستاویزات دی ہیں جن پر وہ اپنے حامیوں سے بات کریں گے اور اپنی کارروائی کا اعلان کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک ہمیں ریزرویشن نہیں مل جاتا ہم تحریک سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

بی جے پی نے 23 ریاستوں میں لوک سبھا انتخابات کے انچارج اور شریک انچارج کو مقرر کیا

نئی دہلی، 2 جنوری (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے ملک کی 23 ریاستوں کے لیے آئندہ لوک سبھا انتخابات کے لیے انچارج اور کو۔انچارج کا تقرر کیا ہے۔ پارٹی کے جنرل سکریٹری ارون سنگھ نے آج یہاں ایک ریلیز میں کہا کہ بی جے پی صدر جگت پرکاش نڈا نے 23 ریاستوں کے لئے 30 لیڈران کو انچارج اور کو۔انچارج مقرر کیا ہے۔ بی جے پی نے انڈمان نکوبار جزائر کے انچارج وائی ستیہ کمار، اروناچل پردیش کے انچارج اشوک سنگھل، بہار کے انچارج ونود تاوڑے اور شریک انچارج دیپک پرکاش، چنڈی گڑھ کے انچارج وجے بھائی روپانی، دمن اور دیو انچارج پرنیش مودی اور شریک انچارج دشینت پٹیل، آشیش سود کو گوا کا انچارج اور بپلو کمار دیو کو ہریانہ کا انچارج اور سریندر ناگر کو شریک انچارج بنایا گیا ہے۔ ہماچل پردیش کے انچارج شری کانت شرما اور شریک انچارج سنجے ٹنڈن، جموں و کشمیر کے انچارج ترون چگ اور شریک انچارج آشیش سود، جھارکھنڈ کے انچارج ڈاکٹر لکشمی کانت باجپائی، کرناٹک کے انچارج ڈاکٹر رادھا موہن داس اگروال اور شریک انچارج سدھاکر ریڈی، کیرالہ کے انچارج پرکاش جاوڈیکر، لداخ کے انچارج ترون چگ، لکشدیپ کے انچارج اروند مینن، مدھیہ پردیش کے انچارج مہیندر سنگھ اور شریک انچارج ستیش اپادھیائے، اڈیشہ کے انچارج وجے پال سنگھ تومر اور شریک انچارج لتا اسینڈی کو بنایا گیا ہے۔ پڈوچیری کے انچارج نرمل کمار سورانا، پنجاب کے انچارج وجے بھائی روپانی اور شریک انچارج ڈاکٹر نریندر سنگھ ہیں، سکم کے انچارج ڈاکٹر دلیپ جیسوال ہیں، تمل ناڈو کے انچارج اروند مینن اور شریک انچارج سدھاکر ریڈی، اتر پردیش کے انچارج وجیانت پانڈا، اتراکھنڈ کے انچارج ڈاکٹر دشینت گوتم اور مغربی بنگال کے انچارج منگل پانڈے اور شریک انچارج امیت مالویہ اور آشا لاکڑا کو مقرر کیا گیا ہے۔

کمل ناتھ نے امن و امان کی صورتحال پر سوال اٹھائے

بھوپال، 27 جنوری (یو این آئی) مدھیہ پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ کمل ناتھ نے آج ریاست میں امن و امان کی صورتحال پر سوال اٹھائے ہیں۔ کانگریس کے سینئر لیڈر مسٹر کمل ناتھ نے سوشل میڈیا ایکس پر اپنی پوسٹ میں کہا کہ اجین میں بی جے پی لیڈر رامیشور کماوت اور ان کی اہلیہ کے قتل کی خبر نے ریاست میں امن و امان کی صورتحال پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ چھندواڑہ اور سیونی میں پولیس اہلکاروں کے قتل اور رتلام کے تھانے سے ٹی آئی کی جیپ کی چوری کے بعد اب وزیر اعلیٰ کے آبائی حلقے میں بی جے پی لیڈر کا قتل ریاست کی صورتحال کو واضح کرتا ہے۔

یوم جمہوریہ تقریب: بنارس کی پریڈ میں جمعیۃ یوتھ کلب کی شاندار کارکردگی

نئی دہلی 27 جنوری: جمعیۃ یوتھ کلب نے مختصر سی مدت میں کئی اہم سنگ میل حاصل کیے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے جمعیۃ یوتھ کلب بنارس کی ٹیم، بنارس میں 75 ویں یوم جمہوریہ تقریب پر پولس لائن کی پریڈ میں محکمہ پولس کی مختلف ٹکڑیوں کے ساتھ شامل ہوئی اور شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر پرشستی پتر حاصل کیا۔ جمعیۃ یوتھ کلب بنارس کے سکریٹری محمد رضوان نے بتایا کہ دیگر ٹکڑیوں کی طرح ہماری 25 رکنی ٹیم لیڈر خالد سعید کی قیادت میں شامل ہوئی، ساتھ ہی ساتھ 5 رکنی ٹیم نے مولانا نور البشر کی قیادت میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ کا پروگرام پیش کیا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی اتر پردیش سرکار کے کابینی وزیر جناب انل راجبھر تھے جب کہ جمعیۃ یوتھ کلب کے ناظم مولانا قاری احمد عبداللہ بھی پروگرام میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید محمود اسعد مدنی نے اپنے پیغام میں کہا کہ ہمیں جمعیۃ یوتھ کلب کے سکریٹری قاری احمد عبداللہ کے ذریعہ یہ معلوم ہوا کہ 26 جنوری کے پریڈ میں سول لائن اور پولس پریڈ کے ساتھ ہمارے جوان شامل ہوئے۔ جمعیۃ یوتھ کلب کے ذمہ داروں حافظ عبیداللہ، رضوان اور بنارس کے تمام ذمہ داروں کو خصوصی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ انھوں نے بتایا کہ یقیناً یہ ہم سب کے لیے بہت ہی خوشی کا موقع ہے اور دیگر اضلاع میں جمعیۃ یوتھ کلب کے نوجوان اس سے حوصلہ پائیں گے اور آگے بڑھیں گے۔ اپنے آڈیو پیغام میں دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث و مہتمم مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی نے بھی انتہائی مسرت کا اظہار کیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ اس سے نوجوانوں کی عزم و ہمت میں بھی اضافہ ہوگا۔

ای کامرس پلیٹ فارم 'فلپ کارٹ' کے دوسرے شریک بانی بنّی بنسل بورڈ سے دستبردار

نئی دہلی: فلپ کارٹ کے شریک بانی بنّی بنسل 16 برس سے زیادہ عرصے کے بعد باضابطہ طور پر ای۔کامرس پلیٹ فارم کے بورڈ سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ خیال رہے کہ کمپنی کے دوسرے شریک بانی سچن بنسل 2018 میں ہی بورڈ سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ فلپ کارٹ کو خیرباد کہنے کے بعد سچن نے مالی خدمات فرم نوی قائم کی۔ بنّی نے ایک بیان میں کہا، "فلپ کارٹ ایک مضبوط قیادت کرنے والی ٹیم اور آگے بڑھنے کے ایک واضح راستے کے ساتھ ایک مضبوط پوزیشن میں ہے اور میں نے اس اعتماد کے ساتھ اور یہ مدنظر رکھتے ہوئے کمپنی چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے کہ کمپنی قابل ہاتھوں میں ہے۔" انہوں نے کہا، "میں ٹیم کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں کیونکہ وہ صارفین کے لیے تجربے کو تبدیل کرتے رہیں گے اور میں کاروبار کا مضبوط حامی بنا رہوں گا۔" فلپ کارٹ گروپ کے سی ای او کلیان کرشنا مورتی نے ہفتے کے روز ایک بیان میں کہا کہ کمپنی ایک شاندار آئیڈیا اور سخت محنت کا نتیجہ ہے، جسے ٹیموں کے ذریعے بنایا گیا ہے جو ہندوستان کی دکانوں کے طریقے کو تبدیل کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔

جعلی سرٹیفکیٹ معاملہ: سپریم کورٹ نے سی بی آئی جانچ کے حکم اور ہائی کورٹ کی تمام کارروائیوں پر لگائی روک

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے ہفتہ (27 جنوری) کو کلکتہ ہائی کورٹ کی سنگل بنچ کی طرف سے ریزرو زمرے کو سرٹیفکیٹ جاری کرنے میں مبینہ بے ضابطگیوں کی سی بی آئی انکوائری کے حکم پر روک لگا دی۔ عدالت نے کلکتہ ہائی کورٹ کے سامنے تمام کارروائیوں پر روک لگا دی اور مغربی بنگال حکومت اور درخواست گزار کو نوٹس جاری کر دیا اور معاملہ پر سماعت کے لیے 29 جنوری کی تاریخ مقرر کر دی۔ انڈیا ٹوڈے کی رپورٹ کے مطابق کلکتہ ہائی کورٹ کے جج ابھیجیت گنگوپادھیائے نے مغربی بنگال میں میڈیکل داخلوں کی سی بی آئی انکوائری کا مطالبہ کیا تھا۔ سپریم کورٹ نے ہفتہ کو جج گنگوپادھیائے کے حکم پر روک لگا دی۔ یہ معاملہ مغربی بنگال کے سرکاری میڈیکل کالجوں اور اسپتالوں میں ریزرو زمرے کی اسناد کے اجراء اور ایم بی بی ایس کے طلباء کے داخلے میں مبینہ بے ضابطگیوں سے متعلق ہے۔ جب جسٹس گنگوپادھیائے نے سی بی آئی جانچ کا حکم دیا تو معاملہ جسٹس سومین کی سربراہی والی ڈویژن بنچ تک پہنچا۔ اس نے سنگل جج کے اس حکم کو روک دیا۔ اس سے جسٹس گنگوپادھیائے ناراض ہو گئے اور انہوں نے جسٹس سومین پر سیاسی پارٹی کے لیے کام کرنے کا الزام لگایا۔ سی جے آئی ڈی وائی چندر چوڑ اور جسٹس سنجیو کھنہ، بی آر گوائی، سوریہ کانت اور انیرودھ بوس پر مشتمل پانچ رکنی آئینی بنچ نے آج اس کیس کی سماعت کی۔ سپریم کورٹ نے اس معاملے میں مغربی بنگال حکومت اور عرضی گزار کو نوٹس جاری کیا۔ اس نے سنگل جج اور ڈویژن بنچوں کے جاری کردہ احکامات پر بھی روک لگا دی۔ عدالت نے کہا کہ اب اس کیس کی سماعت پیر کو ہوگی اور اس کا چارج اب اس کے پاس ہے۔

ترنمول کانگریس نے شاہجہاں شیخ سے کنارہ کشی اختیار کرنا شروع کر دیا

کلکتہ 27 جنوری (یو این آئی) ای ڈی پر حملے کے 23 دن بعد بھی ترنمول کانگریس کے لیڈر شاہجہاں شیخ کا کوئی سراغ نہیں ہے تاہم ترنمول کانگریس ان سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہے۔ ریاستی وزیر فرہاد حکیم نے شاہجہاں شیخ کی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے جو کچھ کیا وہ غلط کام ہے۔ اس کی کوئی حمایت نہیں کرتا ہے۔ انہوں نے جو کچھ کیا ہے کہ اس کی کوئی حمایت نہیں کرتا ہے۔ ترنمول کانگریس کی جانب سے پہلی مرتبہ کسی سینئر لیڈر کے ذریعہ شاہجہاں کی تنقید کی گئی ہے۔ مقامی لیڈروں کا کہنا ہے کہ چوں کہ شاہجہاں شیخ ای ڈی کے سامنے خود سپردگی کرنے والے ہیں۔ اس لئے فرہاد حکیم نے ان کی تنقید کی ہے۔ حال ہی میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے شاہجہاں کے گھر کی تلاشی لینے کے بعد نوٹس جاری کیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ انہیں 29 جنوری تک ای ڈی کے سامنے حاضر ہونا پڑے گا۔ یہ قیاس آرائی کی جا رہی ہے پیر کو وہ ای ڈی کے سامنے آسکتے ہیں۔ ای ڈی نے راشن بدعنوانی کی تحقیقات کے تحت 5 جنوری کو سندیش کھالی میں ترنمول لیڈر شاہجہاں کے گھر پر چھاپہ مارا تھا۔ جب وہ وہاں پہنچے تو انہیں احتجاج کا سامنا کرنا پڑا۔ گاؤں والوں نے ای ڈی پر حملہ کر دیا۔ اس حملے میں کئی افسران زخمی ہو گئے۔ ای ڈی کے تین اہلکاروں کو اسپتال میں داخل کرنا پڑا۔ ان میں سے ایک شدید زخمی ہو گئے تھے۔ حملے کے دن شاہجہاں شیخ نظر نہیں آئے۔ ای ڈی نے دعویٰ کیا کہ شاہجہاں کے گھر کے سامنے 800 سے 1000 لوگ جمع ہو گئے تھے۔ ای ڈی کا دعویٰ ہے کہ یہ تمام افراد شاہجہاں شیخ کے کہنے پر آئے تھے۔ واقعہ کے بعد ترنمول کانگریس کے ترجمان کنال گھوش نے کہا کہ "غیر ارادی واقعہ" ہے اس کے علاوہ حکمراں پارٹی نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ ای ڈی نے مقامی انتظامیہ کو اندھیرے میں رکھتے ہوئے سندیش کھالی پر چھاپہ کیوں مارا؟

آئندہ الیکشن کے لیے نہیں، اگلی نسلوں کے لیے کام کر رہا ہوں: مان

لدھیانہ، 27 جنوری (یو این آئی) پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت سنگھ مان نے جمعہ کو یہاں 75 ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر قومی ترنگا لہرانے کے بعد اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ دن ہمارے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ پنجابیوں کی عظیم قربانیوں کے بعد اسے حاصل کیا گیا تھا۔ مسٹر مان نے کہا کہ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ پنجاب کے ٹیبلو کو جان بوجھ کر یوم جمہوریہ کی پریڈ سے باہر رکھا گیا۔ انہوں نے کہا کہ حیرت ہے کہ پنجاب کے بغیر قومی تہوار کیسے منائے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جن لوگوں نے جان بوجھ کر پنجاب کی جھانکی کو پریڈ سے باہر رکھا، انہیں بتانا چاہیے کہ اس میں کیا غلط ہے۔ ریاستی حکومت کے ذریعہ تیار کردہ جھانکیوں میں ریاست کی بھرپور ثقافت اور ورثے کو مناسب طریقے سے دکھایا گیا ہے، کیونکہ ہم ریاست کے فخر کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔ مرکزی حکومت کی طرف سے پنجابیوں کی عظیم قربانی کا مذاق اڑانا ناقابل برداشت اور غیر منصفانہ ہے، ریاست نے اس معاملے کو سختی سے اٹھایا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مرکزی حکومت نے ٹیبلو کو مسترد کر کے شہید بھگت سنگھ، شہید راج گرو، شہید سکھ دیو، لالہ لاجپت رائے، شہید اودھم سنگھ، شہید کرتار سنگھ سرابھا، مائی بھاگو، گدری بابے اور دیگر عظیم شہیدوں کی توہین کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت نے یوم جمہوریہ پریڈ میں ان ہیروز کے ٹیبلو کو شامل نہ کر کے ان ہیروز کے تعاون اور قربانی کو حقیر سمجھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت نے انڈین ایئر فورس اسٹیشن ہلواڑہ، لدھیانہ میں بننے والے بین الاقوامی ہوائی اڈے کا نام شہید کرتار سنگھ سرابھا انٹرنیشنل ایئرپورٹ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کی انتھک کوششوں سے موہالی بین الاقوامی ہوائی اڈے کا نام پہلے ہی شہید بھگت سنگھ کے نام پر رکھا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہلواڑہ ہوائی اڈے کا نام شہید کرتار سنگھ سرابھا کے نام پر رکھا جانا شہید کو ایک عاجزانہ خراج عقیدت ہوگی۔ وزیر اعلیٰ نے لوگوں سے پرزور دیا کہ وہ لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان صنفی امتیاز کو ختم کریں۔ انہوں نے کہا کہ وقت کا تقاضا ہے کہ لڑکیوں کو ہر شعبے میں نمایاں مقام حاصل کرنے کے لیے پردے جائیں، تاکہ وہ کامیابی کی نئی داستانیں لکھنے کے قابل ہو سکیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پنجاب پانی اور زرخیز زمین کے حوالے سے دستیاب قدرتی وسائل سے بھرپور استفادہ کر کے 182 لاکھ ٹن دھان کی پیداوار کرتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ تب ہی ملک غذائی پیداوار کے حوالے سے خود کفیل ہوا ہے جس کی بدولت دنیا بھر میں ایک مضبوط قوم کے طور پر ابھرا ہے۔ تاہم، انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ ریاست کے کسانوں کو کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) سے محروم کرنے کی سازش رچی جا رہی ہے، جو کہ امتیازی اور قابل رحم ہے۔ وزیر اعلیٰ نے تاہم کہا کہ پنجاب ایک سرخیل ہے اور پنجاب ہمیشہ آگے رہے گا کیونکہ پنجابیوں کو محنت اور لگن کے انمول جذبے سے نوازا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لئے اپنی ذمہ داری پوری تو جہ اور جوش و خروش سے انجام دے رہی ہے کہ پنجاب ہر میدان میں ملک کی قیادت کرے۔

طلباء ملک کی تقدیر سنواریں گے: منڈا

نئی دہلی، 27 جنوری (یو این آئی) قبائلی امور کے مرکزی وزیر ارجن منڈا نے آج قبائلی طلباء سے کہا کہ وہ مستقبل کے لیڈر ہیں جو امرت کال میں وزیر اعظم نریندر مودی کے وکست بھارت کے خواب کو پورا کرنے کے لئے ملک کی تقدیر کو شکل دیں گے۔ یہ قبائلی طلباء ملک کے مختلف حصوں سے یوم جمہوریہ کی پریڈ دیکھنے آئے تھے۔ مسٹر منڈا نے ہفتہ کو نئی دہلی میں اپنی رہائش گاہ پر 550 سے زیادہ طلباء سے ملاقات کی۔ نویں اور دسویں جماعت کے یہ طلباء وزارت کی طرف سے دی جانے والی پری میٹرک اسکالرشپ اسکیم کے مستفیدین ہیں۔ اس موقع پر مسٹر منڈا نے قومی راجدھانی میں کرتویہ پتھ پر یوم جمہوریہ کی تقریب ذاتی طور پر دیکھنے کے لیے قبائلی بچوں کو مدعو کرنے کے لیے مسٹر مودی کا شکریہ ادا کیا۔ طلباء سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر منڈا نے مختلف ریاستوں سے دہلی میں آنے والے طلباء کے تنوع کو دیکھتے ہوئے اس اجتماع کو 'منی انڈیا' قرار دیا۔

ریاست بھر کے مختلف شہروں میں یوم جمہوریہ جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا

دارالعلوم دیوبند سمیت مختلف دینی وعصری تعلیمی اداروں میں جوش وخروش سے منایا گیا یوم جمہوریہ

دیوبند، 75 /رواں یوم جمہوریہ دیوبند اور آس پاس علاقہ میں جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ عظیم علمی دانش گاہ دارالعلوم دیوبند کے اعظمی منزل کے احاطہ میں ادارہ کے مہتمم مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی نے پرچم کشائی کی اور طلبہ کو یوم جمہوریہ کی اہمیت سے روشناس کرایا۔ دارالعلوم وقف میں پرچم کشائی نائب مہتمم مولانا و ڈاکٹر شکیب قاسمی اور استاذ حدیث مفتی احسان قاسمی نے کی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی سلامتی اس کے دستور کی بقا میں مضمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک ہمارے اسلاف نے آزاد کرایا اور اس کے جمہوری دستور کی تشکیل میں نمایاں کردار ادا کیا۔ جامعہ امام محمد انور شاہ میں پرچم کشائی ادارہ کے استاذ مولانا طلحہ اعظمی نے کی۔ ادارہ کے استاذ مولانا صغیر پرتاپگڈھی اور مولانا نثار نے کہا کہ ملک کے خاطر ہمارے اکابرین نے عظیم قربانیاں دی ہیں انہیں ہمیں عہد کرنا چاہئے کہ ہم اس ملک کی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اسٹیٹ ہائیوے پر واقع ممتاز دینی درسگاہ دارالعلوم زکریا دیوبند میں ادارہ کے مہتمم مفتی شریف خان قاسمی نے پرچم کشائی اور طلبہ کو یوم جمہوریہ کی اہمیت سے روشناس کراتے ہوئے کہا کہ دستور ہمارے ملک کی جمہوریت کی روح ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی آزادی کے ساتھ ساتھ جمہوری دستور کے نظام میں بھی اکابرین دیوبند کی زریں خدمات شامل ہیں۔ اس موقع پر مولانا شفیع اللہ قاسمی، مولانا ہارون قاسمی، قاری سلمان اور قاری فرخ سمیت ادارہ کے جملہ طلبہ واساتذہ موجود رہے۔ مسلم فنڈ ٹرسٹ کے زیر انتظام تعلیمی اداروں مدنی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ اور پبلک گرلز انٹر کالج میں پرچم کشائی ادارہ کے سکریٹری محمد انس صدیقی اور منیجر سہیل صدیقی کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ اس موقع پر سہیل صدیقی نے کہا کہ آج کا دن نہ صرف ہمارے لئے بلکہ پورے ہندوستان کے لئے قابل فخر اور قابل یادگار دن ہے۔ اس دوران نائب منیجر سید آصف حسین، ناگل برانچ کے منیجر ساجد حسن، نظر فاؤنڈیشن کے صدر نجم عثمانی، ہیڈ مسٹریس صباحبیب صدیقی، محمد عدیل صدیقی فیضی صدیقی، محمد غزالی وغیرہ موجود رہے۔ ممتاز دینی ادارہ جامعہ رحمت گھگرولی میں جامعہ کے مہتمم مولانا ڈاکٹر عبدالمالک مغیثی کے ہاتھوں پرچم کشائی عمل میں آئی۔ اس دوران ایک ثقافتی پروگرام بھی پیش کیا جس میں بچوں نے یوم جمہوریہ کی مناسبت سے اردو، انگریزی و ہندی تقاریر قومی گیت اور ترانے پیش کئے۔ سکریٹری شعبہ دینی تعلیم آل انڈیا ملی کونسل مولانا ڈاکٹر عبدالمالک مغیثی نے اپنے کلیدی خطاب میں یوم جمہوریہ اور آزادی کی تاریخ پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر طلبہ و اساتذہ کے علاوہ علاقہ کی سرکردہ شخصیات موجود رہیں۔ جامعہ طبیہ دیوبند میں پرچم کشائی ادارے کے ڈاکٹر انور سعید و سکریٹری ڈاکٹر اختر سعید نے کی۔ اس دوران کالج اسٹاف موجود رہا۔ نواز گرلز پبلک اسکول میں پرنسپل فوزیہ ان، نجمہ خان اور شازیہ شمیم کے ہاتھوں پرچم کشائی عمل میں آئی۔ اسپرنگ ڈیل پبلک اسکول میں چیئرمین سعد صدیقی نے پرچم کشائی کی اور ساتھ ہی اسکول میں ثقافتی پروگرام پیش کئے گئے۔ اس دوران کو چیئرمین احمد صدیقی اور پرنسپل سمیت اسکول اسٹاف موجود رہا۔ جامعۃ القدسیات الاسلامیہ للبنات میں بھی یوم جمہوریہ کے موقع پر طالبات نے ثقافتی پروگرام پیش کئے۔ اس موقع پرنسپل قاری عامر عثمانی نے خطاب کیا۔ جامعہ دعوۃ الحق معینہ جبرہو میں مہتمم حاجی شمشاد احمد، جمعیۃ علماء تحصیل رامپور کو صدر مفتی عارف مظاہری اور ناظم اعلیٰ مولانا شمشیر قاسمی کے ہاتھوں پرچم کشائی عمل میں، اس دوران بچوں نے ثقافتی پروگرام پیش کئے۔ مدرسہ دارالسلام ٹوڈرپور میں ادارہ کے روح رواں قاری زبیر قاسمی، مولانا ندیم قاسمی اور حافظ ثمریاب نے پرچم کشائی کرکے طلبہ وطالبات کو یوم جمہوریہ کی اہمیت سے روشناس کرایا۔ بچوں نے خوبصورت انداز میں حب الوطنی پر مبنی پروگرام پیش کئے۔ جامعۃ الشیخ الحسین احمد مدنی میں مہتمم و شیخ الحدیث مولانا مزمل علی قاسمی اور جامعہ قاسمیہ دارالتعلیم والصنعہ میں مہتمم مولانا محمد ابراہیم قاسمی کے ہاتھوں پرچم کشائی کی گئی۔ دیوبند یونانی میڈیکل کالج میں پرچم کشائی ادارے کے چیئرمین ڈاکٹر قمرالزماں نے کی۔ مدرسہ تعلیم القرآن دارالمسافرین میں ادارہ کے مہتمم سید عقیل حسین میاں نے پرچم کشائی کی۔ علاوہ ازیں، معہد عائشہ صدیقیہ قاسم العلوم للبنات، جامعہ صدیقیہ روضۃ العلوم للبنات سرائے پیرزادگان، اسلامیہ ڈگری کالج، اسلامیہ انٹر کالج، مولانا مدنی میموریل اسکول، حاجی بلال میموریل پبلک اسکول نئی روشنی پبلک اسکول، امن نرسری پبلک اسکول، مدرا اکیڈمی دیوبند کے اطراف میں واقع پرائمری وجونیئر ہائی اسکول ٹھکری، فتح پور، ساپلہ، کھتری، ماکھی، بی بی پور، امرپور نین، سلطان پور وغیرہ میں بھی جوش وخروش کے ساتھ یوم جمہوریہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مقامی گرام پردھانوں نے پرچم کشائی کی گئی۔

ٹانڈہ میں یوم جمہوریہ کا جشن جوش وخروش سے منایا گیا

ٹانڈہ/امبیڈکرنگر (نامہ نگار) رواں برس ٹانڈہ میں 75 واں یوم جمہوریہ جوش وخروش سے جمعہ کے روز منایا گیا۔ اس دوران قومی پرچم لہرایا گیا اور قومی ترانہ پڑھا گیا۔ اس کے بعد ثقافتی پروگرام کا بھی انعقاد کیا گیا۔ یوم جمہوریہ کا جشن شہر کے معروف دینی درسگاہ دارالعلوم مظہر حق اور مظہر حق نسواں انٹر کالج میں پورے وقار اور دھوم دھام کے ساتھ ادارے کے سکریٹری حاجی شمیم اختر کی صدارت میں منایا گیا۔ منعقد تقریب میں انہوں نے قومی پرچم لہرایا اور یوم جمہوریہ کی مبارکباد پیش کیا۔ اس کے بعد سکول کی بچیوں نے مختلف رنگارنگ ثقافتی پروگرام پیش کئے جن میں حب الوطنی کے گیت بھی شامل تھے، حاضرین کا دل موہ لیا۔ اس موقع پر حاجی انصار احمد، حاجی ارشاد عبدالعلیم، حاجی جمال افضل، غفران احمد، محمد احمد، حاجی تنویر وغیرہ موجود رہے۔ جبکہ جامعہ عربیہ کنزالعلوم میں پرچم کشائی کی رسم پرنسپل مولانا اخلاق احمد نے ادا کیا۔ اسی کے ساتھ ہی قومی ترانہ پڑھا گیا۔ اس کے بعد ثقافتی تقریب منیجر طفیل اختر کی صدارت اور مولانا عبدالباری کی نظامت میں منعقد کیا گیا۔ جس میں طلباء اور طالبات نے رنگارنگ پروگرام پیش کئے۔ اس دوران خورشید عالم، خصال اختر انصاری، محمد ساجد، محمد محسن، ابصار احمد، عبدالمجیب، معمور احمد، عبدالحلیم، سراج احمد، اظہر حسن، توحید احمد، شہباز احمد وغیرہ موجود رہے۔ نگر پالیکا ٹانڈہ میں پرچم کشائی کی رسم چیئرپرسن شبانہ ناز نے ادا کیا اور قومی ترانہ پڑھا گیا۔ منعقد تقریب کے دوران انہوں نے باشندگان وطن کو یوم جمہوریہ کی مبارکباد دی۔ اسی طرح قومی انٹر کالج، فاطمہ گرلز انٹر کالج، آدرش کنیا ڈگری کالج، راجا رام ورما گھورسستھان (پی بی سی کالج)، ٹی این ڈگری کالج، آدرش جنتا انٹر کالج، مشری لال آریہ کنیا انٹر کالج، مدرسہ عین العلوم، ڈی اے وی اکیڈمی، ایم موڈل پبلک اسکول، کے بی سی پبلک اسکول، نورحق اسلامیہ مبارک پور، چوک گھنٹہ گھر، تاج تیرا سمیت تمام مقامات پر بھی یوم جمہوریہ کی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے علاوہ ٹانڈہ کے تمام سرکاری وغیر سرکاری دفاتر پر قومی پرچم بھی لہرایا گیا۔

این ٹی پی سی میں دھوم دھام سے منایا گیا 75 واں یوم جمہوریہ کا جشن

ٹانڈہ/امبیڈکرنگر (نامہ نگار) این ٹی پی سی ٹانڈہ کے امنگ اسٹیڈیم میں 75 واں یوم جمہوریہ کا جشن بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی این ٹی پی سی کے چیف جنرل منیجر بی سی پیلئی نے پرچم کشائی کی رسم ادا کی۔ اس دوران قومی ترانے اور این ٹی پی سی گانے کے بعد انہوں نے عظیم الشان پریڈ کا معائنہ کیا۔ منعقدہ پریڈ میں ڈالس اسکول، دویکانند شششو کنج، دویوت پریشد گورنمنٹ انٹر کالج، بیسک پرائمری اسکول، سینٹرل انڈسٹریل سیکورٹی فورس اور مقامی سیکورٹی فورس کے دستوں نے حصہ لیا۔ بی سی پیلئی نے جشن یوم جمہوریہ کی تقریب کو خطاب کرتے ہوئے باشندگان وطن کو مبارکباد پیش کیا۔ جشن یوم جمہوریہ کے تقریب میں سی آئی ایس ایف (سیکیورٹی برانچ) نے جدید رائفلوں اور مشین گنوں کے ساتھ مسلح لڑائی کا شاندار مظاہرہ کیا۔ اس کے بعد سکول کے بچوں کی جانب سے مختلف ثقافتی پروگرام پیش کئے گئے۔ بی سی پیلئی نے این ٹی پی سی کے تمام ملازمین اور حفاظتی اہلکاروں کو انعامات سے بھی نوازا۔ اس موقع پر این ٹی پی سی کے تمام افسران وملازمین موجود رہے۔

مکتب اسلامیات میں جوش وجذبہ کے ساتھ منایا گیا یوم جمہوریہ

گورکھپور، استاد محمد اعظم نے کہا کہ ہندوستان جیسا جمہوری نظام دنیا میں کہیں نہیں ہے، ہر ہندوستانی کے لیے اس جمہوریت کا احترام کرنا اور اس کی پیروی کرنا ضروری ہے، تب ہی ملک کی ترقی ممکن ہے۔ وہ 75ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر مکتب اسلامیات، چنگی شہید امام باڑہ ترکمان پور میں منعقد پروگرام کے ذریعے لوگوں سے خطاب کر رہے تھے، پروگرام کی ابتدا اشرف رضا نے تلاوت قرآن مجید سے کی، پرچم کشائی کی رسم ادا کی گئی بعدہ طلبا نے قومی ترانہ پیش کیا اور ہندوستان زندہ باد کے نعرے لگائے، اساتذہ نے بچوں کو ہندوستانی آئین کے تئیں بیدار کیا، شفا خاتون نے مختصراً ہندوستانی آئین پر روشنی ڈالی۔ ایڈوکیٹ توحید احمد نے کہا کہ 26 جنوری یعنی یوم جمہوریہ ہر ہندوستانی کے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے، ہمارے بزرگوں نے ملک کو ایسا جمہوری نظام دیا جس کی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی۔ استاد نوید عالم نے کہا کہ ہمیں نئی نسل کو بزرگوں کی قربانیوں سے روشناس کرانا ہوگا، حضرت سید کفایت علی کیفی مرادآبادی، حضرت شاہ ولی اللہ، حضرت شاہ عبدالعزیز، نواب سراج الدولہ، مفتی کفایت علی کافی، مفتی عنایت احمد، حافظ رحمت خان، علامہ مولانا رضا علی خان، بیگم حضرت محل، مولانا عبدالحق خیرآبادی، مولانا مفتی نقی علی خان اور لاکھوں ہندوستانیوں نے ملک کے لیے انگریزوں کے خلاف جنگ لڑی، ان سب کو اپنے ملک سے بے پناہ محبت تھی۔ مولانا دانش رضا اشرفی اور حافظ سیف رضا نے کہا کہ علمائے اہلسنت نے جنگ آزادی میں اہم کردار ادا کیا، جنگ آزادی میں سب سے پہلے حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی کا نام آتا ہے، ان کے بعد حضرت سید کفایت علی مرادآبادی ہیں، یہ سب اپنے وقت کے جنگ آزادی کے عظیم مجاہد تھے، مفتی صدرالدین دہلوی جنگ آزادی کے وہ عالم ہیں جنہوں نے لوگوں میں آزادی کا جذبہ پیدا کیا اور نئی روح پھونکی، ان میں علامہ احمد اللہ شاہ مدراسی بھی تھے، علامہ فضل حق خیرآبادی نے جب انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا تو اس فتوے پر اس بزرگ کے دستخط بھی تھے، انہوں نے پورے ہندوستان کا سفر کیا اور لوگوں میں آزادی کا جذبہ پیدا کیا۔

مدرسہ دارالعلوم رحمانیہ میں جشن جمہوریہ منایا گیا

بلرام پور 27 جنوری (پریس ریلیز) مدرسہ دارالعلوم رحمانیہ بسنت پور ضلع بلرامپور میں 75 ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر پرچم کشائی کی گئی اور ملک کی آن بان اور شان کیلئے قربان ہونے والے تمام شہداء کی عظیم قربانیوں کو یاد بھی کیا گیا۔ اس موقع پر مدرسہ کے استاد قاری گلزار احمد بلرام پوری نے تمام اہل وطن کو مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے کہا کہ یوم جمہوریہ آزاد ہندوستان کا ایک تاریخی دن ہے اور یوم جمہوریہ دراصل یوم آئین ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک کی حکومت ہندوستانی قوانین کی پاسداری کرے اور اس کے ایک ایک جز پر عمل پیرا ہو اگر ایسا نہ ہوا تو ملک ٹوٹ جائے گا۔ انہوں نے ملک میں امن وامان اور آئین کے تحفظ کیلئے آپسی اتحاد کو فروغ دینے کا پیغام دیتے ہوئے مزید کہا کہ سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ملک کے کسی بھی حصہ میں رہیں پیار ومحبت کو فروغ دیں اور سیکولرزم کو مضبوط کریں تاکہ ملک کی گنگا جمنی تہذیب برقرار رہے اور فرقہ پرستی کا خاتمہ ہو سکے۔

اے ایم یو میں 75 واں یوم جمہوریہ جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا

علی گڑھ، 27 جنوری: ''آزادی کے وقت بین الاقوامی امداد کے رحم وکرم پر رہنے سے لے کر دنیا کی پانچویں سب سے بڑی معیشت بننے اور مستقبل قریب میں ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت بننے کے سفر، غذائی اجناس میں خود کفیل بننے کے ساتھ بڑے ایکسپورٹر کے طور پر ابھرنے اور چاند کے غیر دریافت شدہ حصے پر اترنے سے لے کر جدید دور کی مہارتوں اور مستقبل کی ٹیکنالوجیز جیسے مصنوعی ذہانت اور گرین ہائیڈروجن میں ترقی کرنے تک ہندوستان نے گزشتہ 75 سالوں میں غیر معمولی ترقی دیکھی ہے، اور اس کی ترقی کی کہانی کو نہ صرف عالمی سطح پر تسلیم کیا گیا ہے بلکہ اس نے عالمی طاقت کے طور پر اپنے بارے میں تاثر کو بھی بدل دیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر محمد گلریز نے یونیورسٹی کے اسٹریچی ہال پر ملک کے 75ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر قومی پرچم لہرانے کے بعد طلباء، اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر گلریز نے کہا کہ جو چیز ایک 'جمہوری آئین' کو ممتاز کرتی ہے وہ قانون کی حکمرانی 'قائم کرنے اور فرد کے وقار کے تحفظ اور سماجی یکجہتی کو قائم کرنے کا عہد ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'قانون کے سامنے مساوات' کا تصور اس وقت بے معنی ہو جاتا ہے جب ہجوم کا انصاف معاشرے میں معمول بن جائے، فلاحی ریاست کا تصور کوئی معنی نہیں رکھتا اگر امیر اور غریب کے درمیان بہت زیادہ تفریق ہو، اور بھائی چارے کے لفظ کی کوئی اہمیت نہیں ہے اگر رواداری اور برداشت کے جذبہ کا فقدان ہو۔ پروفیسر گلریز نے کہا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ایک ادارے کے طور پر ملک کے آئینی اصولوں اور اس کے جمہوری نظریات کے ساتھ مکمل طور سے ہم آہنگی رکھتی ہے اور اس نے ہندوستانی عوام کی تعلیمی ترقی اور سماجی اختیار دہی میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ اس کے طلباء سرسید کے وژن کے پرچم بردار اور ہندوستان کی ترقی کی کہانی کے برانڈ ایمبیسیڈر رہیں۔

خانقاہ حضور شیخ العالم میں جشن یوم جمہوریہ تزک واحتشام کے ساتھ منایا گیا

ایودھیا (نامہ نگار) چشتیہ خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ ردولی شریف میں 26 جنوری کو جشن یوم جمہوریہ نہایت تزک واحتشام کے ساتھ منایا گیا۔ جشن یوم جمہوریہ کا آغاز خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ کے سجادہ نشین شاہ عمار احمد احمدی عرف نیر میاں کے ذریعہ پرچم کشائی سے ہوا۔ اس کے بعد جونیئر ہائی اسکول کے طلبہ نے قومی ترانہ جن گن من ادھیا نک ...... پیش کیا۔ بعدہ بالترتیب حافظ عبدالواحد معلم جامعہ چشتیہ نے "سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا" اور حافظ نور محمد نے "حکیم اجمل سلطان پوری کی لکھی ہوئی نظم" کہاں ہے میرا ہندوستان میں اس کو ڈھونڈ رہا ہوں" پیش کیا۔ اس کے بعد جامعہ چشتیہ کے سربراہ اعلیٰ شاہ عمار احمد احمدی عرف نیر میاں نے تمام ہندوستانیوں کو یوم جمہوریہ کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا پیارا ملک 15 اگست 1947ء کو انگریزوں کے چنگل سے آزاد ہوا تھا۔ اس آزادی میں ہندوستان کے شہید ہونے والے مجاہدین کی ایک لمبی فہرست ہے جو ناقابل بیان اور ناقابل فراموش ہے۔ 26 جنوری کو یوم جمہوریہ ہم اس لیے مناتے ہیں کہ اسی دن 1950ء میں ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے ذریعے بنائے ہوئے قوانین وآئین کا نفاذ ہوا تھا۔ اسی دن ہمارا ملک دنیا کو سب سے بڑا جمہوری ملک قرار پایا۔ یعنی اس ملک میں رہنے والے ہر فرد کو مذہب، رائے، تعلیم، ووٹ بلکہ ہر طرح کی آزادی حاصل ہے جو بادشاہت اور آمریت والے ممالک میں حاصل نہیں ہوتی۔ یہاں پر ہر قسم کے لوگوں کو یکساں حقوق حاصل ہیں۔ دلتوں، مزدوروں، کسانوں، عورتوں کے لیے الگ الگ حقوق حکومت کے ذریعے مہیا کیے گئے ہیں۔

مدرسہ عیاض العلوم میں جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا جشن یوم جمہوریہ

سیتاپور، کی بسواں تحصیل کے پیری پورہ گاؤں میں گزشتہ کئی سالوں کی طرح اس سال بھی جشن یوم جمہوریہ کا پروگرام بڑے ہی جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا جیسا کہ آپ حضرات بخوبی واقف ہونگے کہ جب ملک ہندوستان پر انگریزوں نے اپنی ناپاک سازشوں سے قبضہ کرلیا، اور معصوم ومجبور لوگوں کو بے انتہا مجبور و پریشان کرنے لگے، تب ملک ہندوستان میں بسنے والے تمام ہم وطنوں نے جس میں خاص طور مسلمانوں نے انگریزوں کے خلاف اپنی آوازوں کو بلند کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بھولے بھالے مسلمانوں کو اس کا خمیازہ اپنی جانوں کو دیکر بھگتنا پڑا، جس میں ہزاروں علماؤں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، اور اس فہرست میں وہ تمام دانشور پہلی صف میں کھڑے ملے، سیکڑوں عالموں کو ان ظالم انگریزوں نے کھولتے ہوئے تیل میں ڈلوا دیا، انگریزی تاریخ کا علم رکھنے والا ایک تاریخ کار لکھتا ہے کہ دلی کی چاندنی چوک سے لیکر خیبر تک کوئی ایسا درخت نہیں ہوتا تھا جس پر علمائے کرام کی لاش نہ لٹکی ہو آج انہیں مرد مجاہدین اور علمائے دین کی قربانیوں کا ثمرہ ہے کہ ہم اس ملک میں آج چین وسکون کی سانس لے رہے ہیں، انہیں حضرات کی قربانیوں اور انکی وطن عزیز کے واسطے وفاداریوں کو یاد کرنے اور انکی تاریخ کو پھر سے تازہ کرنے کے واسطے مدرسہ عیاض العلوم میں جشن یوم جمہوریہ کے موقع پر ایک بہترین پروگرام کا آغاز کیا گیا۔

اے ایم یو میں مظفر علی کی خود نوشت پر پینل مباحثوں کا اہتمام

علی گڑھ، 27 جنوری: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے کینیڈی آڈیٹوریم اور ویمنس کالج آڈیٹوریم میں مشہور فلمساز و فنکار اور اے ایم یو کے سابق طالب علم مظفر علی کی خود نوشت "ذکر" (پینگوئن، 2022) پر دو پینل مباحثوں کا اہتمام کیا گیا، جو طلباء، اساتذہ اور ادب وفن اور ثقافت سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یادگاری ثابت ہوا۔ پینل میں شامل شعبہ انگریزی کے چیئرمین پروفیسر محمد عاصم صدیقی اور آرٹ وکلچر کیوریٹر و جامعہ ملیہ اسلامیہ میں وزٹنگ فیکلٹی محترمہ عنبرین خان نے مظفر علی سے دلچسپ سوالات کیے، جن کے جوابات خوبصورت اشعار و اقتباسات سے مزین تھے۔ گمن (1978)، امراؤ جان (1981)، آگمن (1982) اور انجمن (1986) جیسی فلمیں دینے والے مظفر علی نے طلباء سے غیر رسمی بات چیت کی اور فلمسازی، کریئر اور مستقبل کے انتخاب، کتب، لکھنؤ و علی گڑھ، کتاب کے عنوان اور مسلم شناخت جیسے سوالات کے تشفی بخش جواب دیے۔ پروفیسر محمد عاصم صدیقی نے مظفر علی سے دریافت کیا کہ امراؤ جان (1981) کی تیاری کے وقت کیا انھیں اس بات کا احساس تھا کہ وہ ایک شاہکار بنا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ان لمحات کو یاد کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے والد سید ساجد حسین علی نے فلم بنانے کے دوران امراؤ جان پر کافی تحقیق کی جس سے اسکرین پلے کو مستند بنانے میں مدد ملی۔ مظفر علی نے کہا کہ انھوں نے ستیہ جیت رے سے بہت کچھ سیکھا۔ پروفیسر عاصم صدیقی نے ایک نقاد کے طور پر کتاب کا تجزیہ کرتے ہوئے طلباء پر زور دیا کہ وہ اس خود نوشت کو ضرور پڑھیں تاکہ لکھنے کے فن اور خوبصورت اظہار کے طریقے سیکھ سکیں۔ پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر شافع قدوائی نے کہا کہ مظفر علی کی خود نوشت اس لحاظ سے غیر معمولی ہے کہ اسے اپنی ذات سے علاحدہ کرکے لکھا گیا ہے، حالانکہ عموماً یادداشتیں لکھتے وقت لوگ اپنی محبت میں گرفتار نظر آتے ہیں۔ 'ذکر' کا یہ پہلو اسے دیگر خود نوشتوں سے ممتاز کرتا ہے اور اس کا مطالعہ فن وثقافت میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے ناگزیر ہے۔ اس موقع پر پروفیسر محمد سجاد (شعبہ تاریخ، اے ایم یو) نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ کتاب میں تحریک خلافت پر مظفر علی نے بہت مناسب تبصرہ کیا ہے۔ انہوں نے املی کے درخت کے بدھ مت کے ساتھ رشتہ کے بارے میں بات کی جسے یادداشت میں علی گڑھ سے متعلق باب کے عنوان کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

نوگانواں سادات میں جشن مولود کعبہ آج

امروہہ۔ امروہہ حلقہ کے نوگانواں سادات میں حضرت علی کے یوم ولادت پر جشن مولود کعبہ عنوان سے منعقد ہونے والے مشہور ومعروف محفل مقاصدہ آج رات امام بارگاہ حاجی رضی حسن میں منعقد ہوگی جسمیں ملک کے نامور شعراء کرام بارگاہ امامت میں منظوم خراج عقیدت پیش کرینگے۔ منتظم محفل انجمن امامیہ نوگانواں سادات کی جانب سے موصول اطلاعات کے مطابق محفل کی صدارت مولانا افضال حسین نظامت مناظر حسن فتحپوری فرمائینگے۔ محفل میں شہر نقوی، چندن فیض آبادی، کوثر کیرانوی، نوشہ امروہوی، ارمان حیدر ساحل، تاج کانپوری، شمس تبریز، مولانا دلشاد آل آبادی، حیدر گونڈوی، حیدر کرت پوری، معروف سرسوی، فرمان رنگی پوری، جوہر شکار پوری، مولانا فاضل بریلوی جیسے نامور شعراء اس محفل میں کلام پیش فرمائینگے۔ مومنین سے پابندی وقت کے ساتھ محفل میں شرکت کی درخواست کی گئی ہے۔

مولود حرم کمیٹی کے زیر اہتمام نکلا جلوس حیدری

جلال پور۔ حضرت علی علیہ السلام کے یوم ولادت کے موقع پر روضہ حضرت عباس محلہ جعفرآباد سے مولود حرم کمیٹی کے زیر اہتمام دوپہر میں جلوس حیدری نکالا گیا جس میں ہزاروں کی تعداد میں بوڑھے نوجوان اور بچے ترنگا پرچم لہرا رہے تھے اور جوش وخروش سے یا علی کے نعرے لگا رہے تھے۔ جلوس محلے کی گلیوں سے ہوتا ہوا سرائے چوک پہنچ کر ڈاکٹر سریش کی رہائش گاہ وتھانے کے سامنے سے ہوتا ہوا دوچوراہے پر پہنچ کر جلسہ میں تبدیل ہو گیا۔ جلوس کا اختتام روضہ حضرت قاسم پر ہوا جہاں پر بزرگ شیعہ عالم مولانا مہدی حسن واعظ نے تقریب کو خطاب کرتے ہوئے حضرت امام علی علیہ السلام کی سیرت طیبہ کو پورے عالم انسانیت کیلئے مشعل راہ قرار دیا اور لوگوں کو محمد وآل محمد علیہم السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے امام علی علیہ السلام کی پاک ذات کو اپنے لئے مشعل راہ قرار دینے کی تلقین کی اور صحیح معنوں میں مولا علی علیہ السلام کے پیروکار اور شیعہ بننے کی کوشش پر زور دیا مزید مولا علی علیہ السلام کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کو خانہ خدا میں پیدا کیا جو دنیائے اسلام کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ روضہ حضرت قاسم پر ساس حاجی محمد باقر آزاد پرندہ امین علی اصغر ساجد جلالپوری کلب حسن افصر جلالپوری و دیگر شاعروں نے اپنی شاعری کے ذریعے حضرت علی کی زندگی کے مختلف گوشوں کی تصویر کشی کی۔ اس موقع پر نیرج سنگھ حاجی قمر حیات انصاری علی عباس احسن رضا میثم علی اصغر انعام حسین جعفری محمد عباس راجہ کاظم سیف عباس راجو کوثر علی امیر حیدر مظفر حسین منا بادشاہ حسین وغیرہ موجود رہے۔

بسکھاری میں جشنِ ولادت فاتح خیبر مولیٰ علی عقیدت واحترام سے منایا گیا

ٹانڈہ/امبیڈکرنگر (نامہ نگار) ٹانڈہ تحصیل کے تحت بسکھاری کے جامعہ صوفیہ للبنات میں جشن ولادت فاتح خیبر مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھرپور عقیدت واحترام کے ساتھ منایا گیا۔ اس دوران بانی مدرسہ مولانا سید شاہ انیس اشرف اشرفی الجیلانی کی صدارت میں ایک عظیم الشان جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں علماء کرام نے شرکت کی۔ جلسہ میں حضرت علیؓ کی قربانیوں اور تعلیمات کو یاد کیا گیا اور مدرسہ کی کامیاب طالبات کو اسناد سے نوازا گیا۔ جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے مولانا انیس اشرف نے کہا کہ جس طرح حضرت علی نے دین کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ اسلام اور انسانیت انہیں تاقیامت یاد رکھیں گے۔ اس سے قبل مختلف پروگرام کا انعقاد بھی کیا گیا۔ اس موقع پر حضرت مخدوم اشرف سمنانیؒ درگاہ کچھوچھہ شریف کے سجادہ نشین سید شاہ محی الدین اشرف، درگاہ کچھوچھہ انتظامیہ کمیٹی کے صدر سید عزیز اشرف سمیت بڑی تعداد میں لوگ موجود رہے۔

یوم علی کی مناسبت سے نادر مخطوطات وکتب کی نمائش کا اہتمام

علی گڑھ، 27 جنوری: حضرت علی ابن ابی طالب کے یوم پیدائش کی مناسبت سے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی مولانا آزاد لائبریری نے علی سوسائٹی کے ساتھ مل کر لائبریری میں نادر مخطوطات وکتب کی ایک نمائش کا اہتمام کیا، جس کا افتتاح اے ایم یو وائس چانسلر پروفیسر محمد گلریز نے کیا۔ وائس چانسلر نے نمائش کا بغور مشاہدہ کیا، جس میں ہاتھ سے لکھے گئے قدیم مخطوطات، قرآن پاک کے مختلف نسخوں اور مختلف زبانوں کی نادر کتب شامل ہیں۔ اس میں نہج البلاغہ کا 900 سال پرانا ایک نسخہ بھی شامل ہے جو برصغیر میں موجود قدیم ترین نسخہ ہے۔ اس دوران یونیورسٹی لائبریرین پروفیسر نشاط فاطمہ اور لائبریری کے اورینٹل سیکشن کے انچارج ڈاکٹر ٹی ایس اصغر عطا خورشید نے نمائش میں شامل مخطوطات کی تاریخی، علمی ومذہبی اہمیت کے بارے میں وائس چانسلر کو معلومات فراہم کیں۔ نمائش میں لائبریری کے نایاب مجموعوں میں سے جو مخطوطات وقدیم دستاویزات شامل کئے گئے ہیں ان میں حضرت علی کی مدح میں تحریر کیا گیا 'قصیدہ حافظ' جسے ناخنوں کے ساتھ خط ناخون میں لکھا گیا ہے، نہج البلاغہ کے مختلف قدیم نسخے، اور کوفی رسم الخط میں چمڑے کی جھلی پر تحریر قرآن پاک کے کچھ اجزا شامل ہیں۔

راج بھون میں لہرایا 75 میٹر اونچا قومی پرچم

گورنر اور وزیر اعلیٰ نے راج بھون تقریب میں ریاست کے کھلاڑیوں، ثقافتی کارکنوں اور فنکاروں کو اعزازات سے نوازا

لکھنؤ: 26 جنوری۔ اتر پردیش کی گورنر شریمتی آنندی بین پٹیل نے کہا کہ ایودھیا میں نہ صرف شری رام کی دیوتا کی شکل کی تقدیس کی گئی ہے بلکہ یہ ہندوستانی ثقافت، انسانی اقدار اور اعلیٰ ترین آدرشوں میں غیر متزلزل ایمان کا تقدس بھی ہے۔ شری رام۔ ہم یوم اتر پردیش، یوم سیاحت اور یوم جمہوریہ ایسے موقع پر منا رہے ہیں جب پورے ملک میں تہوار کا ماحول ہے اور ہمارا اتر پردیش اس جشن کا مرکز ہے۔ آج کا دن ہر ہندوستانی کو ملک کی شان پر فخر کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

گورنر آج یہاں راج بھون میں یوم اتر پردیش کے موقع پر منعقدہ سرمایہ کاری تقریب کے موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کر رہی تھیں۔ اس تقریب میں اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بھی شرکت کی۔ گورنر اور وزیر اعلیٰ نے ریاست کے کھلاڑیوں، ثقافتی کارکنوں اور فنکاروں کو اعزازات سے نوازا۔ انہوں نے راج بھون کمپلیکس میں 75 میٹر اونچا قومی پرچم بھی لہرایا۔ اس موقع پر ثقافتی پروگرام بھی پیش کیا گیا۔

گورنر نے کہا کہ اتر پردیش مریادا پرشوتم بھگوان شری رام اور لیلا دھری شری کرشنا کی جائے پیدائش ہے۔ یہ تھاگت گوتم بدھ اور گنگا جمنا کی مقدس سرزمین ہے۔ ہمارا اتر پردیش اپنے یوم تاسیس کو ایک نئی قرارداد کے طور پر منا رہا ہے۔ آج اتر پردیش کی کثیر جہتی ترقی نئے ہندوستان میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ ریاست نے ہر شعبے میں ترقی کے معیار قائم کیے ہیں۔ اس سے نہ صرف ریاست کے لوگوں کی زندگی آسان ہوئی ہے بلکہ نئے مواقع بھی پیدا ہوئے ہیں۔

گورنر نے کہا کہ اتر پردیش آج ملک کی ترقی کے لئے ترقی کے انجن کے طور پر کام کر رہا ہے۔ اتر پردیش قومی آمدنی میں 9.2 فیصد کا حصہ ڈال رہا ہے۔ ریاست کی بہتر برانڈنگ، کاروبار دوست ماحول اور برآمدات کو فروغ دینے کی کوششوں کی وجہ سے آج ریاست کی برآمدات 1.74 لاکھ کروڑ روپے سے تجاوز کر گئی ہیں۔ سال 2022-23 میں ریاست میں تقریباً 8.31 کروڑ سیاح آئے ہیں، جس سے اتر پردیش ملک میں سب سے زیادہ سیاحوں کے لیے آنے والی ریاست بن گئی ہے۔ آج، چاہے کاشی وشوناتھ راہداری کی ترقی ہو یا ایودھیا میں ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد یا "پردھان منتری سوریادیا یوجنا" سے ہر گھر کو روشن کرنے کی قرارداد، حکومت ہند اور اتر پردیش کی حکومت اس میں بہتری لانے کے لیے پرعزم ہیں۔ لوگوں کی زندگیاں آگے بڑھ رہی ہیں۔

گورنر نے کہا کہ آزادی کے سنہری دور میں دیہی معیشت میں بھی تیزی سے تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ آج چھوٹی زمین رکھنے والے کسانوں کو طاقت دی جا رہی ہے، جس کی وجہ سے وہ بااختیار ہو رہے ہیں۔ ڈیڑھ گنا ایم ایس پی، کسان کریڈٹ کارڈ کی توسیع، انشورنس اسکیم میں بہتری اور تین ہزار روپے کی پنشن جیسے کئی فیصلے چھوٹے کسانوں کو بااختیار بنا رہے ہیں۔ گنے کی ادائیگی کے حوالے سے درپیش مسائل میں مسلسل کمی کی جا رہی ہے۔ اتر پردیش آنے والے سال میں گنے کے کاشتکاروں کے لیے نئے امکانات کے دروازے کھولنے جا رہا ہے۔ گنے سے تیار ہونے والا ایتھنول جو کہ بائیو فیول کے طور پر استعمال ہوتا ہے، بطور ایندھن استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس سے اتر پردیش کے گنے کے کسانوں کو کافی فائدہ ہونے والا ہے۔

گورنر نے کہا کہ وہ ریاست جو کبھی ملک کی ترقی میں رکاوٹ کے طور پر دیکھی جاتی تھی، آج ملک کی اہم مہمات کو ایک نئی سمت دے رہی ہے۔ اتر پردیش حکومت نے ہر اسکیم اور مشن میں ملک کے اہداف کو حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے جس میں بیت الخلا کی تعمیر، غریبوں کو مستقل مکانات فراہم کرنا، اجولا اسکیم کے تحت گیس کنکشن فراہم کرنا، بجلی کنکشن فراہم کرنا، پی ایم کسان سمان ندھی وغیرہ شامل ہیں۔ گورنر نے کہا کہ آج جس طرح سے اتر پردیش اپنی ثقافت کو تقویت بخشنے کے لیے پرعزم ہے، وہ دوسری ریاستوں کے لیے ایک مثال ہے۔ اتر پردیش کی حکومت پوری جانفشانی سے اس کام میں لگی ہوئی ہے۔ اتر پردیش آج سرمایہ کاری کے لیے سب سے پسندیدہ ریاست بن کر ابھرا ہے۔ کوئی اتر پردیش کے مذہبی شہروں کو ٹرانسپورٹ خدمات کے ذریعے جوڑنے میں سرمایہ کاری کرنے میں دلچسپی ظاہر کر رہا ہے تو کوئی ریاست میں اعلیٰ تعلیم کے میدان میں سرمایہ کاری کے لیے پرجوش ہے۔ اس کے علاوہ، کاروباری افراد دفاع، پیٹرو کیمیکل سیکٹر، ہوٹل اور ڈسٹلریز، قابل تجدید توانائی، صحت کی دیکھ بھال، کیمیکل انڈسٹری، شوگر ملز اور مالیاتی خدمات میں سرمایہ کاری کے لیے آگے آئے ہیں۔ اتر پردیش کی ترقی کا سفر عوام کی شراکت کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ ریاست کی ترقی میں ریاست کے ہر شہری کی اہمیت ہے۔ گورنر نے کہا کہ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ہماری جمہوریہ بہترین جمہوری اقدار اور ہندوستانی آئین کے تئیں غیر متزلزل وفاداری اور تنوع میں اتحاد کا ایک مضبوط اظہار ہے۔ آنے والا وقت کامیابی اور کامرانی کا ہے۔ ہماری ریاست کے نوجوانوں کو ہندوستان کی ترقی، ہندوستان کا عروج، ہندوستان کا عروج اور ترقی یافتہ ہندوستان دیکھنا چاہئے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ملک کے عظیم آزادی پسندوں کی محنت، کوشش، جدوجہد اور تپسیا کی بدولت آزاد ہندوستان نے دنیا میں ایک نئی طاقت کے طور پر اپنے آپ کو قائم کیا ہے۔ نئے ہندوستان کا نیا اتر پردیش زندگی کے ہر شعبے میں ترقی کر رہا ہے۔ ہندوستان کی نامور شخصیات، جنہوں نے اپنے اپنے شعبوں میں کچھ نیا کیا ہے، دنیا کے سامنے ملک کی صلاحیتوں کو ظاہر کیا ہے۔ جب ملک غلام تھا تو ان شخصیات کو اپنی ثقافت، ورثہ اور اپنی صلاحیتوں کو پیش کرنے کی آزادی نہیں تھی۔

ملک و ریاست تیزی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے

نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے 75ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر پریاگ راج پولیس لائن پریڈ گراؤنڈ میں قومی پرچم لہرایا

لکھنؤ: 27 جنوری۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے جمعہ کو پریاگ راج پولس لائن پریڈ گراؤنڈ میں 75ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر قومی پرچم لہرایا اور شاندار پریڈ کی سلامی لی اور بہترین کام کرنے والوں کو بھی اعزاز سے نوازا۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ نے پولیس لائن میں خصوصی انتظامات کے لیے ایک کروڑ روپے کا اعلان کیا۔ اس کے ساتھ انہوں نے پولیس لائن کی توسیع، نئے فارم اور بنیادی ضروریات کے لیے ایکشن پلان تیار کر کے پیش کرنے کو کہا ہے۔

اس موقع پر پولیس اہلکاروں کی جانب سے جمناسٹک گیمز بھی پیش کی گئیں، بچوں نے مختلف سکولوں کے طلباء کی جانب سے ثقافتی پروگرام پیش کیے گئے۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ میرے لیے خوش قسمتی کی بات ہے کہ مجھے تیرتھ راج پریاگ راج میں پولیس لائن میں منعقدہ یوم جمہوریہ کی تقریبات میں شرکت کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہم بہت فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہمارا ملک اور ریاست ترقی کی راہ پر مسلسل آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہندوستان عالمی لیڈر اور عالمی سپر پاور بننے جا رہا ہے۔ جس ملک کے 25 کروڑ لوگ صرف 10 سال میں غربت کی لکیر سے اوپر آ جائیں اسے دنیا میں ترقی کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ ہمارا ملک اب ترقی کی راہ پر پیچھے مڑ کر نہیں دیکھے گا۔ دنیا کا کوئی ملک ہمیں آنکھ نہیں دکھا سکتا۔ ہمارے ملک نے چاند پر ترنگا جھنڈا لہرانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ آج پوری دنیا میں بھارت ماتا کا جشن منایا جا رہا ہے اور بھارت دنیا کی پانچویں بڑی معیشت بن چکا ہے اور بہت جلد دنیا کی تیسری بڑی معیشت بننے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جو پرامن طریقے سے ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ہماری اولین ترجیح امن و امان برقرار رکھنا ہے۔ آج ہماری ریاست کی امن و امان کی صورتحال پورے ملک میں زیر بحث ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت نے غریبوں کی فلاح و بہبود کے لیے بہت سی اسکیمیں نافذ کی ہیں جن کا فائدہ مستحق افراد کو بلا تفریق دیا جا رہا ہے۔ ہمارا ملک تمام شعبوں میں خود کفیل ہو رہا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 2025 میں یہاں مہاکمبھ کا انعقاد ہونے والا ہے، جس میں تقریباً 48 کروڑ لوگوں کے آنے کا امکان ہے، جس کے پیش نظر بڑے پیمانے پر تیاریاں چل رہی ہیں۔ پریاگ راج ضلع کو ملک میں صفائی کے میدان میں دوسرا مقام حاصل کرنے پر میں تمام لوگوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پریاگ راج کو نمبر 1 پر لانے اور پریاگ راج کو صاف ستھرا بنانے کے لیے ہم سب کو کوششیں کرنی ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ضلع ووٹنگ فیصد میں پیچھے ہے، اس لیے آئندہ لوک سبھا انتخابات میں آپ سب کو ووٹ دینا چاہیے۔ آنے والے وقت میں پریاگ راج میں سیاحت کے شعبے میں بڑے پیمانے پر روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ ہمارے نوجوان اور کاروباری لوگ آگے بڑھیں۔ تاکہ یہاں آنے والے عقیدت مندوں کو یہاں رہنے میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے، میں تاجروں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آگے آئیں اور اس علاقے میں سرمایہ کاری کریں۔ انہوں نے کہا کہ عزت مآب وزیر اعظم نے آپ کے سامنے 2047 تک ایک ترقی یافتہ ہندوستان کا ہدف رکھا ہے، جو بہت بڑا ہدف ہے، لیکن اگر ہم تمام ہم وطن متحد اور پرعزم ہوں تو یہ ہدف بہت چھوٹا ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے ملک کے بہادر سپاہیوں پر فخر ہے جو سرحد پر ہمہ وقت چوکس رہتے ہیں اور ہماری حفاظت کرتے ہیں۔

تعلیم گاہوں کی ترقی سے ملک ترقی کرے گا: پروفیسر کاظمی

شعاع فاطمہ گرلس انٹر کالج میں یوم جمہوریہ کے موقع پر بڑے جشن کا اہتمام

جامعہ ناظمیہ میں جشن یوم جمہوریہ

لکھنؤ۔ ۲۶ جنوری کو صبح ۱۰ بجے یوم جمہوریہ کے موقع پر جامعہ ناظمیہ میں قومی پرچم لہرایا گیا پھر ایک جلسہ منعقد ہوا جلسہ ملک کی آزادی اور آزادی کے لئے کی گئی کاوشوں اور قربانیوں کا ذکر ہوا۔ خاص کر ان لوگوں کے جنہوں نے ملک کی آزادی کے لئے اپنی جان کو قربان کر دیا۔ اس موقع پر سبھی ذمہ داران اساتذہ، اراکین وطلاب موجود تھے۔ سب نے مل کر ملک کی خوش حالی و ترقی کی دعا کی آخر میں حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

لکھنؤ: شعاع فاطمہ گرلس انٹر کالج میں 26 جنوری کے موقع پر جشن یوم جمہوریہ کا انعقاد کیا گیا۔ کالج کے منیجر پروفیسر حسین اصغر کاظمی کے ذریعہ پرچم کشائی کے بعد طلبہ وطالبات نے موسیقی، تقریر اور ثقافتی پروگرام کی پیشکش کی۔ تقریب کی نظامت ماہی سکینہ اور سنسکرتی جیسوال نے کی جب کہ یوم جمہوریہ کی اہمیت اور مجاہد آزادی کو عنوان بنا کر ندھی ورما اور سریتا ساہو نے تقریر کی۔ اس موقع پر کالج کے منیجر نے طلبہ وطالبات کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی آزادی کے بعد سے تعلیم یہاں کا ایک بڑا مسئلہ رہا ہے۔ محدود وسائل کی وجہ سے ہماری نسلوں کی تعلیم یافتہ بننے میں وقت لگا مگر آج تعلیم کے میدان میں جس طرح سے ڈیجیٹلائزیشن اور دیگر سہولیات نے انقلاب پیدا کیا وہ قابل تعریف ہے۔ آج ہماری نسلیں اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ انھوں نے تعلیم نسواں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ملک کی بیٹیوں کی تعلیمی حاصل کرنے کی رفتار ابھی سست ہے مگر ہمیں یقین ہے کہ ایجوکیشن کی نئی اسکیمیں اس رفتار میں بھی جلد تیزی لائیں گی۔ انھوں نے کہا کہ اگر ہمارے تعلیمی ادارے کالج، یونیورسٹیز وغیرہ ترقی کریں گے تو ملک خود بخود ترقی یافتہ بن جائے۔ پروگرام کی کنوینر اور کالج کی پرنسپل میرا ترپاٹھی نے اپنی تقریر میں آزادی اور غلامی پر گفتگو کی اور غلام ذہنیت کو مضر بتاتے ہوئے کہا کہ انگریزوں کے چلے جانے کے بعد بھی ہمارا کلچر اور ذہن انگریزی اثرات سے آزاد نہیں ہو سکا۔ ہم ابھی بھی دیسی چیزوں کی بہ نسبت خارجی چیزوں کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ ملک کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ہم ہندوستانی پروڈکٹ کو پروموٹ کریں۔ پروگرام کے اختتام پر کالج کی پرنسپل میرا ترپاٹھی نے طلبہ، مہمانوں، سرپرستوں اور ٹیچرس کا شکریہ ادا کیا جن کی ہدایت پر بچوں نے پروگرام تیار کیے تھے۔ جشن کے بعد شرکا میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

عازمین حج کی سہولت کے لیے سعودی عرب میں خادم الحجاج کی درخواست کے لیے

حج کمیٹی آف انڈیا کی جانب سے سرکلر-4 جاری

لکھنؤ: 27 جنوری۔ عازمین حج کی سہولت کے لیے، حج کمیٹی آف انڈیا نے سعودی عرب میں خادم الحجاج کی درخواست کے لیے 25 جنوری 2024 کو سرکلر- 4 جاری کیا ہے۔ یہ اطلاع اتر پردیش ریاستی حج کمیٹی کے سکریٹری/ ایگزیکٹیو آفیسر ایس پی تیواری نے دی۔ انہوں نے کہا کہ آن لائن درخواست حج کمیٹی آف انڈیا کی ویب سائٹ hajcommittee.gov.in پر کی جائے گی اور مقررہ فارم اپ لوڈ کیے جائیں گے۔ آن لائن درخواست کی آخری تاریخ 15 فروری 2024 ہے۔ ہر 300 عازمین حج کے لیے 01 خادم الحجاج کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ خواتین بھی اپلائی کر سکتی ہیں۔ خواتین کی تعداد، محرم کے بغیر خواتین کے زمرے میں، ہر 300 خواتین کے لیے 01 خاتون خادم الحجاج کا انتخاب کیا جائے گا۔ مشین ریڈایبل پاسپورٹ جو 15 فروری 2024 کو یا اس سے پہلے جاری کیے گئے ہیں اور 31 جنوری 2025 تک ویلڈ ہونا ضروری ہے۔ مرد/خواتین درخواست دہندگان جن کی عمر 31.03.2024 تک 50 سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ خادم الحجاج کے طور پر حج 2023 پر جانے والے اور دو بار سے زیادہ جانے والے ملازمین اہل نہیں ہوں گے۔ درخواست گزار نے حج یا عمرہ کیا ہو۔ درخواست دہندہ کا حکومت کے تحت سرکاری، پبلک سیکٹر انڈر ٹیکنگ/آئینی ادارے سے ہونا ضروری ہے۔ عارضی، جز وقتی، موسمی، آؤٹ سورس، کنٹریکٹ، ایڈہاک ملازمین درخواست نہیں دے سکیں گے۔ مرکزی اور ریاستی حکومت میں کلاس-اے یا اس کے مساوی افسران جیسے سینئر افسران درخواست نہیں دے سکیں گے۔ ملازمین کے کل کوٹہ کے 15 فیصد سے زیادہ کو ریاستی حج کمیٹی اور ریاستی وقف بورڈ سے نامزد نہیں کیا جائے گا۔ درخواست دہندہ کو نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ جمع کرنا لازمی ہوگا۔ خادم الحجاج کو انٹرنیٹ اور اسمارٹ فون کے استعمال سے آشنا ہونا چاہیے۔ درخواست دہندہ کو سعودی عرب سے منظور شدہ COVID-19 ویکسین کی جائز خوراکیں موصول ہونی چاہیے۔ درخواست دہندگان کو عازمین حج کی بولی جانے والی زبان سے واقف ہونا ضروری ہے۔ عربی زبان کا علم ایک اضافی فائدہ ہوگا۔ درخواست گزار کا جسمانی طور پر صحت مند ہونا ضروری ہے جس کے لیے سرکاری اسپتال سے ہیلتھ سرٹیفکیٹ حاصل کر کے جمع کرانا لازمی ہے۔ جزوی/کل معذوری والے درخواست دہندگان اہل نہیں ہوں گے۔ منتخب خادم الحجاج کو حج کمیٹی آف انڈیا کے زیر اہتمام حج کی تربیت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ خادم الحجاج اپنے خاندان کے کسی فرد کے ساتھ حج پر جانے کے اہل نہیں ہوں گے۔ کسی بھی خادم الحجاج کو عازمین حج سے کوئی مالی انعام نہیں لے گا۔ انہیں تمام خدمات مفت فراہم کرنی ہوں گی۔ اگر کسی سابق خادم الحجاج کے خلاف قونصل جنرل آف انڈیا کی طرف سے کوئی منفی انٹری کی گئی ہے تو ایسے ملازمین کا انتخاب نہیں کیا جائے گا۔

اسرائیل کے لیے رجسٹریشن اور اسکل ٹیسٹ 28 اور 29 جنوری کو ہوں گے

لکھنؤ: 27 جنوری۔ پرنسپل راج کمار یادو نے بتایا کہ ہندوستان سے اسرائیل بھیجے جانے والے کارکنوں کا ہنر ٹیسٹ اتوار 28 جنوری 2024 کو صبح 9 بجے سے گورنمنٹ آئی ٹی آئی علی گنج، لکھنؤ میں ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ 28 جنوری 2024 اور 29 جنوری 2024 کو واک ان امیدواروں کا رجسٹریشن ہوگا اور اسکل ٹیسٹ بھی لیا جائے گا۔ 30 جنوری 2024 کو صرف اسکل ٹیسٹ ہوگا، کوئی نیا واک ان رجسٹریشن نہیں ہوگا۔

زمین مافیا سنجے سنگلا کی علاج کے دوران موت

لکھنؤ: 27 جنوری (پی این ایس) ریاستی سطح کا لینڈ مافیا اور بدنام زمانہ گینگسٹر سنجے سنگلا کی موت ہوگئی۔ سنگلا، جو دھوکہ دہی کے ایک کیس میں پانچ سال کی سزا کاٹ رہا تھا، کے جی ایم یو میں زیر علاج تھا جہاں اس نے آخری سانس لی۔ سنگلا کے کئی ساتھی بشمول ان کی اہلیہ اس وقت جیل میں ہیں۔ لکھنؤ کے گومتی نگر ایکسٹینشن سیکشن کے رہنے والے سنجے سنگلا نے تقریباً 10 سال قبل بارہ بنکی اور لکھنؤ کی سرحد سے متصل زمینوں کی خرید و فروخت کا کام شروع کیا تھا۔ اس نے بارہ بنکی کے بھوہیرہ میں سنگلا ریذیڈنسی بنائی۔ لوگوں کو زمین اور تیار گھر دینے کے نام پر سنگلا نے پیسہ لیا اور ارب پتی بن گیا۔ پچھلے تین چار سالوں میں ان کے خلاف غیر قانونی قبضے، دھوکہ دہی، جعلسازی اور دھمکی کے 31 مقدمات درج کیے گئے۔

لینگویج یونیورسٹی میں یوم جمہوریہ کے موقع پر پرچم کشائی کی تقریب

لکھنؤ، ۲۶ جنوری ۲۰۲۴، خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں پچھترواں یوم جمہوریہ پورے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ اسی سلسلے میں یوم جمہوریہ کے پرمسرت موقع پر لینگویج یونیورسٹی لکھنؤ کے ابوالکلام آزاد بھون میں وائس چانسلر پروفیسر نریندر بہادر سنگھ نے پرچم کشائی کی۔ اس پرمسرت موقع پر یونیورسٹی کے اساتذہ، طلبہ اور انتظامی عملہ سے خطاب کرتے ہوئے وائس چانسلر نے کہا کہ جب ہمارا ملک آزاد ہوا تو سب سے پہلے قومی سطح کے رہنماؤں کو یہ خیال ستانے لگا کہ ملک کو کس طرح یعنی کس آئین و قانون کے تحت چلایا جائے تاکہ عوام کو محسوس ہو سکے کہ وہ بھی سرکار کا حصہ ہیں اور عوامی رائے کے بغیر سرکار کے کام آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں چنانچہ اس موقعے پر آئین ترتیب دینے والوں نے ایک ایسا نظام قائم کرنے کا فیصلہ کرلیا جس میں حکومت سازی کا حق عوام کو دیا گیا یعنی حکومتوں کی تشکیل میں عوام کی مرضی اور منشا کارفرما ہو۔ اس کو مدنظر رکھ کر ملک کے لئے سب سے مناسب اور معقول نظام یعنی جمہوری طرز حکومت کو اپنانے کا فیصلہ کیا گیا اور پھر سال میں ۲۶ جنوری کو ایک خصوصی قرارداد کے ذریعے بھارت کو جمہوریہ قرار دیا گیا یعنی عوامی حکومت کا قیام عمل میں لانے کا اعلان کیا گیا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ہمارے ملک میں اس وقت ہمہ جہت ترقی ہو رہی ہے، ہندوستان نے چاند سے سورج تک اپنی رسائی قائم کر لی ہے، اس کے ساتھ ساتھ اب ہم تین ٹریلین معیشت کے ہدف کو حاصل کر چکے ہیں اور پانچ ٹریلین کو حاصل کرنے کی طرف بہت تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں اور یوں ہمارا ملک دنیا کی تیسری بڑی معیشت بننے کی طرف گامزن ہے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں یہ بھی کہا کہ ہمیں اپنے آئین کے تحت مل کر کام کرنا چاہیے ہم سب ہندوستان کی مٹی سے بے پناہ پیار کرتے ہیں اور ہم سب کو مل کر اس مٹی کے وقار اور اس کی عظمت کی بقا کے لئے کوشش کرتے رہنی چاہیے۔ انھوں نے یونیورسٹی کے اساتذہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس یونیورسٹی کی ارتقائی صورت کو روشن و منور کرنے کے لئے ایمانداری سے ہمہ جہت کوشش کرنے کی ضرورت ہے ہم نے بہت کچھ حاصل کرلیا ہے مگر ابھی بھی ہمیں بہت کچھ حاصل کرنا باقی ہے۔ انھوں نے تمام اساتذہ طلبہ اور عملے سے مطالبہ کرتے ہوئے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ یونیورسٹی NAAC میں اعلیٰ ترین گریڈ کے حصول کے لئے مثبت کوشش کرتی ہے اور جب تک ہم صحیح سمت اور مثبت سوچ کے ساتھ کام نہیں کریں گے یہ ممکن نہیں ہو سکے گا۔ اس اہم تقریب میں طلبہ کی نمائندگی کرتے ہوئے شعبہ صحافت کے طالب علم سلمان نے اپنی مختصر تقریر میں یوم جمہوریہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دراصل آج کا دن اندھیرے سے اجالے کی طرف سفر کرنے کا دن ہے آج ہی دن امبیڈکر جی کے ذریعے تشکیل دیئے گئے آئین کی بدولت آزاد فضا نصیب ہوئی۔

لکھنؤ کے احمد فراز نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ "انترکچھ" میں لہرایا قومی پرچم

لکھنؤ: 27 جنوری۔ لکھنؤ کے ہونہار احمد فراز نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ "انترچھ" میں قومی پرچم کو لہرا کر ایک عظیم کامیابی حاصل کر لی ہے۔ جن کی سراہنا فلمی اداکار ریتک روشن نے بھی کی ہے۔ کلام لیب کے فاؤنڈر احمد فراز نے اپنے ساتھیوں سشکت ترپاٹھی، اور ہرشت اوستھی کے ساتھ 75 ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر کڈس اسپیس سنگٹھن کلام لیب کے ذریعہ انترچھ میں ترنگا لہرایا۔ اس یوم جمہوریہ پر قومی پرچم کو انترچھ میں لہرایا گیا۔ جو ہندوستان کے انترچھ کے ساتھ اتحاد کی علامت ہے۔ یہ تاریخی کارنامہ کلام لیب کے حوصلہ افزا کارناموں سے ممکن ہو پایا ہے۔ کلام لیب کے بچوں کے ذریعہ ڈیزائن اور تعمیر اشیاء نے انترچھ میں 118,000 فٹ کی اونچائی پر ہندوستان کے قومی پرچم کو لہرایا۔ یہ ایک تعجب اور دلکش نظارہ تھا۔ جس میں ٹیم کا محب وطنی پیغام اور ہمارے قومی ترانے کی دھن بج رہی تھی۔ اس لانچ کو حیدرآباد ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف فنڈامینٹل ریسرچ سے کیا گیا۔ ہزاروں اسکولی طلباء نے پورے ہندوستان سے www.kalamlabs.in پر اس ایونٹ کو لائیو دیکھا۔ واضح رہے کلام لیب کا قیام بھارت رتن ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی یاد میں کی گئی ہے۔ تاکہ سائنسی سوچ کا ایجاد کیا جا سکے۔ اور بچوں میں انترچھ کے تئیں محبت کو پھیلایا جا سکے۔ بس پلانی سے جلد ہی پاس ہوئے یوا انجینئر احمد فراز، سشکت ترپاٹھی، ہرشت اوستھی کلام لیب کے بانی ہیں۔ عالمی پیمانے پر ان کی کاوشوں کو سراہا اور پہچانا ہے۔ اور انھیں فوربس 30 انڈر 30 کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی وہ فن لینڈ یورپ میں منعقدہ ایک تعلیمی مقابلے میں AI اور AR کے استعمال پر پوری دنیا میں پہلے مقام پر رہے ہیں۔ کلام لیب کو سلی کان ویلی کے پریمیم وی سی فرموں جیسے لائٹس اسپیڈ، وائی کامبینیٹر اور کنان شاہ، گورو منچال سے وی سی فنڈنگ کی منظوری موصول ہوئی ہے۔ کلام لیب کے بانی احمد فراز، سشکت ترپاٹھی، ہرشت اوستھی نے کہا اس انترچھ تجربہ نے کئی بچوں کے خوابوں کو جگایا ہے۔

خواجہ سرا مہامنڈلیشور ہمانگی کو متھرا میں پولیس نے گھر میں کیا نظر بند، شاہی عیدگاہ جانے پر تھی بضد

متھرا: 27 جنوری (پی این ایس) سپریم کورٹ کی جانب سے شری کرشن کی جائے پیدائش۔ شاہی عیدگاہ کیس میں متنازعہ جگہ کے عدالتی سروے پر مسلم فریق کو روک دینے کے بعد کنر اکھاڑہ کے مہامنڈلیشور ہمانگی سکھی متھرا پہنچیں۔ یہاں وہ شاہی عیدگاہ جاکر احتجاج کرنا چاہتی تھیں لیکن اس سے پہلے ہی پولیس کو اطلاع مل گئی اور ورنداون کے آنند دھام میں نظر بند کر دیا۔ کنر اکھاڑہ کے مہامنڈلیشور ہمانگی سکھی ہفتہ کو ممبئی سے ورنداون پہنچیں۔ یہاں وہ پریکرما مارگ پر واقع جامنداوی مندر کے قریب ایک آشرم میں ٹھہریں۔ یہاں سے وہ شاہی عیدگاہ جاکر احتجاج کرنا چاہتی تھیں اور شری کرشنا کی جائے پیدائش پر جانا چاہتی تھیں۔ کنر اکھاڑہ کے مہامنڈلیشور ہمانگی سکھی کے شاہی عیدگاہ جانے کی اطلاع ملتے ہی پولیس انتظامیہ میں ہلچل مچ گئی۔ ورنداون تھانہ انچارج آنند شاہی پولیس فورس کے ساتھ آشرم پہنچے۔ یہاں انہوں نے ہمانگی سکھی کو گھر میں نظر بند کر دیا اور اسے پولیس کے پہرے میں ڈال دیا۔ پولیس، جو اسے گھر میں نظر بند کرنے کے لیے آشرم پہنچی تھی، نے مہامنڈلیشور ہمانگی سکھی کو شاہی عیدگاہ جانے سے روک دیا اور کہا کہ متھرا ضلع میں دفعہ 144 لاگو ہے۔ اس لیے کسی قسم کا احتجاج یا مظاہرہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے بعد مہامنڈلیشور ہمانگی سکھی نے پولیس سے درخواست کی کہ وہ اسے شری کرشن جنم بھومی اور بانکے بہاری کے درشن کریں۔ کنر اکھاڑہ کے مہامنڈلیشور ہمانگی سکھی، پولیس کے روکے جانے سے ناراض ہوگئے، انہوں نے آشرم میں ہی ہنگامہ شروع کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح بھگوان رام کو ایک عظیم الشان مندر میں بٹھایا جاتا ہے، اسی طرح بھگوان شری کرشن کو بھی جلد ہی ایک عظیم الشان مندر میں بٹھایا جانا چاہیے۔ مہامنڈلیشور ہمانگی سکھی نے کہا کہ شاہی عیدگاہ کا سروے ہونے کے بعد اصل حقائق سامنے آئیں گے۔

آدھی رات کو اے ایس او کے امیدواروں کا نصف برہنہ مظاہرہ، پانچ سال سے جاری ہے بھرتی کا عمل

لکھنؤ: 27 جنوری (پی این ایس) اسسٹنٹ اسٹیٹسٹیکل آفیسر (ASO) کی بھرتی کے امتحان کے نتائج کا انتظار کرنے والے امیدواروں نے 26 جنوری کی رات سخت سردی میں نیم برہنہ ہوکر مظاہرہ کیا۔ چارباغ ریلوے اسٹیشن کے قریب احتجاج کرنے والے امیدواروں نے بھرتی کے عمل کو جلد مکمل کرنے کا مطالبہ کیا ہے جو کہ پانچ سال سے جاری ہے اور لوک سبھا انتخابات کا نوٹیفکیشن جاری ہونے سے پہلے نتائج جاری کیے جائیں۔ احتجاج کرنے والے امیدواروں کا کہنا تھا کہ اس بھرتی کا عمل سب آرڈینیٹ سروس سلیکشن کمیشن نے 2019 میں شروع کیا تھا۔ تمام رسمی کارروائیاں گزشتہ سال انتہائی سست روی سے مکمل کی گئیں۔ اس کے بعد بھی نتیجہ جاری نہیں ہو رہا۔ اس کے لیے وہ تین ماہ سے ایکو گارڈن میں احتجاج کر رہے ہیں لیکن ان کی کوئی شنوائی نہیں ہو رہی۔ اس کے لیے وہ کئی بار سب آرڈینیٹ سروس سلیکشن کمیشن کے حکام سے ملاقات کر چکے ہیں اور نتائج جاری کرنے کا مطالبہ کر چکے ہیں۔ کمیشن کے سکریٹری اونیش سکسینہ نے کہا کہ امیدواروں کے او لیول وغیرہ جیسے دستاویزات کی جانچ کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی، جس نے اپنی رپورٹ دے دی ہے۔ تعلیمی قابلیت جانچنے کے لیے حکومتی سطح پر ایک کمیٹی بنائی جائے گی۔ اس کے بعد ہم جلد از جلد نتیجہ جاری کریں گے۔ 896 آسامیوں کے مقابلے میں 2248 امیدوار اہل ہیں، ضرورت پڑنے پر مزید امیدواروں کو بھی بلایا جاسکتا ہے۔